گلشنِ محمدیہ ﷺ کے سدا بہار پھول

تدوین و تحقیق

محمد عبدالخالق توکلی

ذکر خیر 5/5

گلشن محمدیہ ﷺ

کے سدا بہار پھول

(اولیاء اللہ و محدثین و آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم)

(پسندیدہ انتخاب، تحریر، تحقیق)

خادم الفقراء العلماء

محمد عبدالخالق توکلی

ریٹائرڈ سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ گورنمنٹ کالج برائے اساتذہ فیصل آباد

W.S.3/K گلستان: کالونی نمبر 1 فیصل آباد

فون: 041-8784141 موبائل [redacted]

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ...... گلشنِ محمدیہ ﷺ سدا بہار پھول

مؤلف و مرتب ...... محمد عبدالخالق توکلی (ریٹائرڈ سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ)

اشاعت اوّل 2007ء

تعداد 1100

صفحات 299

قیمت ...... -/190

تزئین ...... ابو اسامہ محمد ارشد انجم توحیدی

کمپوزنگ ...... اقراء کمپیوٹرز پریس مارکیٹ فیصل آباد

فون: 041-2633231 موبائل: 0333-6541232

ناشر ...... عزیز پرنٹرز 9488328 (0300-0321)

مکتبہ [illegible]
نزد بس سٹاپ ملک پور 203 ر۔ب فیصل آباد

ملنے کے پتے

☆......مکتبہ محبوبیہ W.5-3-K گلستان کالونی نمبر 1 فیصل آباد

☆......آستانہ عالیہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیداشریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

☆......مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

☆......نجابت علی تارڑ۔ ادارہ زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور

اہم معلوماتی نوٹ

کتابچہ ہذا دراصل ذکر خیر (۵) متفرق المعروف بہ تعلیمات ارباب سیرت کا پانچواں باب ہے جو کہ الگ شائع کیا جاتا ہے۔

قدم در جستجوئے آدمی زن

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

ایک حقیقت: "حضور رسالت مآب ﷺ کے علوم صوفیاء رحمۃ اللہ علیہم، محدثین رحمۃ اللہ علیہم اور فقہاء رحمۃ اللہ علیہم کے ذریعے ظاہر ہو رہے ہیں اور ان کی تمام کتب قرآن حکیم کی شرح ہیں۔"

(خطبات جلد اوّل حکیم الاسلام قاری علامہ محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

مؤلف کی تمام (قریباً ۲۱) کتب دریا بکوزہ کے مصداق ہیں۔
ہزارہا کتب کا نچوڑ۔ مختصر مگر جامع

انتساب

ان خوش نصیب حضرات کے نام
جومقبولانِ حق تعالیٰ کا ذکر خیر پڑھیں
اوراخروی نجات کا سامان تیار کریں۔
آمین ثم آمین

تاثرات

الراقم ہیچمدان ناکارہ نے کئی سالوں کی شب وروز محنت شاقہ سے نہایت نامساعد حالات میں ذکر خیر (۱ تا ۵) قریباً چار ہزار صفحات یکبارگی مکمل کئے۔ اپنے محسن بزرگوار احباب کو دکھائے۔ ہرایک بزرگ ہستی نے سب پر مشترکہ ہی اپنے اپنے خیالات عالیہ کا اظہار فرمایا ان بلند پایہ حضرات کے صرف اسمائے گرامی بطور تبرک یہاں لکھے جاتے ہیں۔

۱) حضرت صاحبزادہ کرنل الطاف محمود ہاشمی (انجینئر ایم بی اے گولڈ میڈلسٹ)
۲) حضرت صاحبزادہ رفیع الدین پرنسپل جی سی بھلوال ۔ خانقاہ معظم آباد شریف (معظمی سیالوی)
۳) حضرت صاحبزادہ شیخ الحدیث علامہ معراج الاسلام منہاج یونیورسٹی ٹاؤن شپ لاہور۔
۴) حضرت صاحبزادہ سعید الحسن شاہ خطیب پاکستان علامہ وبانی ادارہ حزب الاسلام 201/R.B فیصل آباد۔
۵) حضرت جناب علامہ سید غلام دستگیر زیدی گلستان کالونی فیصل آباد۔
۶) حضرت جناب قاری ڈاکٹر پروفیسر محمد اقبال صدر شعبہ اسلامیات زرعی یونیورسٹی فیصل آباد۔
۷) جناب میاں فقیر محمد ندیم باری صدارتی ایوارڈ زیافتہ ، مصنف بے شمار کتب اسلامیہ، ادیب ومقرر بے مثل۔
۸) جناب صاحبزادہ عابد حسن صدر شعبہ اسلامیات عربی میونسپل ڈگری کالج

فیصل آباد۔

۹) ڈاکٹر پروفیسر محمد فاروق قریشی جی۔سی یونیورسٹی فیصل آباد۔

۱۰) جناب محمد اسلم منہاس ریٹائرڈ مجسٹریٹ فیصل آباد۔

۱۱) جناب محمد اشرف عارف عظیم ادیب و شاعر و ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد۔

۱۲) جناب مبارک حسن ڈار عظیم ادیب و شاعر و ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد۔

۱۳) جناب نذر محی الدین نذر جالندھری عظیم ادیب و شاعر و ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد۔

۱۴) میاں عبدالمجید نقشبندی ایم اے۔ایم ایڈ پرنسپل جی سی یونیورسٹی برائے اساتذہ فیصل آباد۔

۱۵) جناب محمد صادق پرنسپل الصادق ماڈل ہائی سکول، سابق صدر اساتذہ پنجاب۔

۱۶) ڈاکٹر محمد یعقوب ماہر تعلیم و عظیم مبلغ اسلام جی ایم آباد فیصل آباد۔

۱۷) رانا عبدالرؤف ایم، اے ایم ایڈ، ایل ایل بی فیصل آباد۔

۱۸) صوفی محمد ظفر اقبال نقشبندی خلیفہ مجاز چورہ شریف۔

۱۹) رانا محمد ابراہیم ساجد ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری تعلیمی بورڈ فیصل آباد۔

۲۰) قاری صاحبزادہ مزمل حسین شاہ گیلانی خطیب پاکستان فیصل آباد۔

۲۱) قاری علامہ ریاض حسین سیالوی خطیب و ڈپٹی سیکرٹری مجلس دعوۃ الاسلامیہ سیال شریف۔

۲۲) قاری و خطیب محمد رضا امین سیفی مجدّدی فیصل آباد۔

۲۳) نامور عالم و مفتی محمد اسحٰق صاحب۔

۲۴) حافظ و معلم ریاست علی توحیدی۔

ان میں سے اکثر بزرگواران حضرات نے سارے کام کو اسلامی و دینی انسائیکلوپیڈیا تحریر فرمایا ہے۔

ذکر خیر ۵ کا ہر باب الگ الگ شائع کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ اربعین شریف کے دو مجموعے اور ساڑھے سات ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکرِ جمیل بھی اس میں شامل ہے۔ اس طرح کل ۲۱ کتب ہوں گی۔ جو کہ خلوص کے ساتھ مطالعہ کرنے والوں کیلئے ذریعہ نجاتِ اُخروی بنیں گی۔ بفضلہٖ تعالیٰ۔

پیش لفظ

صالحین امت کے اوصاف و کمالات و کرامات دراصل حضور سید المرسلین ﷺ کے معجزات ہی ہیں۔ یہ سیرت طیبہ، تعلیمات، متفرق کرامات گلشنِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہکتے خوشبو دار پھول بشمول آئمہ ومحدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کی ہے۔

تازہ خواہی داشتن گرداغ ہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں دفتر پارینہ را

’’ہر روز اولیاء اللہ کے تذکرہ کے چند اوراق پڑھ لینے سے غفلت اور گمراہی دور ہو کر سلامتی وایمان ویقین کی دولت ملتی ہے‘‘

(امام یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ۔ ’’قلب زندہ ہوتا ہے‘‘ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ (انوار الفرید)

’’انبیاء و اولیاء خدا تعالیٰ کے آئینے اور مظہر ہیں اور جناب نبی الانبیاء ﷺ کامل مظہر‘‘۔ (حضرات القدس دفتر اوّل)

’’جو شخص اپنے پیرانِ سلسلہ کے حالات، ارشادات، مقامات، کرامات لکھے تو ہر ایک کے بدلے ستر ستر نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں‘‘۔

(حضرات القدس از علامہ بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجدد الف ثانیؒ)

’’جو شخص مقبولانِ حق تعالیٰ کی کتابیں دیکھے اور اس کے دل میں خدا کی طرف میلان نہ پیدا ہو وہ مُردودں کے شمار میں ہے‘‘ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (بحوالہ طبقات الکبریٰ)

’’یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ سلفؒ کے حالات و مقالات

ملفوظات معمولات بلاشبہ علم وعمل کی روح، دنیا وآخرت کے لئے رہبر خلوت کدہ کے مونس غمزدہ کے انیس ہر دینی ودینوی مشکل کے حل، نورِ ایمان بڑھانے، قلب میں قوت پیدا کرنے والے ہیں‘‘۔ (ماہنامہ سلسبیل لاہور جون ۱۹۷۲ء مضمون بعنوان ’’طریقت دوسری اور تیسری صدی ہجری میں لکھنے والے قبلہ خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی قدس سرہ الصمد)

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ بحرمت

سیدنا محمد ﷺ الطاہرین و علیٰ ازواجہ الطاہرات المہات المومنین و علی سائر الصحابۃ و التابعین و علی اولیاء امۃ الکاملین و علی علماء شریعت الربانین و علینا مہم اجمعین فاطر السّموات الارض انت ولی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلماً و الحقنی بالصّالحین آمین بجا طٰہٰ و یسین ﷺ

ناکارہ خلائق محمد عبدالخالق توکلی

نیازمند فقراء والعلماء

مقدمہ

الراقم نے کسی لحاظ سے بھی ذکر خوباں کی ترتیب نہیں رکھی جن کا حال ناقص ذہن میں آیا ملا وہی قلمبند کرتا گیا۔

۱) بعض مردانِ خدا تعالیٰ کا مختصر ذکر ہے اور بعض کا بالتفصیل۔

۲) بعض مقربینِ بارگاہِ ربّ العزت کی صرف کرامات کا بیان ہے۔

۳) کہیں ان کے ملفوظات واقوالِ زرّیں بیان کئے گئے ہیں جو کہ رہبر کامل کا کام دیں گے۔ ان شاء اللہ۔

کیونکہ گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود   گرچہ از حلقوم عبداللہ بُوَد (مولانا رومیؒ)

ان کے بولنے میں بِیْ یَنْطِقُ کا اعجاز بیاں ہوتا ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَ سَلَّمَ بِیْ شَفَتَاهُ

فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اور میرے لئے ہونٹ ہلاتا ہے اس وقت میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں"۔

اولیاء اللہ کو معیتِ خداوندی حاصل ہوتی ہے بمطابق حدیث شریف یہی بزرگوار اہل زمین کے لئے باعثِ امن وامان ہیں ...... بِهِمْ يُمْطَرُوْنَ وَ بِهِمْ يُرْزَقُوْنَ ...... "انہی کے طفیل لوگوں پر بارش برستی ہے اور انہیں کے وسیلہ سے لوگوں کو رزق دیا جاتا ہے" (حدیث شریف)

"ان کا ہم جلیس بد بخت نہیں رہتا" (خیر الخیر) یہ اہل اللہ کی شان میں ہے۔

۴) اس میں اسلامی طریقت وفقر وتصوّف کے قیمتی و زرّیں نکات درج ہیں۔ واضح ہو کہ اسلامی طریقت شریعتِ مطہرہ کی خادمہ ہے۔

۵) قرآن و حدیث اور فقہ کے مسائل بھی ان کے پاکیزہ حالات میں موجود ہیں۔

ان کی تعلیمات و ارشادات و ملفوظات دراصل قرآن و حدیث کی شرحیں ہیں۔

محمد عبدالخالق توکلی

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ
پیش لفظ	8
سوانح صالحین کی ضرورت واہمیت	15
اسلامی فقر سے لبریز ملفوظات	19
گلشن عرفان کا ایک پھول	22
واقعہ بابت اخلاص	37
خواجہ قادر بخش جہان خیلوی	38
خواجہ عبدالخالق یتیم پرور	41
خواجہ اجمیری..... خواجہ بختیار کاکی	44
حضرت سرمد شہید	47
حضرت مہر علی شاہ گولڑوی	48
امام ابو یوسف	49
خواجہ ابوالحسن خرقانی	56
خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانی	62
نو(۹) کرامتیں	65
حضرت میاں شیر محمد شرقپوری	68
سیدنا امام اعظم قسط اول	69
امام غزالی	75
خواجہ شہاب الدین سہروردی	76
خواجہ فریدالدین عطار	78
سیدنا اویس قرنی	79
خواجہ حسن بصری	80
جناب عبداللہ شاہ غازی	81
خواجہ عبدالخالق غجدوانی	82
حضرت میاں میر	83
شیخ الاسلام انصاری	85
خواجہ غلام محی الدین غزنوی	85
سیدنا امام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق	86
سیدنا امام جعفر صادق	87
سلطان العارفین بایزید بسطامی	90
خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند	94
مولانا جامی	96
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی	100
سلطان باہو	137
امام ابن اثیر	142
امام جوزی	143
امام ابن اسحٰق	"
امام ابن حجر عسقلانی	"
امام ابن حزم	144
ابن خلدون	"
امام ابن سعد	"
امام ابن البر وابن عساکر	"
ابن قتیبہ، ابن قیم	145
ابن کثیر، ابن ہشام	146
ابلاذری	"

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ
سید جمال حسینی، امام سمہودی	147
امام طبری، امام عروہ بن زبیر	"
امام قسطلانی، مسعودی، واقدی	148
امام اعظم قسط۲	"
امام مالک	150
امام شافعی	153
امام احمد بن حنبل	154
امام ترمذی	155
امام بخاری	156
امام مسلم	157
امام ابوداؤد	158
امام نسائی	160
امام ابن ماجہ	"
امام بغوی	161
امام دارمی	163
امام دارقطنی	"
امام بیہقی، امام رزین	"
امام نووی	164
امام عبداللہ بن مبارک	165
امام سیوطی	"
علامہ عینی	166
علامہ قسطلانی	167
امام عبدالوہاب شعرانی	"
حافظ ابن حجر	"
جناب وکیع، ذوالنون مصری	"
تدوین حدیث شریف	168
اقسام حدیث مبارکہ	170
اقسام کتب حدیث	172
حضرات بی بی پاک دامناں	174
قاضی موسےٰ ثقفی	179
ابوموسےٰ اسرائیل بصری	"
ابومعشر سندھی	"
حضرت جلال الدین تبریزی	"
مولانا ضیاء الدین برنی	180
خواجہ باقی باللہ	181
ملاجیون جونپوری	"
شیخ بٹالوی	"
امام اوزاعی	182
سیدنا جلال الدین رومی	183
حضرت فریدالدین مسعود گنج شکر	188
خواجہ نظام الدین اولیاء	204
جناب بلھے شاہ	208
فقر، حقائق از اقبال	212
تصوف۔ ایک کرامت	"

آئینہ مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
شیخ حسین منصور حلاج ؒ	213	ایک استدعا	252
خواجہ خواصپوری ؒ	220	روح پرور ارشادات	252
کیسے کیسے بندگانِ حق تعالیٰ ؒ (تعداد ۱۷)	221	ایمان افروز روحانی نسخہ جات	255
ملفوظات از شیخ عبدالحق محدث ؒ	226	اقبال ؒ اور جوش ملیح آبادی	257
کشف المحجوب کے نور علی نور ۲۵ بیان	227	اسلامی طریقت ہی طریقت	258
داتا گنج بخش ؒ کا سوانحی خاکہ	236	از شاہ غلام علی دہلوی ؒ	259
چھ ایمان افروز معلومات	237	ارشادات۔ مشعلِ راہِ مستقیم از شاہ ولی اللہ ؒ	260
امام ابن عربی ؒ (کرامت)	239	ارشادات حضور سید المرسلین ﷺ	262
مولانا رومی ؒ کا وعظ	240	ملفوظات بمصداق مرشدِ کامل	264
کرامت بایزید بسطامی ؒ	240	خانقاہوں کی اہمیت	266
حضرت ابراہیم ادھم ؒ	241	ارشادات، اکابرینِ امت ؒ	267
سیدنا خواجہ نقشبند ؒ	"	امام جزولی ؒ	270
بادشاہ اور عزرائیل علیہ السلام	"	اقوال زرّیں برائے اخلاقِ حسنہ	273
درویش اور عزرائیل علیہ السلام	"	از خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی ؒ	"
ایک حدیث شریف	242	امام جزری ؒ	277
شاہ رکن عالم ملتانی ؒ	244	قرآنی حدیثی باتیں از تفسیر معارف	
شانِ اولیاء۔ خانقاہِ نقشبند	"	القرآن	279
خواجگان چورہ شریف	245	سوانحی خاکہ خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی ؒ	281
سنہری ارشادات	246	نوٹ...... اسلامی خزانہ	285
موجبِ نجات ملفوظات خواجہ سہروردی ؒ	247	المراجع والمصادر	289
سترہ منارۂ نور	249		
احسان، اخلاص، مراقبہ	251		

آغاز کتاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ o وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ وَ حَبِیۡبِہٖ مُحَمَّدِ الۡمُصۡطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ o

سوانح صالحین کی ضرورت واہمیت

(از ذکر محبوب مصنف قبلہ امام قطب الاقطاب خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی ؒ قدس سرہٗ)

(مختصراً مواد لیا ہے)...... ''وہ خرابیاں جو مختلف ادوار میں نشو ونما پاتی رہی ہیں اگر دورِ حاضر کو ان سب کا مجموعہ کہا جائے تو ناموزوں نہ ہوگا۔ معاد کا تصور ختم ہو رہا ہے اور معاش کی فکر بھوت بن کر ذہنوں پر سوار ہے۔

عصرِ حاضر ملک الموت ہے تیرا
جس نے قبض کی روح تیری دے کے تجھے فکر معاش

روحانیت کی روشنی ختم ہو رہی ہے، مادیت کی ظلمت بڑھ رہی ہے، مادی ترقی نے قلب و روح کو بصیرت ایمانی سے محروم کر دیا ہے۔ مادی طاقتوں سے عقلیں مرعوب ہیں اور جوں جوں مادی ترقیات بام عروج پر پہنچ رہی ہیں روحانیت سے بیزاری بڑھ رہی ہے، وہ روحانیت جس کے بغیر انسانی اصلاح کا کوئی تصور ہی نہیں کیا جا سکتا روحانیت کے بغیر مذہب کی رسوم ایک بے مقصد کھیل کے سوا کچھ معنی نہیں رکھتیں...... ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود ان کی مادی بے سروسامانی ان لوگوں کی نظروں میں ایسی حقیر محسوس ہوتی ہے کہ استہزا و تمسخر تک نوبت پہنچ گئی ہے اولیاء اللہ جو سر چشمۂ

روحانیت میں ان کی سادگی خلوت نشینی ، اور زہد و درویشی کو ہدف طعن و تشنیع بنایا جا رہا ہے۔ اس صف میں تنہا مذہب و روحانیت کے دشمن ہی نہیں بلکہ بعض مذاہب کے پرستار اور مبلغ بھی شامل ہو گئے...... روحانیت کے حاصل کرنے کے فن (تصوّف) کو اسلام سے الگ کوئی چیز تصور کرنے لگے ہیں۔ دوسری طرف تصوّف کے دعویداروں نے بھی تصوّف کی غلط نمائندگی کی بلکہ اعمال و اطوار سے معرفت کے چشمہ صافی کو مکدر کر دیا جو لوگ معرفت کے چشمہ آبحیات کے جویاں تھے۔ وہ بھی ان کی روش کو دیکھ کر رختِ سفر کھول کر مایوس ہو بیٹھے پھر وہ یہ کہنے میں حق بجانب ہے۔

؎ زاغوں کے تصرّف میں عقابوں کے نشیمن

(اقبالؒ)

(حالانکہ تصوف اسلام کی روح اور جان ہے اس پر اسلام کی بنیاد ہے اس بارے میں سیدنا مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ علامہ اقبالؒ اور قبلہ ام حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مذکور کی کتب کا مطالعہ فرمائیے۔ (الراقم)

ایسے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اولیاء اللہ کے حالات و سوانح روشنی کا مینار ثابت ہوتے ہیں صحیح رہنمائی کرتے ہیں۔ امید کا دیا جگمگانے لگتا ہے۔ شکستہ دلوں کی ڈھارس بندھ جاتی ہے۔

نقل:

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا گیا کہ حکایات مشائخ سے مریدوں کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ آپ نے جواب دیا: الحکایات مشائخ ......جُندٌ مِّن جُنُودِ اللّٰہِ یُقَوِّیْ بِھَا قُلُوْبُ الْمُرِیْدِین...... "حکایات مشائخ خدا کے

لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جن سے مریدوں کے دل قوی اور مضبوط ہوتے ہیں" اس پر آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ کے پاس اس قول پر کوئی دلیل ہے آپ نے فرمایا ہاں "اللہ تعالیٰ کا یہ قول سورۃ ھود ترجمہ" اور سب کچھ ہم تمہیں آپ کو رسولوں کی خبریں سناتے ہیں جس سے تمہیں (آپ کو) دل کی مضبوطی حاصل ہو"

اجماعِ امت:

امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ تفسیر و حدیث کے بعد اولیائے کرام کے ارشادات بہترین کلام ہیں ان کا پڑھنا محبت معنوی کا حکم رکھتا ہے۔

ایک ارشاد:

(سیدنا و سیدی) خواجہ بزرگ بہاؤ الدین نقشبند بخاری قدس سرہ کے دوسرے خلیفہ حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۲۲ھ باوجود کمالاتِ صوری و معنوی کے حضرات خواجگان رحمہم اللہ علیہم کے رسالوں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرتے تھے۔ شیخ السلام ابو اسماعیل عبد اللہ انصاری ہردی قدس سرہ نے اپنے مریدوں کو وصیت کی ہر ایک پیر کا کوئی کلام یاد کر ڈالو اگر ایسا نہ کر سکو تو ان کا نام یاد رکھو، تاکہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

حدیث:

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف میں یہ حدیث بیان کی ہے کہ میدان قیامت میں ایک شخص کا دفتر عمل نیکیوں سے بالکل خالی ہو گا اور بخشش سے ناامید ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے فرمائے گا "اے میرے بندے کیا تو فلاں محلّہ میں میرے فلاں عارف اور دوست کو پہچانتا تھا" وہ جواب دے گا

"بے شک میں اس کو پہچانتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھے اس کی طفیل بخش دیا۔ جب محض شناختِ دوست ہی نجات کا وسیلہ بن گیا تو اس کی سیرت کا پڑھنا جو اولیاء اللہ کی دوستی اور محبت کا ذریعہ بن جاتا ہے کس قدر نفع بخش ہوگا۔

حدیث:

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے دربار رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ فِدَاكَ رَبِّي وَ اُمِّي اس شخص کی نسبت کیا ارشاد جس نے ایک گروہ کو دوست رکھا مگر ان کی ملاقات سے مشرف نہ ہوا آپ نے فرمایا...... اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ......قیامت کے دن وہ آدمی اس آدمی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کی محبت اور دوستی تھی)۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ نیک لوگوں کے ذکر کے وقت اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

ہر کجا ذکر صالحاں باشد۔ رحمت حق برد نزول کند
اے برادر حدیثِ بدمرداں۔ خاطر نیک راملول کند

خواجہ محمد صادق عبدالباقی بن عزالدین فرغانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے جو آدمی ہر روز بزرگوں کی چند حکایات پڑھے گا اگر عورت ہے (بلحاظ کوتاہ ہمتی) تو مرد ہو جائے گا (بلحاظ ہمت) اگر مرد ہے تو کامل مرد ہوگا اگر کامل ہے تو یگانہ دوراں ہو جائے گا اگر درد سے بیگانہ ہے تو مجسم درد ہو جائے گا۔ سیرت صالحین سے اپنی خامیوں اور کوتاہیوں کو جانچنے کا وہ ملکہ پیدا ہوتا ہے جو باطنی امراض کا واحد علاج ہے مطالعہ کرنے والوں کو ان حضرات کا بلند مقام اور اپنی پستی نظر آنے لگتی ہے اس معرفت نفس سے ندامت، ندامت سے رِقّت اور پھر رِقّت سے رحمت کی بارش اس کے قلب پر نازل ہوتی ہے۔

سیرت صالحین پر بھارت کے ایک کمشن، کی رپورٹ ...... حکومت بھارت نے ایک کمشن اس امر کی ٹوہ لگانے کے لئے مقرر کیا تھا کہ نوجوانوں کے اخلاق دن بدن پستی کی طرف جارہے ہیں اور سنبھلنے کی صورت نظر نہیں آتی اس کا کیا سبب ہے؟ نیز اس کا کیا علاج ہے؟ یہ کمشن اعلیٰ سطح کے ججوں پر مشتمل تھا جس نے کئی ماہ کی چھان بین اور دماغ سوزی کے بعد اپنی رپورٹ پیش کی جس میں لکھا "اس کا سبب قوم کی مذہب اور دھرم سے بیزاری ہے کیونکہ مذہب اور دھرم ہی وہ طاقت ہے جو انسان کو اخلاقی حدود کا پابند بنا سکتی ہے" انہوں نے کہا اگرچہ بھارتی حکومت کی بنیاد لادینی پر ہے اور ہم اس کو مجبور نہیں کر سکتے مگر ہمارے نزدیک اس کا علاج سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ہماری قوم نیک لوگوں کی سیرت اور ان کی حکایات کا مطالعہ کرے اس کے لئے دو کتابیں بھی تجویز کی گئیں ایک ڈاکٹر بھگوان داس کی کتاب جو نیک لوگوں کی حکایات پر مشتمل ہے دوسری ترجمان القرآن مصنفہ مولانا ابوالکلام آزاد یہ اس رپورٹ کا خلاصہ ہے۔ سیرت صالحین کو کسی قوم کا مزاج سدھارنے میں کتنا دخل ہے، جس کی ضرورت دشمنانِ دین بھی محسوس کر رہے ہیں۔

حبِ درویشاں کلید جنت است
دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

اسلامی فقر سے لبریز اقوال زریں

خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدوی قدس سرہ

(والد محترم حضرت صاحبزادہ خواجہ صدیق احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ مصنف "ذکر

محبوب'' ۱۳۳ میں سے صرف پندرہ لئے۔

۱) فرمایا انسان کی تمام راحت و آسائش یادِ الٰہی میں مضمر ہے اور تمام مصائب و آلام اس سے غفلت میں۔

۲) دشمن کے واسطے برائی چاہنا اپنی برائی کرنا ہے۔

۳) مداومت کے ساتھ جھوٹی یادِ خدا بھی ایک دن بندے کو سچا کر دیتی ہے۔

۴) ارشاد ہوا بہت بدنصیب اور منحوس ہے وہ شخص جس کو ہر قسم کا مصائب اور وبال گھیر لیں مگر وہ پھر بھی اپنے رب کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ تدابیر نفس میں اور زیادہ اُلجھ جائے۔

۵) مرید کا ہمیشہ ظاہری و باطنی فائدہ محبت اور تصوّرِ شیخ میں ہے۔

۶) خشک عالموں کی صحبت سے فاسق فاجر لوگوں کی صحبت بہت اچھی ہے کیونکہ اس میں نفس اپنے آپ کو گنہگار تصور کرتا ہے، جو دلیل توبہ ہے اور اُن کی صحبت میں غرۂ عالم باکمال ہونے کا پیدا ہوتا ہے جو شقاوت قلبی کی علامت ہے۔

۷) پیروی سنت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ کرنے سے خلقت مصیبت میں مبتلا ہے۔

۸) آخر میں درویش کو ترقی مقامات تلاوت قرآن مجید اور کثرت درود شریف کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ اہل علم کو تعلیم حدیث بہت نفع بخش ہے بے علموں کیلئے درود شریف ہی حدیث شریف کا قائم مقام ہے۔

۹) ''یارِ من در خانہ دل   من گرد جہاں میگردم''

۱۰) ایک دن یہ شعر پڑھا!

پیر نگر نوں جا کے نبی نگر نوں جا
نبی نگر میں بیٹھ کے درشن یار کا پا

۱۱) قلب کے ذکر سے جلا بہت ہوتی ہے، لیکن اگر زبان اور دل/قلب سے ذکر کیا جائے تو بہت فائدہ ہے۔

۱۲) ایک لمحہ کا فکر ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

۱۳) حضرت شاہ صاحب انبالوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے دنیا دار مالدار کا مُنہ جو کوئی محبت کے ساتھ دیکھے اس کا آدھا ایمان ضائع ہوتا ہے۔

۱۴) دانا وہ ہے جو خیر الخیر اور شر الشر میں تمیز کرے جب دیکھے دو نیکیاں در پیش ہیں تو دانا وہ ہے جو پہلے بڑی نیکی کر لے اور جب دیکھے دو برائیاں ہونے والی ہیں تو چھوٹی سے چھوٹی برائی سے بھی بچے۔

ایک اصول:

متکلم کی اگر معنوی ملاقات کا شوق ہو تو اس کو اسکے کلام میں تلاش کریں وہاں مل جائے گا۔ اگر خوشبو کی تلاش ہو پھول کو تلاش کرو تو وہاں مل جائے گی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

میں نے چار بار بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ آپ کی ملاقات کہاں اور کیسے نصیب ہوسکتی ہے چار بار ایک ہی جواب ملا کہ اپنی کلام میں۔

درسخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگِ گل
ہر کہ خواہد دیدنم در سخنِ من مرا بیند

ارکان تصوّف:

ارکانِ اسلام پانچ کلمہ توحید، نماز، روزہ، رمضان، زکوٰۃ، حج، انکی حقیقت کی سیر بالتفصیل کا نام تصوّف ہے اور اجمالی حالت میں ادا کرنے کا نام شریعت ہے۔ تصوّف کے پانچ ارکان ہیں۔

۱) رابطہ: شیخ سے ایسی محبت اختیار کر کہ گویا کہ ہر وقت ان کے سامنے ہے خواہ تصوّر میں خواہ حضور میں۔

۲) مذاکرہ: مرشد جو فرمائے وہ ذکر قضا نہ کرے۔

۳) مراقبہ: ذکر کے بعد انوارات کو اپنے مقام پر کھینچ کر لانا۔

۴) محاسبہ: تہجد کے بعد توبہ کرے جو نیک و بد کام کیے ہیں ان کا حساب کر کے نیک کاموں میں شکر بجا لائے جو بد کام ہوئے ان سے توبہ کرے زبان سے خاص گناہ کا نام نہ لے کیونکہ دوبارہ لکھا جاتا ہے۔

۵) پانچواں رُکن مشاغلہ: ہر وقت ہر حال میں دل کو یادِ الٰہی میں مشغول رکھے۔ (ماخوذ: خیر الخیر شریف مصنفہ حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدی قدس سرّہ)۔

گلشنِ عرفان کا ایک پھول

آؤ حسنِ یار کی باتیں کریں
زُلف کی رُخسار کی باتیں کریں

جس کی نفاست لطافت، اور خوشبو میں سالہا سال گزرنے کے بعد بھی کوئی فرق نہیں آیا اس لئے کہ یہ پھول اس باغ سے چُنا گیا ہے جس کا نام گلشنِ بقا ہے، اور جسے آبِ حیات نے سینچا ہے، اس پھول میں عجب خوشبو ہے اور اس خوشبو میں عجب تاثیر ہے اس کی مہک سے دل و دماغ پر لاہوتی تاثرات چھا جاتے ہیں دل پر ایک روحانی سکون طاری ہوتا ہے جس کا نام نامی اسم گرامی ہے، حضرت توکل شاہ علیہ الرحمۃ۔

یہ پھول کس دور میں، کھلا:

یہ وہ انگریزی دور ہے جس کا تاثیرات لوگوں کے ذہنوں اور دلوں کو پورے طور پر متاثر کر چکی تھیں انگریزی تاثیرات کے کتنے گہرے اثرات تھے اس کے متعلق حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ارشاد گرامی ہے جب کہ آپ تشریف لے جا رہے تھے، راستہ میں ایک کیکر کا درخت جڑ سے اُکھاڑا گیا جس کا گڑھا بہت گہرا تھا۔ گڑھے سے مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھایا اور اسے سونگھ کر فرمایا کہ انگریزیت کی بو آ رہی ہے، اس دور کی تاریکی اور سیاہ بختی کے متعلق اس سے زیادہ کہنا لا حاصل ہے۔

...... جب دلوں کی زمین فیوضانِ ربانی کی لطیف بارش نہ ہونے سے خشک ہو جاتی ہے...... ربّ کریم کی ربوبیت خاصہ میں جوش آ جاتا ہے...... سنتِ الٰہیہ کا مظہر حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو آج سے تقریباً کم و بیش ایک صدی پہلے سرزمینِ انبالہ کے افق پر ولایت خاصہ کی گھٹا بن کر برسی اور فیوضاتِ ربانی کی لطیف ترین بارش سے دلوں کی مردہ زمین کو ابد الآباد تک زندہ کر دیا دل کی یہ کیفیت زندگی موت بھی نہ چھین سکی۔

فرشتہ موت کا چھوتا ہے گو بدن تیرا
مگر تیرے وجود کے مرکز سے دُور رہتا ہے
ئے خوانی کا ابد تک سرور رہتا ہے
لحد میں بھی غیب و حضور رہتا ہے

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

ولادت باسعادت:

ضلع گورداسپور موضع رتڑ چھتر (مکان شریف) کے قریب ایک گاؤں پکھووال میں ہوئی۔

حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کی پرورش حضور کے نانا میاں الٰہہ دین شاہ مست نے کی ہے۔ جو نوشاہی سلسلہ کے بڑے باخدا اور صاحبِ نسبت درویش تھے اور حضور کے والد نہایت خورد سالی میں وصال فرما چکے تھے۔

نام مبارک:

نام مبارک حضرت توکل شاہ والدین ہی کا رکھا ہوا ہے، بلند فطرت رسمی علوم سے بے نیاز رہی۔

راہِ طلب:

ایک روز ارشاد فرمایا کہ ہم کو بچپن سے یہ عادت تھی کہ جہاں کہیں کسی اچھے بزرگ کو سنتے وہاں چلے جاتے۔ اسی طرح پھرتے پھراتے ہم اجمیر شریف چلے گئے، خواجہ بزرگ نائب رسول اللہ ﷺ خواہ معین الدین والدین رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ شریف پر عرصہ تک وہاں رہتے رہے۔ وہاں ایک مولانا صاحب نے ہمیں کلمہ شریف کی تلقین فرمائی ان کا فیض چشتیہ طریق کا تھا۔ مولانا بجکم خواہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بصرہ بطور قطب چلے گئے اور ہم پیر سنجر رحمۃ اللہ علیہ سے رہنمائی کے طالب رہنے لگے۔

عاشقاں را خود مدرّس حسنِ دوست

پیر سنجرؒ سے رہنمائی:

ایک عرصہ کے بعد خواجہ بزرگ پیر سنجر رحمۃ اللہ علیہ سے حکم ملا تم پنجاب چلے جاؤ

تمہاری تربیت و تکمیل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ہوگی اور تم اس سلسلہ کے ایک ممتاز شیخ ہوگے تعمیل حکم کرتے ہوئے سرزمینِ پنجاب کی طرف قدم اُٹھا دل میں سوچتے کہ کہاں جاؤں اور کس سے بیعت ہوں، اسی سفر میں ایک مجذوب سے ملاقات ہوئی وہ دیکھتے ہی پکار اُٹھا "تم جہان خیلاں جاؤ"

جذبِ دروں:

کشاں کشاں اس آستانے کی طرف لا رہا تھا جہاں جبینِ نیاز کی بے قراریوں کی تکمیل ہونے والی تھی، جہان خیلاں جا رہے تھے۔ ایک مجذوبہ سے ملاقات ہوگئی اس نے خود ہی چلا کر کہا "توکل شاہ جلدی پہنچو، آفتاب ہدایت غروب ہونے والا ہے"۔

بارگاہِ طریقت کی حاضری:

جہان خیلاں پہنچے اس وقت خواجہ قادر بخش علیہ الرحمۃ کا مسند ارشاد شباب پر تھا اور عمر کا پیمانہ لبریز ہونے والا تھا۔ حجرہ شریف بند تھا۔ دستک دی آواز آئی، "توکل شاہ آجاؤ ہم تمہارے منتظر ہیں"۔

شیخ کی حقیقت شناس نظر:

شیخ کامل کی حقیقت شناس نظر نے اس جوہر قابل کو پہچان لیا اور فرمایا اچھا یہ بتاؤ کہ "اکو داری یا کیاری کیاری" یہ تمہاری صوابدید پر منحصر ہے جو فیصلہ کرو گے ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے فوراً عرض خدمت کیا کہ کیاری کیاری میں دیر لگتی ہے، اکو واری مناسب ہے، چنانچہ آپ نے فیض باطنی بھرپور توجہ سے وارد کر دیا جس سے آپ بے ہوش ہوگئے اور ناک سے خون بہنے لگا۔

نو دارِ دانِ بزم کا ساقی رہے خیال
دل بھی نئے نئے لہو بھی نئے نئے!

براہِ راست صاحبِ ولایت اور صاحبِ نبوت سے تربیت:

حضور علیہ الرحمۃ کو ہمیشہ دو نورانی صورتیں نظر آتیں اور دائمی طور پر پیشِ نظر رہتیں۔ ایک سید المرسلین ﷺ کی اور دوسری حضرت غوث پاک علیہ الرحمۃ کی۔

لیکن کچھ عرصہ بعد جناب رسالت مآب ﷺ کی زیارت بالمشافہ ہونے لگی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح ذاتِ رسول ﷺ میں فنا ہوگئی۔

تعلیم و تربیت:

آپ کو گوہر مقصود مل چکا تھا۔ ہمیشہ اسی در کے ہو رہے، کچھ عرصہ کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا۔ صاحبزادگان اور لنگر کی دیکھ بھال فرماتے رہے...... پھر انبالہ شریف مستقل قیام فرمایا نورِ توحید نے قلب کو گھیر لیا تھا۔ قلب سے علم لدنی کے چشمے پھوٹ پڑے۔ اسلامی طریقت کا دارومدار اتباع سنت پر ہے، اس کی تاکید ہر وقت اور ہر مجلس میں فرماتے۔

ارشاد:

فقیر پر دینی یا دنیاوی مصیبت خلافِ شرع کرنے سے نازل ہوتی ہے...... فقیر جب حفاظت الٰہی میں آجاتا ہے تو پھر وہ مصیبت ترقی درجات کا سبب بنتی ہے۔

نماز کی پابندی:

سات سال کی عمر سے تادمِ واپس آپ کی ایک بھی نماز قضا نہیں ہوئی

نماز کے فرائض، واجبات، سنن و نوافل پورے پورے ادا فرماتے۔ مکروہات سے پورا اجتناب فرماتے۔ اگر کوئی مکروہ تنزیہی ہو بھی گیا تو اس کا صدقہ خود ہی اپنے دل سے مقرر فرما کر اسی وقت محتاجوں یتیموں بیواؤں کو تقسیم کر دیتے...... فرماتے کامل مومن وہ ہے جو خود مصنف بن کر اپنے اعمال کی چھان بین کرتا رہے۔

اہل خانہ کے حقوق کی ادائیگی:

اہل خانہ میں عدل قائم رکھنا ایک نہایت مشکل اور بہت ہی پیچیدہ مسئلہ ہے لیکن حضور رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ان کی ادائیگی کا حال ملاحظہ ہو۔ آپ کی دو اہلیہ محترمہ تھیں۔ جس ہیئت سے ایک اہلیہ کے ہاں تشریف لے جاتے اسی ہیئت سے دوسری اہلیہ محترمہ کے ہاں تشریف لے جاتے، ایک بار پہلی اہلیہ محترمہ کے ہاں سرمہ لگا کر تشریف لے گئے دوسری اہلیہ محترمہ کے ہاں سُرمہ لگانا بھول گئے جب مکان پر پہنچے تو یاد آیا وہیں سے لوٹ آئے۔ اور اسی قدر سُرمہ کی سلائیاں لگا کر پھر تشریف لے گئے۔ جس لباس کے ساتھ ایک کے ہاں جاتے دوسری کے ہاں بھی اسی لباس سے جاتے۔

باتیں اور ٹھہرنے کا وقت بالکل ایک جتنا ہوتا۔ اگر کوئی باہر سے تحفہ لاتا تو دونوں گھروں میں مساوی مساوی بھیجتے۔

اوراد و وظائف کی اجازت:

جو اوراد وظائف آپ کے معمول نہ ہوتے ان کی کسی کو اجازت نہ فرماتے۔ اور ارشاد ہوتا میں خود نہیں پڑھتا تو کیسے اجازت دوں؟ پھر یہ آیت شریفہ تلاوت فرماتے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ○

غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں اتباع سنت مدنظر رہتا بلکہ تمام زندگی سنت مطہرہ کا نمونہ تھی۔

ارشاد:

فرماتے کہ اسلام اور تمام عبادات کا مقصود مشاہدۂ ذات ہے، اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس بلند مقام پر فائز تھے اور ہمہ وقت دیدارِ الٰہی میں مست و سرشار رہتے ارشاد فرماتے کہ دیدارِ الٰہی کی لذّت تمام جہانوں کی نعمتوں سے افضل و اعلیٰ ہے...... اکثر وضو کے وقت ہاتھوں میں جب پانی لے کر حسبِ معمول زبان مبارک سے فرماتے خداوندا میری توبہ ہے شِرک سے، بدعت سے، جھوٹ سے، غیبت سے، توبہ ہے سب گناہوں سے، جب یہ الفاظ اس انداز سے ادا فرماتے تو آپ پر اُس وقت ایک سکوت طاری ہو جاتا، اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرماتے بلّے بلّے بلّے دیدار تیرا ہمیں ہر وقت ہی رہتا ہے۔ ہم تو تیرا حکم سمجھ کر پڑھتے ہیں ورنہ دیدار تو تیرا ہر وقت ہی رہتا ہے۔ وضو کرانے والے خادم کو بتانا پڑتا کہ حضور یہ عضو تین بار دھویا جا چکا ہے۔ پھر دوسرا عضو دھونا شروع کرتے الغرض آخر تک خادم بتاتا جاتا اور یوں وضو ختم ہوتا۔

نماز کی کیفیت کا اندازہ: قارئین خود لگالیں وضو کے دوران یہ حال ہے تو نماز کیسی ہوگی؟...... یہ نماز کی کیفیت ایسے ہی تھی جیسا کہ کتبِ احادیث میں خاص بندوں کی نماز کی کیفیت درج ہے۔

سر ہو جائے ناز پر سامنے روئے یار ہو
یونہی حریم ناز میں آٹھوں پہر نماز میں
تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور
ایسے امام سے گذر ایسی نماز سے گذر

حضوری کی کیفیت:

حضرت مصنف ذکر خیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضور لیٹے ہوئے تھے میں اور سائیں محمد علی شاہ پنکھا جھل رہے تھے میں نے جو حضور کو غور سے دیکھا تو آپ کا جسم بے حس و حرکت پڑا نظر آیا سانس بالکل بند تھا پندرہ منٹ یونہی گذر گئے میں نے پریشانی کے عالم میں محمد علی شاہ سے کہا کہ دیکھو حضور کو سانس نہیں آ رہا۔ اتنے میں حضور جاگ اُٹھے، فرمایا کیا باتیں کر رہے ہو۔ میں نے آپ کو وہ حالت عرض کر دی۔ آپ نے فرمایا ''ہم مدینہ شریف گئے ہوئے تھے'' میرے دل میں خیال آیا کہ سوتے ہوئے خواب کی بات فرما رہے ہیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے میرے اس خطرۂ باطنی پر آگاہ ہو کر فرمایا ''مولوی صاحب اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں جو نظر اٹھاتے میں تو مدینہ شریف پہنچ جاتے ہیں'' آپ کے اس ارشاد سے ہم دونوں پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ مدینہ شریف کی سیر شروع ہو گئی۔

تصوف کی علّتِ غائی تسلیم و رضا:

حضرت کے ہاں چند مولوی صاحبان تصوّف پر بحث کر رہے تھے کوئی کہتا تصوّف فنا کا نام ہے ایک نے کہا تصوّف بقاء کا نام ہے ایک اور نے کہا فقر معیت کا نام ہے مگر کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکے حضرت وضو فرما رہے تھے آپ جب وضو سے فارغ ہوئے تو ان سب نے حضرت کی طرف رجوع کیا حضور نے فرمایا کہ بھائی ہم تو صرف اتنی بات جانتے ہیں کہ مرتے وقت بندے کے منہ سے لا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ نکلے اور حشر کے دن اس حال میں ملیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر راضی ہو اور بندہ اپنے مولا پر پھر تو تصوّف کے جو معنے کر دٹھیک اور اگر یہ بات رہ گئی تو پھر کچھ بھی نہیں خواہ کتنی کرامات تصرفات کا ظہور کیوں نہ ہو اور اگر

یہ مقام رضا حاصل نہ ہوا تو پھر یہ حال ہوگا

رہ گیاں ہار جھیلاں سیاں
میرے شوہ نے جھات نہ پائی

علم لدنی کی تعریف:

حضرت مصنف ذکر خیر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضور علم لدنی کیا چیز ہے؟ فرمایا علم کی دو قسمیں ہیں (۱) لدنی (۲) کسبی۔

کسبی جتنا پڑھا جائے اتنا ہی رہتا ہے۔ علم لدنی ختم ہوتا ہی نہیں جب دل کی طاق کھل جاتی ہے تو روح رسول اللہ ﷺ کی طرف سے نور کا ایک منبع دل میں آجاتا ہے پھر تمام باتیں اور مسائل خود بخود سمجھ میں آتے چلے جاتے ہیں اور اس مقام پر فقیر اپنے دل سے فتویٰ لیتا ہے۔

شکر و استغناء:

حضور انور رحمۃ اللہ علیہ کی عادت مبارک تھی کہ امیر و غریب مالدار و نادار جو کوئی بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا سب سے ایک ہی برتاؤ فرماتے تھے۔ کھانا امیر و غریب مسافر و نادار سب کو وہی گیہوں کی روٹی اور مسور کی دال جو لنگر میں درویشوں کے واسطے پکتا دیا جاتا تھا۔

نقل صحیح ہے:

ایک دفعہ مہاراجہ جموں ہندوستان کی سیر کو آتا ہوا انبار شریف میں راجہ ناہن کی کوٹھی میں اترا، ایک نقال جسے بہروپیا کہتے ہیں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صورت کا بہروپ بنا کر تسبیح ہاتھ میں لئے مستانہ صورت بنائے راجہ کے پاس پہنچا حضور رحمۃ اللہ علیہ نے نور باطن سے معلوم کر کے فرمایا دیکھ وے نقل سچی سچی کرنا

کوئی بات نہ چھوڑنا آپ بعض اوقات یا رحیم یا کریم یا اللہ اور بعض اوقات اللہ، اللہ، اللہ حق، حق، حق فرمایا کرتے تھے نقل کرتے ہوئے نقال کے منہ سے بھی بے اختیار نکلا اللہ، اللہ، اللہ حق، حق، حق راجہ جموں کو لذت و تاثیر اور محویت ہوئی کہ اس نے کہا جس بزرگ کی نقل اُتاری ہے وہ فوت ہو گئے یا زندہ ہیں نقال نے پتہ بتایا چنانچہ راجہ پانچ سو بیگھ زمین کا قبالہ لکھ کر اور پانچ سو روپے کا نوٹ اور اس قدر اشرفیاں نقد ایک تھال میں رکھ کر نقال کو ہمراہ لئے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا اور تحفہ و نذرانہ پیش کیا، آپ نے لینے سے انکار فرمایا اور فرمایا نقال نے محنت کی ہے اسے دے دو۔ راجہ نے کسی تکلیف کے واسطے دعا کے لئے عرض کی تکلیف دور ہو گئی اور اللہ، اللہ دل میں بھی جاگزیں ہو گیا، زبان پر تو پہلے ہی جاری ہو گیا تھا۔

توکل:

توکل کے تمام مدارج میں کمال حاصل تھا۔ اس میں آپ کا مقام اس قدر بلند تھا کہ فرماتے اگر بارہ برس تک بارش نہ ہو اور ساری زمین کی مخلوق میرا کنبہ ہو تب بھی مجھے اتنا فکر نہ ہوگا، جتنی اُڑد پر سفیدی (اُڑد دانہ ماش) پھر فرمایا ہمارا توکل اب ایسا ہے جیسا کہ بچہ باپ کی گود میں ہوتا ہے بچے کو کسی طرح کا فکر نہیں ہوتا اور باپ کو اس کے سارے فکر ہوتے ہیں فرمایا اصل اصول توکل میں یہ ہے کہ حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ ...... یعنی میں اپنے بندے کے ساتھ اس گمان کے موافق برتاؤ کرتا ہوں جیسا گمان وہ میرے ساتھ کرتا ہے۔

فرمایا توکل کے معنے یہ ہیں کہ مخلوق سے غنا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ پھر

فرمایا یہ نہ سمجھ لینا کہ توکل کر کے اللہ تعالیٰ سے بھی نہ مانگے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کرنا اور ہر حاجت کے واسطے اس سے دعائیں مانگنا یہ عین توکل ہے۔

ایثار:

اخلاق حسنہ کی تمام اقسام و صفات میں حضور علیہ الرحمۃ نہایت بلند درجے کا کمال رکھتے تھے۔ آپ کا ایثار ظاہری و باطنی عجیب ہی قسم کا تھا جو آیا حضور کے دروازے سے کبھی خالی نہیں گیا یتیموں اور بیواؤں کی حضور بہت خبر گیری رکھتے تھے۔ اکثر بیواؤں کی روٹی لنگر سے مقرر تھی۔ آپ کا لنگر محدود نہ تھا جو آ گیا روٹی اور نقدی وغیرہ سے خالی نہ گیا۔

جو کچھ فتوحات ہوتیں حضور کچھ نقد خیرات فرما دیتے اور باقی کا طعام پکوا کر کھلا دیتے۔ اگر کپڑا آپ کے واسطے کوئی لاتا وہ بھی اللہ کے واسطے دے دیتے۔
کبھی کوئی مال ومتاع اپنے پاس نہ رکھتے جو کچھ آتا سب کچھ لٹا دیتے۔

وصال:

وصال سے کافی عرصہ قبل آپ نے اپنے وصال کی بابت خبر دی اور یہ بھی بتایا کہ ہمیں بیماری آئے گی۔ اکثر دعا فرمایا کرتے خداوند مجھے شہادت کی موت عطا کرنا دعا کی برکت تھی کہ اسہال شروع ہو گئے اسہال کے ذریعے جو موت ہو شریعت رسول اللہ ﷺ میں شہادت کی موت لکھی گئی ہے اس حال میں آپ نماز پنجگانہ باجماعت ادا فرماتے تمام اذکار و اشغال اور مراقبات حسب سابق معمول پورے کرتے تھے۔ جیسا کہ حالت صحت میں۔ علاج و معالجہ ہوتا رہا۔

بکرے ذبح کرا کر گوشت اللہ کے واسطے تقسیم کیا گیا...... مرض میں افاقہ نہ ہوا آخر چار ربیع الاول ۱۳۱۵ھ بروز بدھ صبح کی نماز باجماعت ادا فرمائی مگر چار

پائی پر لیٹے ہوئے اشارہ کے ساتھ...... اس کے بعد نیچے زمین پر ایک چٹائی بچھوائی اس پر لیٹے بطریق مسنون سر مبارک شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی طرف تھے قریباً دس بجے کے قریب وصال فرما گئے...... انا للہ و انا الیہ راجعون

مزید بیان:

کتاب ''بے تاج بادشاہ'' میں بیس بزرگوں کے حالات ہیں ان میں حضرت انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مختصر ذکر ہے اس کتاب کے مصنف پریشانیوں کے ہجوم میں تھے انہوں نے خواب دیکھا ایک بزرگ نے فرمایا اللہ پر توکل رکھو توکل سے سب پریشانیاں دور ہوں گی۔

خواب ہی میں مصنف کو تسکین ہونے لگی ذہنی پریشانی دور ہوئی مصنف نے پوچھا ''آپ کون ہیں'' فرمایا ''میرا نام توکل شاہ ہے تجھے معلوم نہیں یہاں حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں سب لوگ آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہیں''۔

خواب سے بیداری پر خواب کا نشہ و اثر رہا مصنف لکھتے ہیں ''میں نے یہ نام اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔ میری پریشانیاں دور ہونے لگیں ایک دن میں پنجاب لائبریری لاہور میں الماریوں کے پاس کھڑا تھا پرانی کتاب دیکھی۔ لائبریرین سے لی پہلا ورق دیکھ کر خواب کی یاد تازہ ہو گئی اس کتاب کا نام ''تذکرہ توکلیہ مصنف منشی نور احمد رحمۃ اللہ علیہ''

الراقم کی عرض ہے کہ خواجہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کے مستند حالات کتاب ذکر خیر شریف مصنف حضرت خواجہ محبوب عالم سیدی رحمۃ اللہ علیہ میں ضرور دیکھئے اور اپنے ایمان و عمل میں اضافہ فرمائیے۔

مصنف بے تاج بادشاہ کا ارشاد: ''خواجہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے معنوی اور روحانی فرزند تھے''۔

نوٹ: عنوان علم لدنی تک الراقم نے اپنے قبلہ حضرت خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ کے ایک مضمون سے مدد لی ہے جو کہ ماہنامہ سلسبیل لاہور میں غالباً ۱۹۷۰ء سے قبل چھپا تھا۔ آگے ذکر خیر مذکورہ کتاب کی مدد سے لکھا ہے۔

کراماتِ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم

خواجہ توکل شاہ انبالویؒ:

حضرت خواجہ سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہزاروں کرامات سرزد ہوئیں بلکہ ولادت سے قبل تا وصال اور وصال کے بعد تا حال ان سے کرامتیں سرزد ہو رہی ہیں اس بارے میں آپ ذکر خیر کا مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

ایک روزہ میں (سیدی و مولائی خواجہ محبوب عالم سیدی رحمۃ اللہ علیہ) حدیث شریف پڑھا رہا تھا۔ شاید ترمذی تھی یا کوئی اور کتاب۔ حدیث شریف میں ذکر تھا کہ بہشت میں ایک ایک محل پانچ سو برس کی راہ کی مسافت کے برابر اونچا ہوگا اور ایک ایک درخت بھی اتنا اونچا ہوگا کہ جس کی مسافت پانچ سو برس کی مسافت کے برابر ہوگی۔ ایک درویش نے یہ حدیث شریف جو سنی تو مسکرا کر عرض کیا کہ حضور بہشتیوں کو تو بڑی مصیبت ہوگی فرمایا وہ کیسی؟ عرض کیا حضور پانچ سو برس تو چڑھنے میں لگ جائیں گے پھر میوے کس طرح کھائیں گے؟ فرمایا جب بہشت والے ارادہ کریں گے وہ درخت خود بخود ان کے سامنے آ کر جھک جایا کریں گے

وہاں توت کا ایک پھلدار درخت تھا حضور کے دروازہ کے شمال کی طرف حضور انور نے اُس توت کے درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مثلاً جس طرح یہ درخت کھڑا ہے اگر اسے کہیں آ جا تو فوراً سامنے آ کر جھک جائے گا۔

میں درخت کی طرف بیٹھا ہوا تھا، آپ کے اس فرمان کے ساتھ وہ درخت میرے اوپر کو ہوتا ہوا آپ کے سامنے زمین پر آ لگا آپ نے فرمایا اوہ ہم نے تجھے تو نہیں کہا تھا بلکہ ہم نے تو بہشت کا ایک مسئلہ بیان کیا تھا۔ تو سمجھا کہ مجھ کو ہی کہا ہے جا تو اپنی جگہ کھڑا ہو چنانچہ وہ فوراً اپنی جگہ جا کھڑا ہوا، تو اس وقت سائل نے پوچھا کہ حضور کس کلام کے پڑھنے پر یہ چیزیں تابع ہو جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ تجلی ہے جو رسول اللہ ﷺ پر وارد ہوئی تھی اور جس کی وجہ سے تمام حجر و شجر آپ کے سامنے جھک پڑے تھے۔ یہ حقیقتِ محمدیہ کے فیضان کا اثر ہے۔

اور جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھے خوشنودی اور پرورش روح رسول اللہ ﷺ کی شروع ہو جاتی ہے اور حقیقت محمدیہ ﷺ کے تعلق سے یہ باتیں حاصل ہوتی ہیں اور اس کے واسطے بہشت کی نشانیاں یہیں شروع ہو جاتی ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ظلمت کدہ ہند میں توحید کی شمع روشن کرنے آئے نہ کوئی فوج تھی اور نہ کوئی لشکر۔ نہ تلوار نہ خنجر بس ہاتھ میں تسبیح تھی سر پر کھدر کی ٹوپی پاؤں میں لکڑی کی کھڑاویں۔

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

حکومت پرتھوی راج کی تھی اور جوگی جے پال تھا پرتھوی راج کی طاقت آپ پر غالب نہ آئی تو جادوگر جوگی جے پال کو بلایا ایک کھلے میدان میں مقابلہ ہوا جوگی نے مٹھی بند کی اور کہا بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے؟ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا گنگا و جمنا کی ریت۔ پھر خواہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جنتی پھول مٹھی میں لے کر فرمایا بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے جادو کے زور سے دیکھا مگر سمجھ نہ آئی پھر وہ جادو کے زور سے ہوا میں اڑا ابھی تھوڑا سا ہی اوپر گیا تھا خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی لکڑی کی کھڑاؤں کو حکم دیا کہ جاؤ جوگی کو نیچے لاؤ۔ کھڑا دیں ہوا میں اڑ گئیں اور جوگی کے سر پر پڑنے لگیں وہ نیچے آ گیا اور مسلمان ہو گیا اس کی قبر حضرت اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے ساتھ ہی ہے۔

بتدریج ہند میں اسلام کی تبلیغ ہونے لگی مسجد کی تعمیر شروع ہو گئی جو رات کو چراغ جلا کر کی جاتی۔ پرتھوی راج نے حکم دیا کوئی دکانداران کو تیل نہ دے۔ رات کو حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے وضو کے پانی سے چراغ جلا لو پانی ڈالا۔ دیئے روشن ہو گئے اور راجہ کے محلوں میں تیل نہ جلا...... خواجہ خواجگانِ چشت رحمۃ اللہ علیہ نے نوے لاکھ کافروں کو کلمہ شریف پڑھایا۔

خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کا ایک غلام سودا خریدنے جارہا تھا راجہ کی سواری آ رہی تھی...... سپاہیوں نے آواز دی راستہ سے ہٹ جا...... درویش نے پرواہ نہ کی اس پر راجہ نے درویش کو تکلیف دی۔ درویش نے آ کر شکایت کی راجہ نے شان میں گستاخی کی تو فرمایا ہم ہم نے رائے پتھورا کو لشکر اسلام کے حوالے کر دیا سلطان شہاب الدین غوری رحمۃ اللہ علیہ نے چڑھائی کی لشکر راجہ کو شکست ہوئی راجہ زندہ پکڑا گیا اور قتل کیا گیا۔ (ماخوذہ مقاماتِ اولیاء)

شادی دیو کا قصہ:

حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مقام پر قیام فرمایا کفار مسلح ہو کر آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مٹھی بھر خاک لی اس پر آیۃ الکرسی پڑھ کر کفار کی طرف پھینکی سب بے حس بے حرکت ہو گئے ذرا سنبھلنے پر واپس بھاگ گئے بت خانہ میں جا کر دیو سے شکایت کی اور دیو کو ہمراہ لے کر حملہ آور ہوئے خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے توجہ فرمائی تمام کفار بہرے گونگے بے حس ہو گئے۔ دیو کانپنے لگا رام رام کی بجائے رحیم رحیم کہنے لگا اور کفار کو دیو نے مار بھگایا۔ دیو نے حضرت اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے پیالہ لیا پانی پیا کلمہ شریف پڑھ لیا۔ اس کا نام شادی دیو رکھ دیا گیا۔

صحیح واقعہ بابت اخلاص

ایک درویش کسی شہر میں رہتے تھے۔ عیال دار بھی تھے...... آپ کو نورِ باطنی سے معلوم ہوا کہ ایک ولی اللہ مجذوب کامل جنگل میں بھوکے پڑے ہیں۔ چونکہ آپ خود پاؤں سے معذور تھے اس لئے اپنی عورت سے کہا کہ درویش کو روٹی کھلائے وہ روٹی لے کر تیار ہوئیں لیکن اس جنگل اور شہر کے درمیان ایک دریائے عظیم تھا اس وقت کشتی کا وقت نہ تھا۔ عورت نے کہا میں تیرنا نہیں جانتی بزرگ نے فرمایا ”روٹی لے جا جب دریا کے کنارے پر پہنچے دریا کو میرا سلام کہنا بعد اس کے کہنا میرے خاوند نے آپ کو کہا ہے میں نے تمام عمر اپنی عورت سے جماع نہیں کیا اگر اس کا یہ کہنا سچ ہے تو مجھے راستہ دے دے“ چنانچہ وہ چلی گئی اور دریا سے وہی بات کہی دریا فوراً پھٹ گیا بیچ میں راستہ خشک ہو گیا عورت درویش کے پاس پہنچی

آگے روٹی رکھ دی درویش نے کھائی برتن اٹھا لئے عرض کیا ”دریا کے بارے میں آپ بھی کچھ فرمائیے“ فرمایا ”دریا سے میرا سلام کہہ کر یہ کہہ دینا وہ جس کو میں روٹی کھلا کر آئی ہوں کہتا ہے تمام عمر میں نے کبھی روٹی نہیں کھائی اگر یہ بات سچ ہے تو مجھے راستہ دے دے“ عورت بولی عجیب کمال ہے جو دو جھوٹوں میں آیا ہے اور دریا بھی مان لیتا ہے، فقیر نے کہا جھوٹ نہیں ہم دونوں سچے ہیں“ ”تیرے خاوند نے نفس کی لذت و خواہش اور عیش کے خیال اور شہوت کے حکم سے کبھی یہ کام نہیں کیا بلکہ خدا کا حکم سمجھ کر کہ اس نے مجھ پر عورت کا حق فرض کیا ہے...... یہ کام عبادت میں لکھا گیا، میں نے روٹی پیٹ بھرنے، لذت اور خوشی کے واسطے کبھی نہیں کھائی بلکہ فقط نفس اور بدن کا جو حق میرے اوپر اللہ نے فرض کیا ہے“ یہ عمل قبول ہوا یا نہیں امتحان کے لئے کیا گیا، چنانچہ عورت واپس آئی تو بدستور راستہ مل گیا۔ تمام قصہ خاوند سے بیان کیا انہوں نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ الحمد للہ میرا عمل بے ریا رہا...... رب نے قبول فرما لیا۔

(تلخیص و مفہوم: خیر الخیر مصنف حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدی قدس سرہ العزیز)

نوٹ: یہی بزرگ الراقم کے پیشوا ہیں۔ عظیم ترین عارف باللہ بھی ہیں۔ دیوبند دار العلوم سے سند یافتہ بھی۔

سوانحی خاکہ خواجہ خواجگان قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد برحق تھے تعلق نسبی افغانستان میں مان خیل شاخ سے ہے سکونت علاقہ غزنی میں تھی ہجرت کر کے بھارت کے ضلع ہوشیار پور کے گاؤں جہاں خیل میں آئے والد گرامی کا اسم مبارک خواجہ دیدار بخش رحمۃ اللہ علیہ، دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کا نام بشیر محمد خان رحمۃ اللہ علیہ، والدہ ماجدہ بھی

ولیہ کاملہ۔ شکمِ مادر میں تھے کہ حضور اکرم سید المرسلین ﷺ نے مژدۂ ولادت سنایا پیدائش ہوئی۔

عمر چار سال چار ماہ چار دن ہونے پر بسم اللہ شریف پڑھانے کی رسم ادا کی گئی ان کے والد کا مزار کشمیر میں ہے وہاں ”پنجابی پیر“ کے نام سے مشہور ہیں تعلیم و تربیت کے بعد فوج میں ملازمت اختیار کی مُربی بجانے میں کامل مہارت تھی۔ خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گئے فرمایا ”یہ قطب زمان ہے“ سند خلافت بھی عطا فرمائی سید احمد سہروردی کشمیر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خرقۂ خلافت عنایت کیا پھر جالندھر آ گئے۔ فوجی دستہ میں ایک سقّہ (ماشکی) ملازم سے پوچھا کہ جالندھر میں کوئی درویش کامل ہے؟ حضرت حاجی محمود رحمۃ اللہ علیہ کا پتہ چلا ان کی خدمت میں حاضر ہوئے خاندانِ نقشبندیہ عالیہ میں عروج حاصل کیا۔ حاجی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پیشوا بابا محمد شریف قندھاری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ شرفِ خلافت بھی ملا اُدھر جمعدار سے ڈپٹی انسپکٹر پولیس بھی ہو گئے۔ آپ تھانہ کے قریب عبادت میں مشغول تھے۔ کپتان پولیس آئے دیکھا جسم کے تمام اعضاء الگ الگ پڑے ہیں کپتان نے کہا تھانیدار قتل ہو گیا...... کس نے قتل کیا؟ واپس ہوئے پھر دیکھا خواجہ قادر بخش بیٹھے ہیں۔ کپتان حیران ہوا، فرمایا ”میں تو زندہ ہوں“ کپتان عقیدت مند ہوا اور کہا یہ ولی اللہ ہے۔ کپتان نے عرض کی ”میں لا دلد ہوں“ فرمایا ”تین لڑکے ہوں گے“ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نوٹ: مذکورہ واقعہ پر عقل کا دخل نہیں ایسے واقعات کئی اولیاء اللہ سے سرزد ہوتے رہے ہیں کتبِ معتبرہ میں موجود ہیں حضرت حاجی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا نوکری چھوڑ دو مستعفی ہوئے اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام میں ہمہ تن مشغول ہوئے۔

موضع جہان خیلان میں قیام فرمایا یہاں جدّی جائداد بھی تھی۔

ایک کرامت:

پانچ جزامی آئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا واسطہ دیا فرمایا منہ کھولو بسم اللہ شریف پڑھ کر لعاب دہن ڈالتے گئے تمام اچھے ہو کر رخصت ہوئے۔

کرامت:

ایک اندھے کی آنکھوں پر اپنی زبان پھیر دی، فرمایا تین گھنٹے آنکھیں بند کر کے بیٹھے رہنا وہ بینا ہوگا۔ یہ ہندو راجپوت تھا۔ ایمان لایا اور بیعت ہوا۔

دورانِ ملازمت کشف سے تمام ملزموں کا پتہ لگا لیا کرتے تھے...... ملزم مان کر توبہ کر لیتے اور معتقد بن جاتے۔ آپ کے لعاب ہی کی بے شمار کرامات اور خصوصیات ہیں۔

وصال شریف:

رات کے وقت بارش ہو رہی تھی آپ مع خلفاء حجرہ میں ذکر و فکر میں مشغول تھے بجلی چمکی خلفاء باہر نکلے چھت گری خلیفہ رنگ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ خواجگان خوجہ قادر بخش علیہ الرحمۃ وصال فرما گئے شہادت ملی بمطابق حدیث شریف، یتیم خانہ خالیقہ خالقیہ ہائی سکول کے عقب میں دفن کئے گئے۔ ذوالحجہ ۱۲۷۳ھ اس وقت ان کے صاحزادے خواجہ محمد عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ کی عمر شریف سات سال تھی جن کی پرورش خواجہ سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ نے کی جو کہ خواجہ قادر بخش قدس سرہ کے خاص خلیفہ تھے۔ خواجہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خواجہ اللہ رکھا خواصپوری رحمۃ اللہ علیہ (مزار میاں چنوں میں) کے خاص مرید صادق الراقم کے والد ماجد جناب کریم

بخش توکلی تھے۔ مزار قبرستان منصور آباد۔

خواجہ محمد عبدالخالق

یتیم پرور شمس الکونین قدس سرہ العزیز

(ماہنامہ سلسبیل لاہور میں بھی الراقم کا ایک مضمون خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر شائع ہوا تھا مختصراً ذکر جمیل بطور تبرک)

سکونت:

جہان خیلاں ضلع ہوشیار پور ولادت ۱۲۷۰ھ والدہ آمنہ خاتون۔

ارشاد ”جب میری عمر تین سال ہوئی تو ملائکہ نے مجھے قطب زماں پکارا میرے سینے کو چیر کر دل نکالا صاف کر کے رکھ دیا“۔

سات سال کی عمر میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام نے اپنی زبان مبارک مجھے چوسائی۔

عرس شریف پر خواجہ توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دعا منگوائی ”یہ اپنے زمانے کا مجدد دانی ہو۔ حضرت حاجی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دعا قبول ہو گئی“۔

دادی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کی زیر نگرانی پرورش ہوئی خلیفہ عالم شاہ رحمۃ اللہ علیہ خواجہ توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کو بہلاتے بچپن ہی سے مستجاب الدعوات تھے حضرت مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہم جماعتی تھے۔

سیاحت فی طلب مرشد:

دو تین سال انبالہ شریف رہے تحصیل علم کے لئے دہلی گئے سہارنپور کے قریب ایک بستی میں شیخ احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی فرمایا ”از کجا آدمی؟“

کہا "از ہوشیار پور آمدم" شیخ احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "یہی لڑکا ہے جس کی خاطر ہم بخارا چھوڑ کر یہاں آئے"۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت ختم ہوگئی۔

مگر دوبارہ (طویل مدت کے بعد) طلب پیدا ہوئی اُس وقت شیخ لا پتہ تھے حضرت کالے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی فرمایا جو ہر بال اور ہر ذرہ سے اللہ اللہ کرا دے وہی پیر ہے" تبرکاً بیعت فرما لیا ابھی عمر کم تھی۔ خواجہ صاحب نے کہا وعدہ خلافی سے مرجانا بہتر ہے۔

پھر کئی بزرگوں کے پاس گئے شاہ صاحب تونسوی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں بھی حاضری دی۔ قصور میں بڑے بزرگ داؤد شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملے فرمایا تمہارا حصہ ان کے پاس ہے جنہوں نے فرمایا تھا "از کجا آمدی" ...... اللہ آباد پہنچے بھائی محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش کی جو کہ شیخ احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے چنانچہ حضرت بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہو ہی گئی۔ ایک ہی توجہ سے ہر اک موئے تن سے اللہ اللہ کی صدا جاری ہوگئی ہر سانس میں ساڑھے تین کروڑ اللہ، اللہ بدن سے نکلنے لگا۔

ہر ذرہ دل بن جاتا ہے ہر چیز نظر ہو جاتی ہے
جس طرف وہ نظریں اُٹھتی ہیں کونین اُدھر ہو جاتی ہے

حضرت بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے عرض کی "اپنا وجود بخش دیں" تکمیل ہوئی خرقہ خلافت عطا فرمایا اور حکم دیا "جا سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کر کے باپ کا نام روشن کر میں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں گا"۔

ایجاد رسم نکاح بیوگان:

یہ آپ کا عظیم معرکۃ الآرا کارنامہ ہے۔ ۱۸۹۱ء میں بعمر ۳۷ سال علاقہ ہریانہ میں واسطے توڑنے رسم السداد نکاح بیوگان تشریف لے گئے یہ کام اللہ تعالیٰ

نے آپ سے لیا۔ وعظ کئے، عظیم کرامتیں، مثل معجزات انبیاء علیہم السلام ظاہر فرمائیں، ہر جگہ کامیابی ہوئی، رُہتک، کلانور، ہریانہ میں ہر جگہ جلسے منعقد کئے کامرانی نے قدم چومے۔

سر سید احمد خان سے کئی مناظرے ہوئے، یہ قرآن مجید کو عقل اور فلسفہ کے تابع کرتا تھا۔ بری طرح شکست کھاتا رہا، سکھوں کے گروہ صاحبان سے بھی مناظرے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے مناظرہ رکھا مگر وہ حاضر نہ ہوا۔

ایشیا اور یورپ آپ کی روحانی سلطنت میں شامل رہے۔ یتیم پروری کا جذبہ موجزن تھا، جہاں خیلاں میں ایک یتیم خانہ خالقیہ اور خالقیہ ہائی سکول ۱۹۰۵ء میں تعمیر کر دیا۔ یہ یتیم خانہ گداگری کی لعنت سے پاک اور اب بلاک نمبر ۲۵ شہر سرگودھا میں ہے۔

وصال:

نماز فجر با جماعت ادا فرما رہے تھے دوسری رکعت کے سجدہ میں تھے ایک دم تمام چھت گر گئی وصال فرما گئے۔ بموجب حدیث شریف شہادت کا مرتبہ ملا۔ یہ انبالہ شریف کا واقعہ ہے۔ کوٹ خواجہ عبد الخالق (جہان خیلاں) آپ کا جسد مبارک لے جایا گیا۔ جنازہ کی نماز دونوں جگہ ادا کی گئی لاکھوں عوام و خواص نماز جنازہ میں شامل تھے۔

مشہور خلفاء:

۱) جناب نعمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف کراڑی کلاں متصل چک جھمرہ ریلوے سٹیشن حضرت مست صاحب مسلسل کئی سال جہان خیلاں میں رہے۔ ان کے صاحبزادے جناب غلام خالق ہیں۔

۲) خلیفہ دیوان قادر صاحب، مزار کراڑی کلاں مذکور گاؤں میں ہی ہے۔

۳) جناب سائیں عبدالرزاق خان رحمۃ اللہ علیہ۔ مزار دیپالپور شریف۔

۴) حضرت مولانا اللہ رکھا خواصپوری رحمۃ اللہ علیہ مزار میاں چنوں ضلع ملتان۔

انہوں نے بیعت حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدی رحمۃ اللہ علیہ سے کی حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جہان خیلاں حضرت عبد الخالق قدس سرہ کی خدمت میں پہنچے اور مقام قُرب میں تکمیل ہوئی الراقم کی پیدائش پر اس ناکارہ کا نام حضرت خواصپوری رحمۃ اللہ علیہ ہی نے تجویز فرمایا تھا، الراقم کے والد ماجد مولانا کریم بخش توکلی متوفی ۳ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

حضرت خواجہ عزیز الرحمٰن خان جو کہ خواجہ عبد الخالق علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے تھے اور آستانہ عالیہ خالقیہ کے سجادہ نشین ۔ مزارِ پاک بلاک ۲۵ شہر سرگودھا خالقیہ مسجد اور مہمان خانے کے اندر ہے۔

انہی کے صاحبزادے پروفیسر میاں محمد احمد خان صاحب موجودہ سجادہ نشین ہیں اور جناب میاں منور احمد خان صاحب معاونت فرماتے ہیں:

اسلام اے خواجہ ہند اولولی
ہور دا بندے کا مقصودِ دلی
بگر داب بلا اُفتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری:

آپ سلسلہ نسب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے، نسب شریف میں تمام

ائمہ طریقت رضی اللہ عنہم ہی ہیں آپ غوث الاعظم سلطان شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر ہیں۔

ہندوستان میں اسلام آپ کے وجودِ مسعود کے طفیل پھیلا۔ وصال شریف ۶ رجب شریف بروز جمعۃ المبارک ۶۳۳ھ مزار اقدس اجمیر شریف میں ہے۔

آپ کے خلفاء میں سے سب سے مشہور حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آگے ان کے خاص خلفاء میں حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مصلےٰ کے نیچے سے روغنی روٹی برآمد ہوتی تھی و کہ گھر کے تمام افراد کے لئے کافی ہوتی۔ (کاک بمعنی روغنی روٹی) یہ عظیم بزرگ بھی سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولادِ پاک سے ہیں۔

خواجہ اجمیری علیہ الرحمۃ نے ایک مکتوب شریف اپنے مرید صادق جناب بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا تھا جس کے بعض کلمات ناظرین کے لئے پیش کئے جاتے ہیں واضح رہے یہ نامہ مبارک خاص اسرار اور رموز پر مشتمل ہے۔ جو کہ حضور سید المرسلین ﷺ کے فیض روحانی سے جناب خواجہ ہندالولی رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوئے۔

۱) حرص و ہوا ترک کرد اپنے پر آسائش بند کرد۔

۲) انسان کو دن رات عبادت میں مصروف رہنا چاہیے۔

۳) مال و مرتبہ و دنیادی بھاری بت ہیں۔

۴) حق تعالیٰ سے وابستگی لازمی رہے۔

۵) دنیا کی محبت تمام خطاؤں اور گناہوں کی جڑ ہے۔

خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ:

تیس (۳۰) سال انکی خدمت میں رہے تیس سالوں میں کیا حاصل کیا؟

۱) اعمال صالح قبر میں غمخواری کرتے ہیں بطور چراغ ہیں۔

۲) جس نے اللہ سے ڈر کر نفس کو خواہشات سے روکا اس کا ٹھکانا بہشت ہے

۳) اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرو (آیت کریمہ کا ترجمہ)

۴) جس نے تقویٰ اختیار کیا خدا کا مقرب ہو گا۔

۵) لوگ بوجہ حسد ایک دوسرے کو برائی سے یاد کرتے ہیں۔

۶) ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا شیطانی روش ہے۔

۷) اپنے رب پر بھروسہ کرو۔ من یتوکل علی اللہ فھو حسبہٗ (پ۸ع۱۷)۔

۸) میری روزی اللہ ضرور پہنچائے گا یہ آٹھ باتیں قرآن مجید توریت انجیل اور زبور سے خواجہ حاتم اصمؒ نے حاصل کیں، زیادہ علم کی ضرورت نہیں عمل کی ضرورت ہے۔ (ماخوذ: مذکورہ مکتوب)

پھر حضرت خواجہ صاحب اجمیری قدس سرہ نے فرمایا: کلمہ طیبہ ہی سب کچھ ہے...... قرب اور حضوری بغیر مرشد کامل حاصل نہیں ہوتی ...... جس کا دل غافل ہو وہ مردہ شمار کیا جاتا ہے۔

جو نماز حضور قلب سے ہو اس کا ثمرہ وصل الٰہی ہے۔ محبت مرشد سے دل کو آباد کریں...... "بے مرشد بے دین ہے"

اسلام قوی ہوگا اسی وقت خاموش
جس وقت کہ بن جائے گا دل رام ہمارا
دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

کیونکہ خانہ کعبہ انسان کا دل ہے الراقم بندہ حقیر یہ لکھنے کے بعد عرض کرتا ہے۔ میرے مولا مجھے صاحبِ جنوں کر۔

نوٹ: اس کمترین نے کئی صفحات سے صرف چند ایک عام فہم ملفوظاتِ عالیہ لئے۔

حضرت سرمد شہید قدس سرّہ

ماہنامہ سلسبیل لاہور میں مولانا ابوالکلام آزاد کا طویل مضمون چھپا اس راقم ناکارہ نے چند سطور لیں...... سرمد رحمۃ اللہ علیہ مجذوب کامل تھے ۱۰۷۰ھ وصال شہادت ہے، شہید عشق تھے۔ ابتدائی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے علم و فضل اور عربی میں کمال درجہ رکھتے تھے۔ تجارت پیشہ بنے، مگر صبر کی تجارت کرنی پڑی سندھ ٹھٹھہ میں قیام فرمایا۔

ملفوظ:

عشق الٰہی کی پہلی شرط یہ ہے کہ ماسویٰ سے آنکھ بند کر لی جائے سرمد بیابان نوردی کرتے ...... جب شاہجہان کے بیٹوں کے درمیان جنگ تخت نشینی ہوئی اس وقت حضرت سرمد دہلی میں تھے دارا شکوہ رحمۃ اللہ علیہ ان کی صحبت میں رہنے لگا۔ سرمد رحمۃ اللہ علیہ کی رباعی پر علمائے سوء نے کفر کا فتویٰ دیا اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی نظروں میں سب سے بڑا جرم دارا شکوہ کی معیت تھی ایشیا میں سیاست ہمیشہ مذہب کی آڑ میں رہی اورنگ زیب سرمد کو غیر معمولی شخص سمجھتا تھا۔ کیونکہ شاجہان آباد سارا شہر حضرت سرمد رحمۃ اللہ علیہ کا معتقد تھا۔ فقہا کا قلم ہمیشہ تیغ بے نیام رہا ہے، ہزارہا حق پرستوں کا خون ان کے فتوں کا دامنگیر ہے، سرمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی تیغ کے شہید ہیں، فرماتے: مرتبہ اثبات تک میں نہیں پہنچا نفی

میں ہوں ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ...... پر فتویٰ قتل صادر ہوا، شہادت کے وقت سارا شہر ٹوٹ پڑا۔ مسکرا کر جان دے دی لوگوں نے سُنا جب شہادت پائی سر گشتہ سے تین بار...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ...... کی صدا بلند ہوئی۔

یہ منقول بوقت شہادت کلمہ طیبہ مکمل پڑھتا رہا حمد و ثنا بھی کرتا رہا لب ہلتے رہے۔ مزار آج بھی مرجعٔ خلائق ہے۔

"مولانا ابو الکلام آزاد کی تصنیف "سرمد شہید" میں اس دور کے علماء پر بہت لعن طعن کی گئی ہے علماء نے قتل کا فتویٰ دیا تھا۔ صوفیہ کے بہت سے مقامات و احوال ہیں...... منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ، سرمد رحمۃ اللہ علیہ فنا فی اللہ سے گذر کر بقا باللہ میں نہ آسکے صرف ذاتِ الٰہی ہی نظر آتی ہے اپنا وجود نہیں سرمد رحمۃ اللہ علیہ برہنہ رہتے تھے ...... یہ بات سراسر غلط ہے کہ سرمد رحمۃ اللہ علیہ ایک ہندو لڑکے پر عاشق تھے مجذوب فنافی اللہ ہوتے ہیں...... اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے علماء کے کہنے پر حضرت سرمد رحمۃ اللہ علیہ کو کلمہ طیبہ پڑھنے کے لئے کہا گیا، فرمایا "لَا اِلٰـہ" فرمایا میں ابھی اسی مقام میں ہوں...... علماء نے قتل کا فتویٰ دے دیا۔ (خلاصہ و مفہوم "اسماء الحسنیٰ" مصنف علامہ عبد الصمد صارم الازہری)

حضرت مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرّہ

(چند سطور برائے حصولِ برکات)

ولادت:

یکم رمضان المبارک ۱۲۷۵ھ بروز سوموار۔

وصال:

۲۹ صفر ۱۳۵۶ھ یکم ربیع الاول کو نماز جنازہ میں قریباً دو لاکھ افراد نے شرکت کی۔

معمولات:

قلتِ منام، قلتِ طعام، قلتِ کلام۔ بڑے بڑے نواب و امراء اور کثیر تعداد میں مختلف افراد دعا و حاضری کے لئے حاضر ہوتے تھے۔

عبد اللہ چکڑالوی نے حدیث کا انکار کیا، نیا فرقہ نکالا، حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے اکثر مقامات پر درسِ حدیث جاری کروائے، نیچریت کی تردید میں جہاد فرمایا۔ اسی طرح قادیانی (مرزائیت) کے خلاف جہاد فرمایا۔

بلاشبہ آپ ایک عظیم ولی اللہ اور مردِ مجاہد اور مردِ حق تھے۔ آپ کی نعت

اج سک متراں دی ودھیری اے

بہت مشہور ہے الراقم نے ذکر خیر (۱) میں بمعہ ترجمہ لکھی ہے۔ مزار شریف پر انوار و رحمت کی بارش نت برستی ہے۔

پیر خانہ سے عقیدت (کیسی ہو؟)

حضرت محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب ہوئے اور "انقلاب الحقیقت" کتاب لکھی اس میں یہ شعر لکھ کر پیر خانہ سے اپنی عقیدت کا اظہار فرمایا۔

قرار کردہ ام بادِل نہ نہ پیچم سر ازیں درگاہ
سَرا ینجا بندگی ایں جا سجود ایں جا نیاز اینجا

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

......اور ان کا مقام......

سیدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ان کے سیاسی مسلک اور حکومت کے ساتھ ان کے ترکِ تعاون کی وجہ سے سلطنت عباسیہ اور حنفی مکتبِ فکر کے تعلقات کشیدہ ہو چکے تھے۔ یہ اثر بعد میں بھی اچھی خاصی مدّت تک رہا المصور تا ہارون الرشید کے ابتدائی دَور تک یہ رجحانِ سلطنت کہ مدرسۂ فکر سے اثر کی مزاحمت کی جائے۔

المعصور اور المہدی نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو سامنے لانا چاہا اور خلیفہ ہارون رشید نے بھی حج کے موقعہ پر خواہش ظاہر کی کہ مؤطا کو ملک کا قانون بنایا جائے۔

حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے شاگرد اُٹھے جنھوں نے اپنی طاقتور شخصیت و قابلیت اور زبردست اثر ورسوخ سے حنفی فقہ کو ملک کا قانون بنایا۔ سلطنتِ عباسیہ کو ایک آئین پر قائم کر دیا اصل نام یعقوب ہے، عربی قبیلہ بجیلہ سے تھے۔ مدینہ شریف کے انصار سے ننھیالی تعلق تھا، کوفہ کے باشندے تھے، ۱۱۳ھ سن ولادت بمطابق ۷۳۱ء ...... مستقل طور پر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے درس سے وابستہ ہو گئے...... امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "یہ لڑکا ان شاء اللہ بڑا آدمی بنے گا"۔

علمی کمالات:

علوم و فنون کے ہر شعبہ میں باکمال تھے حافظ حدیث تھے، حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگوں نے انہیں ثِقہ قرار دیا ہے۔ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے ابو یوسف عظیم ترین فقیہ تھے"، داؤد بن رشید رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

ہے: اگر ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہی ایک شاگرد پیدا کیا ہوتا، ان کے فخر کے لئے یہ بالکل کافی تھا۔

فقہ حنفی کی تدوین:

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی سولہ سال تک مدرسہ کی روایات کے مطابق حکومت سے بے تعلق رہے۔ قانون کے اکثر و بیشتر شعبوں کے متعلق الگ الگ کتابیں مرتب کریں، حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فیصلے اور خود اپنے اقوال نقل فرمائے۔

منصبِ قضا:

۱۶۶ء میں آپ بغداد شریف گئے خلیفہ المہدی سے ملے خلیفہ نے قاضی مقرر کر دیا...... ہارون الرشید کے دَور میں تمام سلطنتِ عباسیہ (پورے عالمِ اسلام) کے چیف جسٹس مقرر ہوئے (قاضی القضاۃ) یہ پہلا موقع تھا کہ صرف عدالت کے چیف نہ تھے بلکہ ساتھ وزارتِ قانون کے بھی چیف تھے۔ سلطنت کے تمام داخلی و خارجی امور میں قانونی رہنما تھے۔ سلطنتِ عباسیہ کو آئین کا پابند بنا دیا۔ "کتاب آئین" مرتب کر کے دی "الخراج" کی صورت میں آج بھی موجود ہے۔

سیرۃ کی بلندی اور مضبوطی:

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بادشاہوں کے خوشامدی نہ تھے۔ بادشاہوں کی خواہش کے مطابق قانونی فیصلے گھڑنے والے نہ تھے۔ اس لئے بادشاہوں پر ان کا اثر تھا۔ نہ کہ بادشاہوں کا ان پر۔

ارشاد حضرت عبد اللہ بن مبارک:

''وہ ہارون الرشید کے ہاں اس شان سے جاتے تھے کہ سراپردہ کے اندر تک ان کی سواری جاتی تھی جہاں وزیراعظم کو بھی پیدل جانا پڑتا تھا۔ خلیفہ خود بڑھ کر سلام کی ابتداء کرتا تھا۔

خلیفہ ہارون الرشید:

''میں نے علم کے میدان میں جس باب میں جانچا ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو کامل پایا۔

راست باز، بلند سیرت تھے، ان کے جنازے میں خود ہارون رشید پیدل چل کر گیا اور نماز جنازہ پڑھائی، شاہی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

کتاب الخراج:

خلیفہ ہارون الرشید متضاد صفات کا مجموع تھا۔ غیض وغضب کے موقعہ پر ظلم وستم ڈھانے والا...... امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کمال فراست وتدبّر سے اس کو کمزور پہلوؤں کو چھیڑے بغیر اس کی فطرت کے دینی پہلوؤں کو اپنے علمی و اخلاقی اثر سے متاثر کرنا شروع کیا...... اور اسی میں خوب کامیاب ہوئے۔ حکومت کے سیکرٹریٹ سے جو سوالنامہ آتا آپ اس کے جوابات مرتب فرماتے۔

الخراج: یہ تمام مملکت کے تمام معاملات پر بحث کرتی ہے۔

خلافت راشدہ کی طرف عود:

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ قیصر وکسریٰ کی روایات سے ہٹا کر خلافتِ راشدہ کی روایات کے اتباع کی طرف لے جانا چاہتے ہیں، قرآن وسنت سے استدلال یا نظائر لاتے ہیں۔

حکومت کا تصوّر:

حکومت کا تصوّر ایسا ہی پیش کیا جیسے خلافتِ راشدہ کے دور میں تھا۔

رُوحِ جمہوریت:

صرف خدا تعالیٰ کے سامنے ہی نہیں بلکہ خَلق کے سامنے بھی خلیفہ کے جواب دہ ہونے کا تصور دیتے ہیں۔

خلیفہ کے فرائض:

حدود اللہ کو قائم رکھنا، حق کے حقوق دلانا اطاعت خدا اور رسول اللہ ﷺ انصاف عدل پر قائم رہنا۔

مسلم شہریوں کے فرائض قرآن وسنت کے مطابق ہوں۔

بیت المال کی ذمہ داری بمطابق خلافت راشدہ ہو۔

صَرفِ محاصل کے اصول بمطابق خلافت راشدہ ہوں

غیرِ مسلم رعایا کے حقوق:

ہر جگہ خلافت راشدہ خصوصاً حضرت خلیفہ دوم امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اصلاحات کا بیان ہے۔ زمین کا بندوبست اور ظلم کا انسداد، شخصی آزادی کا تحفظ بمطابق قرآن اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم ہو۔

(ماہنامہ سلسبیل لاہور جنوری ۱۹۶۸ء میں جناب سید مودودی صاحب کا لکھا ہوا یہ مضمون شائع کیا گیا۔ راقم نابغ نے نہایت ہی اختصار سے بعض حصے لئے)

قاضی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمیذ ارشد، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ گرامی اور فقہ حنفی کے امام ہیں، ان کی دینی وملّی خدمات پر

ملّت اسلامیہ کو ناز ہے، اسم گرامی یعقوب کنیت ابو یوسف، خاندانی تعلق انصار مدینہ منورہ سے جداعلیٰ حضرت سعد بن حبتہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے۔

ولادت ۱۱۳ھ تنگی معاش کی بنا پر والدہ نے ایک دھوبی کے سپرد کیا مگر بوجہ فطری لگاؤ بابت حصول علم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ درس چلے گئے، والدہ نے سختی سے منع کر دیا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلا تو ایک تھیلی (۱۰۰) دینار سے پُر دی۔ یہ ختم ہونے سے پہلے مزید رقم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے عطا فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود ہی رقم دیے دیتے، ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ درس میں جاتے والدہ نے امام صاحب سے کہا ''بچے پر رحم کریں کام سیکھنے دیں''۔

آپ نے فرمایا'' تیرا بیٹا تو روغن پستہ سے بنا ہوا فالودہ کھانا میرے درس میں سیکھ رہا ہے''...... تحصیل عل کے بعد امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ قاضی القضاہ کے منصب پر فائز ہوئے، تو ہارون الرشید بادشاہ نے فالودہ کھلایا تو ابو یوسف مسکرا دئے۔ اور مسکرانے کا سبب بتایا تو ہارون الرشید نے کہا '' علم واقعی دین و دنیا کی سرفرازی کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ ابوحنیفہ پر رحم فرمائے، آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی عقل و بصیرت سے ان حقائق کا ادراک کر لیتے تھے جنہیں ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھا جاتا۔

علم وفضل میں ابو یوسف کو تمام علوم وفنون خصوصاً فقہ میں دسترس اور مہارت حاصل تھی۔ ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ ہلال بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں، امام یوسف تفسیرِ مغازی، تاریخ عرب کے حافظ تھے فقہ ان کے لئے ایک معمولی سا علم تھا۔ اصحابِ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں بے مثل تھے۔

علم حدیث میں اس قدر برتری رکھتے تھے کہ احناف کے بارے میں ''

اصحاب الرائے'' کی پھبتی کسنے والے بھی ابو یوسف کے علم حدیث کے معترف تھے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے حفاظِ حدیث میں آپ کا شمار کیا ہے، یحیٰ بن جبس رحمۃ اللہ علیہ احناف میں ان سے بڑھ کر کوئی شخص کثیر الحدیث اور ثقہ نہیں ہے......

حافظ عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ...... ''مفہوم ابو یوسف ایک ہی مجلس میں پچاس ساٹھ حدیث کھڑے کھڑے یاد کر لیتے اور پھر دوسروں کو املاء کرا دیتے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جب علم حدیث پڑھنا چاہا تو سب سے پہلے ابو یوسف کے شاگرد بنے۔

منصبِ قضا، خلیفہ مہدی متوفی ۱۶۹ھ نے آپ کو قاضی مقرر کیا ہادی متوفی ۱۷۰ھ نے اپنے دور میں بحال رکھا۔ ہارون رشید نے قاضی القضاۃ بنایا، قضا کا دائرہ شرق یا غرب تمام آفاق عالم کو محیط تھا۔ قرآن وسنت کے منافی کوئی فیصلہ نہ کیا۔

خطیب بغدادیؒ:

بوقت وصال ابو یوسف بارگاہ خداوندی میں یوں عرض گزار ہوئے '' الٰہی تُو جانتا ہے کہ میں نے کوئی فیصلہ خلاف واقعہ نہیں کیا، کتاب وسنت کے مطابق کیا، جب کوئی مشکل درپیش ہوئی تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو واسطہ بناتا، ان کے فتوے پر عمل کرتا۔ کتاب الخراج تصنیف فرمائی۔

عبادت وریافت:

نہایت متقی، پرہیز گار اور عبادت گزار۔ عہدہ قضا پر فائز ہونے کے بعد بھی روزانہ دوسو رکعت نوافل ادا کرتے۔

بوقت وصال زبان پر یہ تھا'' یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے دانستہ حرام کی

کمائی کا کبھی ایک درہم بھی استعمال نہیں کیا۔"

مالدار اور سخی تھے...... وصیت فرمائی مکہ مکرمہ مدینہ منورہ، کوفہ و بغداد شریف کے مستحقین کو ایک ایک لاکھ دیئے جائیں۔

وصال:

۵ ربیع الاوّل ۱۸۲ھ ۶۹ سال کی عمر میں جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

طریقت وشریعت کے امام سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے جنازہ میں عدم شمولیت پر بے حد تاسف فرمایا...... ٹائم جنازہ معلوم نہ ہوا، خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں ہایت عمدہ محل دیکھا نقش ونگار سے مزین...... بتایا گیا "یہ قاضی ابویوسف کا محل ہے" عالی شان محل کی وجہ؟

"وہ لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتے...... بوجہ حسد لوگوں نے تکالیف پہنچائیں اس صلہ میں جنت کا بہترین محل عطا کیا گیا"۔

(ماخوذ سفرِ محبت مصنف صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری مدظلہ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور اوکاڑہ)

عاشق یزدانی حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رح

(بحوالہ ماہنامہ سلسبیل لاہور مارچ اپریل ۱۹۶۹ء تذکرہ مشائخ نقشبند مصنف خواجہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ، مینارِ نور مصنف حضرت میاں محمد احمد خان سجادہ نشین درگاہ مجددیہ خالقیہ سرگودھا)

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے معروف ترین مشائخ عظام میں سے ہیں۔

ولادت خرقان ایک گاؤں میں ہوئی، تاریخ پیدائش، ۳۵۲ھ وفات ۴۲۵ھ عمر ۷۳ سال، خرقان غزنی میں شامل تھا اب روسی ترکستان میں ہے، اسم گرامی علی، کنیت ابوالحسن۔ آپ کی پیدائش کی پیش گوئی سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح فرمائی تھی۔

"اس قصبہ خرقان سے مجھے ایک مرد خدا کی خوشبو آتی ہے جس کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہوگی اس میں تین باتیں مجھ سے زیادہ ہوں گی، اوّل وہ اہل و عیال کا بوجھ اٹھائے گا، دوم کھیتی باڑی کرے گا۔ سوم درخت لگائے گا"۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ سلطان العارفین کی یہ پیش گوئی درست ثابت ہوئی اسی طرح ایک پیش گوئی حضرت شیخ ابو العباس قصاب آملی رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی کہ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت اور طریقت شیخ خرقانی کو منتقل ہوگی یہ بھی درست نکلی، سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے اویسی نسبت رکھتے تھے، ولایت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوئے۔

حضرت بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ہر سال قبورِ شہداء رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو جاتے، خرقان پہنچے۔ کھڑے ہوکر اس طرح سونگھنے لگے جیسے پھول سونگھا جاتا ہے۔ فرماتے "اس چوروں کی بستی میں ایک مرد کی خوشبو آتی ہے"۔

اویسی نسبت:

اویسی نسبت سے مراد حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے فیوض و برکات حاصل کیں، بارہ سال نماز عشاء باجماعت ادا فرما کر مزار اقدس پر جاتے رہے، مراقبہ میں کھڑے رہتے، واپسی پر اُسی وضو سے نماز فجر باجماعت ادا فرماتے۔ کافی فاصلہ تھا۔ وقت کے تمام اولیاء کرام ان کی مدح فرماتے تھے۔ اہل طریقت

کے پیشوا کہلائے۔

مزارِ خواجہ بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے الٹے پاؤں واپس ہوتے، مزار پر یہ دعا فرماتے ''خدایا جو خلعت تو نے بایزید کو عنایت کی ہے وہ مجھے بھی عطا فرما''

بارہ برس کی ریافت کے بعد مزار سے یہ آواز آئی ''اے ابوالحسن اب تیرا دور آگیا ہے جو کچھ مانگا ہے قبول ہوگیا''

یہ سن کر خواجہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی: ''پیرو مرشد میں بالکل ان پڑھ ہوں میں تو قرآن بھی نہی پڑھ سکتا'' صاحب مزار رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ''گھبراؤ نہیں تمہاری تعلیم کا بھی بندوبست کر دیا جائے گا''۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا جب آپ گھر پہنچے تو مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی تصرّف سے آپ پر تمام ظاہری اور باطنی علوم منکشف ہو چکے تھے۔

شیخ بوعلی سینا رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے خرقان میں آپ کے مکان پر آئے، آپ کی بیوی نے کہا اس جھوٹے شخص سے تمہیں کیا کام ہے، وہ جنگل میں لکڑیاں لینے گیا ہوا ہے، شیخ بوعلی رحمۃ اللہ علیہ زیارت کے شوق سے جنگل میں چل دیئے، دیکھا کہ شیخ خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ایک شیر کی کمر پر لکڑیاں لادے گھر کی طرف تشریف لا رہے ہیں، بہت متعجب ہوئے اور بیوی کے ریمارکس سے آگاہ کیا اور ساتھ ہی شیر کی فرمانبرداری پر حیرت کا اظہار کیا، جواباً فرمایا ''بھائی اگر میں ایسی بھیڑنی کا بوجھ نہ اٹھاؤں تو بھلا یہ شیر میرا بار کیونکر اٹھائے۔''

فرمایا ایک دن میری بیوی نے مجھ سے کہا اگر تم ہوا میں پرندوں کی طرح اڑ کر دکھاؤ، تو میں تمہیں ولی مان لوں گی'' میں نے اسے اُڑ کر بھی دکھایا مگر پھر بھی اس نے میری کرامت مسترد کر دی کہ اڑان پرندوں جیسی نہیں تھی۔ (اخبار الصالحین)

ایک بار سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ حضور کی بارگاہ میں شرف ملاقات کے لئے حاضر ہوا، تھیلی اشرفیوں سے بھری ہوئی بطور نذرانہ پیش کی اس کے بدلے میں آپ نے جو کی سوکھی روٹی کا ایک لقمہ کھانے کو عنایت فرمایا، یہ لقمہ سلطان کے حلق سے نیچے نہ اترا تو فرمایا جس طرح یہ خشک لقمہ حلق سے نیچے نہیں اترا اسی طرح یہ اشرفیاں بھی ہمارے حلق سے نیچے نہیں اتر سکتیں، واپس لے جاؤ کسی مستحق پر خرچ کرو۔

واپسی پر محمود رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی چیز بطور تبرک طلب کی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پیراہن اتار کر اسے دے دیا۔ دعا فرمائی ''اے محمود! خدا تیری عاقبت محمود کر دے''

اسی سال ہندوؤں کے عظیم مندر سومنات پر محمود رحمۃ اللہ علیہ کا ہندوؤں سے معرکہ ہوا، شکست کا خطرہ لاحق ہوا جنگ میں محمود رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پیراہن مبارک پہن کر سجدہ ریز ہوا، ''یا اللہ! تجھے تیرے دوست ابوالحسن کے متبرک پیراہن کا واسطہ میرے لشکر کو کفار پر فتح دے'' فوراً جنگ کا پانسہ پلٹا، فتح ہوئی، اسی رات خواب میں سلطان نے حضرت خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا فرمایا ''تو نے ہمارے خرقہ کی بہت کم قیمت لگائی۔ اگر یہ مانگتا کہ پورے ہند پر فتح ہو تو یہ دعا بھی مستجاب ہوتی''۔

یاد رہے جب سلطان حاضری کے لئے گیا تھا ایاز کو شاہی لباس پہنایا تھا اس کا لباس خود پہنا تھا دس عورتوں کو غلاموں کا لباس پہنا کر ساتھ لیا تھا۔ (برائے آزمائش) سلام کیا۔ جواب ملا مگر تعظیم نہ کی محمود کی جانب دیکھا ایاز کی طرف خیال تک نہ کیا محمود رحمۃ اللہ علیہ نے کہا سلطان کی تعظیم کیوں نہ کی؟ فرمایا یہ سب فریب ہے، محمود کو بٹھالیا فرمایا ان نامحرموں کو باہر بھیج دو، ارشاد فرمایا جس نے بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو

دیکھا وہ بدبختی سے محفوظ رہا۔

محمود نے کہا کیا بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا درجہ سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ ہے؟ کہ ابوجہل اور ابولہب وغیرہ نے بھی دیکھا مگر بدبخت ہی رہے۔

خواجہ خرقانی قدس سرہ نے فرمایا اپنوں نے دیکھا ہی نہ تھا...... محمود لاجواب ہوا۔ محمود کو نصیحت فرمائی

۱)......شریعت کی پابندی۔

۲)......نماز باجماعت کی ادائیگی۔

۳)......سخاوت۔

۴)......مخلوق پر شفقت۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھ کر الوداع فرمایا کیونکہ اب محمود رحمۃ اللہ علیہ عاجزی کے ساتھ رخصت ہو رہا تھا......

حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہ ہمیشہ ریاضت مجاہدہ اور مشاہدہ میں رہتے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔

''ایک بار نفس نے ٹھنڈا پانی مانگا میں نے چالیس سال تک بطور سزا اس نعمت سے اسے محروم رکھا۔ فرمایا ستر سال تک میں نے کبھی نفس کی بات نہ مانی چالیس سال تک سر تکیہ پر نہ رکھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس باغ تھا، زمین کھودی چاندی نکلی دوسری بار کھودا سونا نکلا، تیسری بار ہیرے جواہرات، عرض کیا ''تیرے در کا فقیر ابوالحسن اس دولت پر فریفتہ نہ ہوگا'' ایک بار تمام روئے زمین کے خزانے آپ کے سامنے کردئے گئے، عرض کی! مولا! مجھے تیری محبت چاہیے۔

مقام ولایت:

فرمایا ''آسمان زمین میرے گرد طواف کرتے ہیں'' فرمایا تکبیر تحریمہ یہاں کہیے سلام کعبہ میں پھیرے، عرش سے تحت الثریٰ تک نظر نہ جائے تو سمجھ لے ابھی تک، نامرد ہے''

فرمایا ''جو کوئی میری مسجد میں آئے اس کے گوشت پوست پر آتشِ دوزخ حرام ہے''۔ (ماہنامہ سلسبیل لاہور مارچ اپریل ۱۹۶۹ء)

درس حدیث:

درس حدیث دیا کرتے اگرچہ امی تھے۔ ایک شخص حاضر ہو برائے دعا جو کہ حدیث کے حصول کے لئے عراق جا رہا تھا۔ فرمایا مجھ سے پڑھ لے کہا (پوچھا) حدیث کس سے پڑھی ہے، فرمایا حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے یقین نہ آیا رات کو خواب میں حضور رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی فرمایا ''ابوالحسن جیسے جوانمرد کبھی جھوٹ نہیں بولتے، علم حدیث واقعی مجھ سے حاصل کیا ہے'' دوسرے دن وہ شخص حاضر ہوا اور خواب عرض کیا، اور حدیث پڑھنے کے لئے التجا کی قبول فرمالیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پڑھاتے پڑھاتے فرما دیتے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ نہیں؟ وہ شخص پوچھتا آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے، فرمایا دورانِ درس حدیث میری آنکھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر لگی ہوتی ہیں جب چہرہ مبارک پر شکن دیکھتا ہوں تو سمجھ جاتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

(نور اسلام شرقپور شریف شوال ۱۴۲۱ھ)

خواجہ ابو العمر ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ آپ کے سامنے آئے ایک طشت میں

پانی بھر کر سامنے رکھا اور اپنا ہاتھ ڈال کر زندہ مچھلی نکال کر آپ کے سامنے رکھ دی۔

خواجہ خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے پاس ہی ایک گرم تنور میں ہاتھ ڈال کر زندہ مچھلی نکال کر فرمایا آگ سے مچھلی نکالنی چاہیے۔ پھر معرفت کی باتوں میں ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ کو لاجواب کر دیا۔ (خزینہ معرفت)

خاص ملفوظ قابل توجہ:

جو شخص حق تعالیٰ رسول اللہ ﷺ اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ سے شرم وحیاء رکھتا ہے تو اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ اُس سے شرم رکھے گا۔ یہاں ایک قول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی پڑھ لیجئے۔ ''جب میں پائخانہ جاتا ہوں تو بخدا اللہ سے شرما کر اپنی پیٹھ پاخانے کی دیوار سے لگا لیتا ہوں''۔

(تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

وصال:

وصیت فرمائی کہ قبر تین گز گہری کھودی جائے، کہ لحد میں میرا جسم میرے مرشد حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے اونچا نہ رہے، وصیت پر عمل کیا گیا مزار کی جگہ پر دعا قبول ہوتی ہے، خرقان کا علاقہ بسطام سے بلند جگہ پر ہے بدھ کی شب ۱۰ محرم ۴۳۵ھ بعمر ۷۳ سال وصال فرمایا مزار خرقان میں مرجع خواص وعوام ہے۔

حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانیؒ

مختصر ومتفرق حال............

آپ قریشی النسب تھے۔ ولادت ۲۷ رمضان ۵۶۶ھ شب جمعہ لیلۃ

القدر میں۔ مدینہ منورہ میں پانچ سال گزارے، بغداد شریف میں بھی رہے سمرقند میں بھی قیام کیا۔

حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر رہے یہی کعبۂ مقصود تھا۔

مدینہ شریف سے بیت المقدس حاضر ہوئے دمشق میں قیام کیا یہاں شہر کے باہر ایک خوفناک اژدھا رہتا تھا۔ مخلوق اس سے بہت تنگ تھی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ جا رہے تھے پھنکارتا ہوا آپ کے آگے آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی چادر اس پر ماری اژدھا فوراً مر گیا۔ یہ آپ کی بڑی کرامت تھی۔ یہ خبر ہر طرف پھیل گئی لوگ جوق در جوق آپ کی زیارت کے لئے آنے لگے، دمشق میں پانچ سال تک علماء اور مشائخ آپ سے فیوض و برکات حاصل کرتے رہے، بغداد شریف سے ملتان آئے تھے۔ ملتان میں شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ بھی ساتھ آئے تھے۔ بغداد شریف میں خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ حضرت باوا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خوب نوازا۔ وصال ۷ صفر ۶۶۱ھ ملتان شریف قلعہ کے اندر روضہ مبارک ہے۔

چند مزید کرامتیں چور اندھے ہو گئے:

ایک بار خانقاہ میں چور آ گئے آپ اللہ اللہ کر رہے تھے ان پر نظر پڑی وہ اندھے ہو گئے فریاد کی خدا کے لئے معاف فرمادیں، توجہ فرمائی تمام بینا ہو گئے، توبہ کی مرید ہوئے عظیم رتبہ پر پہنچے۔

افطاری میں ہر جگہ شرکت:

رمضان شریف میں شہر کا حاکم حاضر ہوا۔ عرض کی میرا ایک ساتھی اولیاء کی کرامتوں کا منکر ہے، حالانکہ صاحب علم ہے، حاکم نے بار بار دعا کے لئے التجا کی، آپ نے شہر میں اعلان فرما دیا۔ ''آج کوئی شخص پورے شہر میں بہاالدین کی ہمراہی کے بغیر روزہ افطار نہ کرے'' آپ اپنے گھر میں مقیم رہے، اور ہر گھر میں افطاری میں بھی ایک ہی وقت میں ہر جگہ شرکت فرمائی وہ شخص بھی ایمان لے آیا۔

بلاد اسلامیہ میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی خاصی دوستی رہی تھی۔

تیری نماز بے حضور:

خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ شیخ الاسلام بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ نماز کے بعد امام کو ایک طرف لے جا کر فرمایا ''یہ کیسی نماز ہے؟ کچھ عرصہ آپ ہرن کے پیچھے بھاگتے رہے، کچھ وقت گھر میں گزارا کچھ دیر آپ نے کھیتوں کی دیکھ بھال کی کچھ دیر آپ مہمان کے پاس رہے، یہ توحید پرستوں کی نماز نہیں ہے، بلکہ بچوں کا کھیل ہے''

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور
ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

چند ایک ملفوظات وتعلیمات:

۱) نفس امارہ جسم کے ہر حصے کا احاطہ کئے ہوئے ہے، نفس میں خاکی اور سفلی صفات ہیں، دل میں روحانی اور علوی صفات ہیں۔

۲) وضو سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ دعا پڑھتے،

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ فِیْ هُمَزَاتِ الشَّیْطَانِ ط

''اے اللہ ہم شیطان کے وساوس سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔''

۳) دوران وضو دل کا اللہ کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے، اگر وضو کے دوران خیالات منتشر ہوں (غفلت ہو) نماز میں بھی خیالات منتشر رہیں گے۔

۴) منہ دھوتے وقت پڑھیں...... اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ بِنُوْرِكَ......

۵) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے۔

۶) ہمیشہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہو۔

۷) سر ننگا نہ رکھو، نماز باجماعت پڑھو۔

۸) رات کو جاگو، پہلو زمین پر نہ لگاؤ۔

۹) عورتوں کو صدقہ زیادہ کرنے کا حکم ہے۔ (ریاض الصالحین بحوالہ مسلم شریف ، ماخوذ تذکرہ حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ از علماء اکیڈمی شعبہ مطبوعات محکمہ اوقات پنجاب لاہور ۱۴۰۰ھ و ماہنامہ رسالہ سلسبیل لاہور)

دو مفید ابیات:

۱) بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود

۲) بعد از وفات تربتِ مابر زمیں مجو
درسینۂ ہائے مردمِ عارف مزارِ ما است

۹ کرامتیں:

۱) ایک کرامت ایک واقعہ سیدہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا۔
حضرت رابعہ بصریہ سوئی ہوئی تھیں۔ ان کی ایک چادر مکان کے کونے میں پڑی تھی۔ ایک چور آیا، چادر لی باہر جانے لگا۔ دروازہ نظر نہ آیا۔ چادر رکھ دی تو دروازہ نظر آ گیا۔ پھر چادر اٹھائی جانے لگا، کچھ نظر نہ آیا، ''رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا'' اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈال، ایک دوست سویا ہوا ہے دوسرا جاگتا ہے''

۲) دریائے دجلہ پر فقراء بھی موجود تھے، کشتی والوں نے انہیں سوار نہ کیا۔ شیخ عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا '' دریا سے کہہ دو عبد الواحد تجھے خشک ہونے کو کہہ رہا ہے'' فقراء نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام دیا فوراً پانی بالکل خشک ہو گیا فقراء پار چلے گئے کسی کا ٹخنہ بھی تر نہ ہوا۔ (تذکرہ خاندان چشت اہل بہشت از حضرت الہدیہ بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ)

۳) حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا'' اگر ولی اللہ پہاڑ کو چلنے کا حکم دے تو پہاڑ چلنے لگے۔ یہ جملہ ختم ہوتے ہی پہاڑ حرکت میں آ گیا پہاڑ پر پاؤں مارتے ہوئے فرمایا'' رک جا'' میں تو بطور تمثیل دوستوں سے کہہ رہا تھا۔ (حوالہ کتاب مذکورہ)

۴) خواجہ ابو اسحٰق شامی رحمۃ اللہ علیہ کو طے الارض کا کمال حاصل تھا۔ چشم زدن میں ہر جگہ پہنچ جاتے تھے۔ (ایسی کئی کرامتیں امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھی ہیں الراقم)

۵) شیخ ابو احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے تیس سال تک خواب استراحت نہ فرمایا یعنی نہ سوئے اور نہ بغیر وضو رہے۔ (مذکورہ کتاب)

۶) شیخ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ شکمِ مادر میں تھے۔ ان کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا ان کے کلمہ طیبہ پڑھنے کی آواز سماعت فرماتیں۔ حوالہ ایضاً۔

۷) میرے حضرت خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی رحمۃ اللہ علیہ (فاضل دیو بند اور مرادِ خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا خواجہ توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک ابدال نے آ کر کہا السلام علیکم۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تین بار فرمایا وعلیکم السلام...... پوچھا تین بار جواب کیوں دیا؟ فرمایا ایک آپ کے سلام کا جواب دوسرا جواب ان ابدالوں کا جو پرے کھڑے ہیں تیسرا جواب اس سلام کا جو اس وقت کہا جب میں ماں کے پیٹ میں تھا۔ تمہاری جماعت والدہ ماجدہ کے قریب سے گزری تھی۔

۸) حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی سوئی دریا میں گر گئی۔ مچھلیوں کو حکم دیا میری سوئی تلاش کر کے لاؤ۔ تمام مچھلیاں آئیں ہر ایک کے منہ میں ایک ایک سوئی تھی، فرمایا'' میری سوئی ان میں نہیں ہے''۔ بالآخر آپ ہی کی سوئی لا کر مچھلیوں نے پیش کر دی۔

۹) حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ بغداد شہر میں ننگے پاؤں پھرتے تھے، کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ زمین کو خدا کا بچھونا سمجھتے تھے۔ جب تک وہ حیات رہے کسی جانور نے شہر کی گلی بازاروں میں گوبر پیشاب نہ کیا۔
(تنویر الابصار مصنف خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

قرنہا باید کہ تا صاحبدلے پیدا شود
بایزید اندر خراسان یا اویسؓ اندر قرن
زباں پر بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے لئے میری زباں کے

ولادت شرقپور میں ۱۲۸۲ھ بمطابق ۱۸۶۳ء والدہ ماجدہ مائی عائشہ رحمۃ اللہ علیہا۔ ہوش سنبھالا، خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ امام علی شاہ مکان شریف والے رحمۃ اللہ علیہ) سے فیوض و برکات حاصل کیں۔

انگریز کا طوطی بول رہا تھا۔ ہر طرف بے دینی اور انگریزیت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اُٹھے اتباع سنت کا پرچار کیا اسلام کو عروج حاصل ہوا، ہزاروں بندگانِ خدا آپ کے دامن سے وابستہ ہوئے۔

وصال بوجہ تپ محرقہ تین ربیع الاوّل ۱۳۴۷ھ (اگست ۱۹۲۸ء)

حضرت شیر محمد آفتابِ علم و دین
جلوۂ آئینہ انوارِ ربّ العٰلمین

ہمیشہ اسم ذات کا ورد فرماتے ہزاروں کرامات آپ سے سرزد ہوئیں۔
آپ کا وجود آیت من آیات اللہ کا حکم رکھتا تھا۔

ارشادات از تعلیماتِ شرقپوریؒ:

۱) خدا تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں بے بہا برکات ہیں یا کریم یا رحیم پڑھنے کا بھی ارشاد فرماتے۔

۲) خدا سے حیا کرو۔

۳) تاریکی قبر کا علاج کلمہ طیبہ ہے۔

۴) خاموشی کو بہت پسند فرماتے۔ باتیں کرنے سے دل کا نقصان ہے۔ دوزخ میں بوجہ زبان اور شرمگاہ کے گناہ لوگ جائیں گے۔ اگر جنت کی طلب ہے چپ رہ۔

۵) نیت دل کا فعل ہے نہ کہ زبان کا۔ دل سے نیت کرنا فرض ہے۔

نوٹ: آپ کا خاندان کابل سے دیپالپور آیا۔ پھر قصور بعد ازاں شرقپور میں آباد ہوا۔

متفرق ذکر خیر سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ (قسط اوّل):

سچا خواب ایک بچے نے خواب دیکھا کہ وہ حضور ﷺ کی قبر کھود رہا ہے۔ اس خواب کی تعبیر مشہور عالم علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا ''یہ بچہ بڑا ہو کر اتنا بڑا عالم بنے گا کہ قیامت تک اس کے مقابلے میں کوئی عالم نہیں آئے گا اور یہ بچہ حضور ﷺ کی احادیث کی تحقیق کرے گا''۔ اس بچے کا نام نعمان بن ثابت ہے مگر وہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آمین۔

(روزنامہ اسلام، اتوار ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ)

توجہ فرمائیے:

'' ایک روز ارشاد فرمایا (سیدنا خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ نے) کہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ پختہ خیال ہوگیا کہ امام کے پیچھے الحمد شریف ضرور پڑھنی چاہیے ابھی حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارادہ ہی تھا اور الحمد

شریف پڑھنی شروع نہیں کی تھی کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت آپ کو نظر آئی اور آپ کو خطاب کرتے فرمایا کہ افسوس آپ ایسے مشائخ وقت میں سے ہو کر ابھی اس مسئلہ میں متردد ہیں حالانکہ میرے زمانے سے لے کر آج تک ہر زمانہ میں اکثر اولیاء اللہ میری تحقیق پر چلتے اور اس مسئلہ میں میرے فتوے پر عمل کرتے آئے ہیں، آپ باوجود شیخ وقت ہونے کے اس کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اس طریقہ کی قبولیت ہو چکی ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرّہ العزیز نے اپنا وہ ارادہ ترک کر دیا''۔

(ماخوذ: ذکر خیر مصنف خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدری قدس سرّہ)

''اس کے بعد فرمایا معلوم بھی ہے؟ کہ تقلید میں کیا فائدہ ہے ہم پڑھے ہوئے تو نہیں مگر جو بات ہمیں معلوم ہوئی وہ ہم بتائے دیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ شریعت کے مسائل تو سبھی مقبول ہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال و فعال اور اللہ تعالیٰ کے احکام جو ہوئے مگر دیکھنا اس بات کا ہے کہ یہ جو ان مسائل کا عامل ہے اُس کے کسب و دخل کو بھی قبولیت و منظوری ہوتی ہے، حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا استنباط اور آپ کی عبادت اور زہد و تقویٰ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں منظور و قبول ہو چکا ہے، مسائل شرعیہ بنفس ذاتہٖ تو خوبصورت تھے ہی اب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خلوص کی وجہ سے یہ عنایت اللہ تعالیٰ نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر فرمائی جو کوئی آپ کے استنباط پر عمل کرے اس کے کسب و عمل میں بھی یہ طاقت آجاتی ہے...... (ماخوذ ذکر خیر شریف)

''ارشاد...... ایک روز تقلید کے بارہ میں ذکر تھا...... ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تو حدیثوں پر عمل کرتے ہیں اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

فقہ پر عمل کرتے ہیں...... آپ نے فرمایا یوں تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمارے پیشوا ہیں...... مگر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ میں کسی کا بھی علم نہیں۔ ایک دفعہ ہم مراقبہ میں تھے ہم نے دیکھا ایک بہت بڑا حوض ہے جس کا پانی سبز رنگ کا ہے اور بہت ہی گہرا ہے ہم نے بہت ہی غوطے لگائے اور بہت ہی زور مارا مگر اس کی تہہ کا پتہ بالکل نہ لگا پھر ہم نے دیکھا کہ اس حوض میں سے کچھ نہریں نکلی ہوئی ہیں...... چرغیاں بھی لگی ہوئی ہیں...... ہزارہا خلقت پانی کھینچ رہی ہے مگر پانی ختم ہونے میں نہیں آتا۔ ہم نے پوچھا یہ کس کا حوض ہے؟...... کہا یہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے علم کا حوض ہے...... باقی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوض بھی ہم نے دیکھے...... مگر اس حوض کے مقابلہ میں بہت چھوٹے نظر آتے ہیں...... (وہ نہریں) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ...... امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کی...... ہم نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تمام شریعت کا نور ادھر ہی آ گیا ہے''۔ (ماخوذ از ذکر خیر شریف)

متفرق مفید معلومات متعلقہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ۔

۱) حضرت انس رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لعاب دھن مبارک ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں ڈالا تھا۔ (تواریخ آئینہ تصوف از شاہ محمد حسن صابری رامپوری)

۲) مفتی احمد یار گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار امام اعظم کی منقبت میں۔

ہمارے آقا ہمارے مولیٰ امام اعظم، ابو حنیفہ
ہمارے ملجا ہمارے ماویٰ امام اعظم، ابو حنیفہ
نہ کیوں کریں ناز اہلسنت کہ تم سے چمکا نصیب امت
سراجِ امت جو ملا تم سا امام اعظم ابو حنیفہ

۳) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد "نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر تکرار سے کرتے رہو کیونکہ وہ کستوری کی مانند ہے۔ اس میں جس قدر تکرار ہوگا۔ اتنی ہی زیادہ خوشبو پھیلے گی" (صاحبزادہ محمد مقصود الرسول للہ شریف)

۴) بشارت مصطفیٰ ﷺ راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سور جمعہ نازل ہوئی جب اس آیت کی تلاوت فرمائی...... وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ...... کسی نے عرض کیا یہ دوسرے کون ہیں؟ جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے خاموشی اختیار فرمائی بار بار عرض پر فرمایا: (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر) "اگر ایمان ثریا ستاروں کے پاس بھی ہوگا تو اس کی قوم کے لوگ ضرور تلاش کرلیں گے" (بخاری شریف ص ۷۲۷) مصداقِ حدیث بمطابق علامہ ابن حجر تیمی مکی رحمۃ اللہ علیہ اس کے مصداق امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اور بمطابق علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کے بھی لئے ہے۔ (مناقب امام اعظم امام موفق ابن احمد مکی 590/1)

تائید نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام: داتا صاحب گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت سے بھی تائید ہوتی ہے "مجھے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علم کے نزدیک تلاش کرو" ایک بزرگ کے پوچھنے پر آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا نواب صدیق حسن خان بھوپالی (حنفی مذہب کے مخالف) لکھتے ہیں۔ اس حدیث کے مصداق امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہی ہیں۔

(اتحاف نبلاء ص ۲۲۴)

بارگاہِ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ میں

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کے شیرِ خدا رضی اللہ عنہ سے گہرے تعلق تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اولاد کی حق میں دعا فرمائی۔ (تاریخ

بغداد جلد ۱۳ ص ۳۲۴۔ الخیرات الحسان ص ۴۷)

۶) ولادت ۸۰ ہجری کوفہ میں نام نعمان بن ثابت۔

۷) آپ نے اپنی کتب میں ستر ہزار سے زائد احادیث بیان کی ہیں۔ (ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ)

۸) علماء نے آپ کے چار ہزار اساتذہ کا ذکر فرمایا ہے۔ (الخیرات الحسان) سات صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت وصحبت میسّر ہوئی۔

۹) عبادت وریاضت: علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تہجد کے لئے کھڑا ہونا اور ساری ساری رات عبادت کرنا متواتر ثابت ہے۔ رمضان شریف میں عید کے دن تک ۶۲ باسٹھ قرآن مجید ختم کر لیتے چالیس سال کا طویل عرصہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔

۱۰) زہد وتقویٰ میں بے مثل مدینہ شریف روضۂ اقدس پر حاضری کے موقع پر کہا اسلام علیک یا سید المرسلین ﷺ جواب آیا (قبرِ انور سے) وعلیک السلام یا امام المسلمین۔ (تذکرۃ الاولیاء) حضور نور مجسم ﷺ کی مدح میں قصیدہ لکھا۔

۱۱) خلیفہ منصور نے عہدہ قضا مسترد کرنے پر جیل بھیج دیا اور ہر روز کوڑے لگائے گئے، حالت سجدہ میں وصال فرما گئے رمضان یا شعبان ۱۵۰ھ میں پہلی مرتبہ پچاس ہزار حضرات نے نماز جنازہ ادا کی۔

۱۲) حضرت سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (مکتوب شریف نمبر ۵۵ دفتر دوم)

"حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ورع وتقویٰ کی برکت اور سنت کی متابعت

کی دولت سے اجتہاد اور استنباط میں وہ درجہ بلند حاصل کیا ہے جس کو دوسرے لوگ سمجھ نہیں سکتے۔

اور ان کے مجتہدات کو دقتِ معانی کے سبب کتاب و سنت کے مخالف جانتے ہیں اور ان کو اور ان کے اصحاب کو اصحاب رائے خیال کرتے ہیں، یہ سب کچھ ان کی حقیقت و درایت تک نہ پہنچ اور ان کے فہم فراست پر اطلاع نہ پانے کا نتیجہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جنہوں اُن کی فُقہات کی باریکی سے تھوڑا سا حصہ حاصل کیا ہے۔ فرمایا ہے ''فقہا سب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے عیال ہیں'' یہ جو خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نے فصول ستہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے موافق عمل کریں گے ممکن ہے کہ اسی مناسبت کے باعث جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے لکھا ہو۔ یعنی روح اللہ کا اجتہاد حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہاد کے موافق ہوگا نہ یہ کہ مذہب کی تقلید کریں گے۔ کیونکہ حضرت روح اللہ علیہ السلام کی شان اس سے برتر ہے کہ علمائے امت کی تقلید کریں۔

مذہب حنفی کی نورانیت دریائے عظیم کی طرح دکھائی دیتی ہے اور دوسرے تمام مذہب حوضوں اور نہروں کی طرح کشفی نظر میں معلوم ہوتے ہیں، اہل اسلام سے سوادِ اعظم حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار ہیں، فقہ کا بانی آپ ہی ہیں فقہ کے تین حصے ان کو مسلّم ہیں اور باقی چوتھے حصے میں سب شریک ہیں''

سورۃ محمد (ﷺ) آیت ۳۸ علامہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس سے مراد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب رحمۃ اللہ علیہم ہیں حاشیہ تفسیر مظہری۔ (تفسیر

معارف القرآن جلد ہفتم از مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کراچی)

سیدنا حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

......(۴۵۰ھ تا ۵۰۵ھ)......

نام محمد بن محمد۔ کنیت ابو حامد حجۃ الاسلام اور زین الدین کے لقب سے عالم اسلام میں مشہور ہیں۔ وطن خرسان کے نزدیک طوس۔ والد رحمۃ اللہ علیہ اُون کاتنے کا کام کرتے۔ دوسرے بھائی کا نام احمد تھا۔ جو کہ صوفی زاہد اور واعظ تھے...... امام غزالی تحصیل علم کے بعد جامعہ نظامیہ بغداد شریف کے وائس چانسلر بھی رہے۔ اسلامی تصوف کی جانب میلان بعد میں ہوا، ۴۸۸ھ میں مسند تدریس ترک کی مجاہدات میں لگ گئے، بیت المقدس اور پھر جامع مسجد اموی دمشق میں بھی ریاضت کی پھر مصر آ گئے۔ احیاء العلوم لکھی۔ چالیس جلدوں میں تفسیر قرآن لکھی۔ مکاشفۃ القلوب اور کیمیائے سعادت بھی آپ کی مشہور کتابیں، ہیں۔ قلیل عرصہ میں کئی کتب لکھنا ایک کرامت ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصاً تشہد کے دوران تصورِ جانِ جانانِ عالم سید الکل ﷺ کی تاکید فرمائی۔ امام بانعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی الانبیاء ﷺ نے شبِ معراج موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے فخر سے پیش فرمایا تھا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی خواہش پر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو حضور علیہ السلام نے حاضر کیا مکالمہ ہوا۔ تفصیل تفریح الخواطر مصنف ابن محی الدین اربلی بغدادی کی پہلی منقبت میں موجود ہے، اس کے مترجم علامہ محمد صادق ہیں۔

اس واقعہ کی طرف مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ اور اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے۔ امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ امام شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ شیخ بوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

وصال:

سوموار کے دن نماز فجر پڑھی کفن منگوایا۔ آنکھوں سے لگا کر کہا "آقا کا حکم سر آنکھوں پر" پاؤں پھیلائے اور وصال فرما گئے۔ (بحوالہ "سفرِ محبت" مصنف حضرت محمد محب اللہ نوری بصیر پور شریف (اوکاڑہ) ودیگر کتب)

شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین
عمر بن محمد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۵۳۹ھ قصبہ سہرورد میں نزد زنجان نسب مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ (تیرہ واسطوں سے) ان کے پیشوا کا اسم گرامی ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ شریعت وطریقت کی بلند پایہ شخصیت ہیں، چچا عبد النجیب عبد القاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم وتربیت فرمائی۔ چچا جان آپ کو ایک بار سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں لے گئے اور ان کی رغبت کی شکایت کی جو علم کلام کی طرف تھی۔ جناب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا، عمر آپ نے اس فن کی کونسی کتب یاد کی ہیں؟ جناب شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے نام بتائے جناب سید سلطان عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا تمام کتب کے الفاظ ومضامین یکسر محو ہو گئے ان کی بدلے اللہ تعالیٰ نے ان کا سینہ علوم الدنی سے بھر دیا، زبان پر کلمات حکمت ومعرفت جاری ہوئی تب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے پیش گوئی فرمائی "اے عمر تم عراق کے مشہور ترین عالم بنو گے۔"

حضرت شیخ فرمایا کرتے تھے "شیخ عبد القادر سلطان الطریق ہیں، آپ کا تصرّف یقیناً تمام موجودات پر جاری ہے۔"

جزیرہ عبادان میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی (نفحات الانس)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں کہ آپ اہل اسلام کے سردار اور صالحینِ کبار میں سے تھے مال دولت بکثرت آتی سبھی خیرات کر دیتے امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے شیخ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ آپ مقام حقیقت کے عارف اور مجتہد تھے، (قلائد الجواہر) بغداد کے شیخ المشائخ سمجھے جاتے تھے سلسلہ سہروردیہ کے بانی اور امام تھے، حضرت غوث بہاؤ الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مرید تھے، جب حضرت شیخ خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بلاد اسلامیہ میں حاضری دی آپ سے فیض یاب ہوئے۔

۶۳۲ھ میں بغداد شریف میں وصال ہوا۔ لوح مزار پر حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار بزبان عربی تحریر ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی زیارت کیجئے ہر زائد کو بھرپور فیض ملے گا۔ ان کی اہم ترین تصنیف عوارف المعارف سے ان کی معارف وعلوم کا اظہار ہوتا ہے اور پوری دنیا میں کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ بحوالہ سفرِ محبت از حضرت علامہ محب اللہ نوری اور دیباچہ عوارف المعارف علامہ شمس بریلوی۔

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار کتب لکھیں، جن میں سے عوارف المعارف کا مقام بہت بلند ہے اس میں شریعت وطریقت، اخلاقِ حسنہ، اسلامی تصوف اور قرآن وسنت کے تمام ضروری مسائل وبیان تحریر فرمائے ہیں ایک ہزار سالہ گراں مایہ گرانقدر علمی سرمایہ اس میں موجود ہے۔

ایمان افروز: (بحوالہ عوارف المعارف)

۱) یقین عمل سے افضل ہے۔

وصال:

سوموار کے دن نماز فجر پڑھی کفن منگوایا۔ آنکھوں سے لگا کر کہا ''آقا کا حکم سر آنکھوں پر'' پاؤں پھیلائے اور وصال فرما گئے۔ (بحوالہ ''سفرِ محبت'' مصنف حضرت محمد محب اللہ نوری بصیر پور شریف (اوکاڑہ) و دیگر کتب)

شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین
عمر بن محمد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۵۳۹ھ قصبہ سہرورد میں نزد زنجان نسب مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ (تیرہ واسطوں سے) ان کے پیشوا کا اسم گرامی ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ شریعت وطریقت کی بلند پایہ شخصیت ہیں، چچا عبد النجیب عبد القاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم و تربیت فرمائی۔ چچا جان آپ کو ایک بار سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں لے گئے اور ان کی رغبت کی شکایت کی جو علم کلام کی طرف تھی۔ جناب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا، عمر آپ نے اس فن کی کونسی کتب یاد کی ہیں؟ جناب شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے نام بتائے جناب سید سلطان عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا تمام کتب کے الفاظ و مضامین یکسر محو ہو گئے ان کی بدلے اللہ تعالیٰ نے ان کا سینہ علوم الدنی سے بھر دیا، زبان پر کلمات حکمت و معرفت جاری ہوئی تب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے پیش گوئی فرمائی ''اے عمر تم عراق کے مشہور ترین عالم بنو گے۔''

حضرت شیخ فرمایا کرتے تھے ''شیخ عبد القادر سلطان الطریق ہیں، آپ کا تصرف یقیناً تمام موجودات پر جاری ہے۔''

جزیرہ عبادان میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی (نفحات الانس)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں کہ آپ اہل اسلام کے سردار اور صالحین کبار میں سے تھے مال دولت بکثرت آتی سبھی خیرات کر دیتے امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے شیخ یحیٰی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ آپ مقام حقیقت کے عارف اور مجتہد تھے، (قلائد الجواہر) بغداد کے شیخ المشائخ سمجھے جاتے تھے سلسلہ سہروردیہ کے بانی اور امام تھے، حضرت غوث بہاؤ الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مرید تھے، جب حضرت شیخ خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بلاد اسلامیہ میں حاضری دی آپ سے فیض یاب ہوئے۔

۶۳۲ھ میں بغداد شریف میں وصال ہوا۔ لوح مزار پر حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار بزبان عربی تحریر ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی زیارت کیجئے ہر زائد کو بھرپور فیض ملے گا۔ ان کی اہم ترین تصنیف عوارف المعارف سے ان کی معارف و علوم کا اظہار ہوتا ہے اور پوری دنیا میں کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ بحوالہ سفرِ محبت از حضرت علامہ محب اللہ نوری اور دیباچہ عوارف المعارف علامہ شمس بریلوی۔

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار کتب لکھیں، جن میں سے عوارف المعارف کا مقام بہت بلند ہے اس میں شریعت و طریقت، اخلاقِ حسنہ، اسلامی تصوف اور قرآن وسنت کے تمام ضروری مسائل و بیان تحریر فرمائے ہیں ایک ہزار سالہ گراں مایہ گرانقدر علمی سرمایہ اس میں موجود ہے۔

ایمان افروز: (بحوالہ عوارف المعارف)

۱) یقین عمل سے افضل ہے۔

(۲) دل کو کینہ سے خالی رکھنا سنتِ مطہرہ ہے۔

(۳) حقیقی صوفی ہی تمام سنتوں کا احیاء کرتا ہے۔

(۴) نیکوں کا ہمنشین بھی ناکام و نامراد نہیں رہتا۔

(۶) جب آگ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالنے لگے تو کپڑے اتار لئے گئے تھے، برہنہ تھے۔ اس وقت جبرائیل علیہ السلام ایک حُلّہ بہشت سے لائے اور پہنایا یہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کو ملا، پھر حضرت یعقوب علیہ السلام کو پھر ایک تعویز بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈالا گیا جب کوئیں میں پھینکے گئے برہنہ کر کے، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور وہ تعویز گلے سے لے کر قمیص نکال کر پہنا دی اس میں بہشتی خوشبو تھی۔

(۷) حدیث شریف رات کے چلنے (سفر کرنے) سے منع فرمایا۔

(۸) خلوت میں کلمہ طیبہ کا تکرار کرو۔

(۹) روحانیت کی بنیاد کم خوری، کم خوابی، کم سخنی، عُزلت گزینی پر ہے۔

(۱۰) مخلص وہ ہے جو ہر کام خدا کے لئے کرے۔

چند سوانحی اشارات فرید الدّین عطار رحمۃ اللہ علیہ

آپ اپنی آخری عمر میں شریعت طریقت تصوّف و عرفان یقین کے مراتب عالی پر سرفراز ہوئے، پہلے پچاس ۵۰ برس مقاماتِ مقدسہ میں گزارے بے شمار حاسدوں کے ساتھ واسطہ پڑا، طب میں بلند مقام رکھتے تھے، عطر کا کاروبار عروج پر تھا۔ ایک فقیر صورت بزرگ دکان پر آ گئے، فقیر نے کہا میں آسانی سے مروں گا تم کیسے مروگے؟ عطر میں پھنسے ہوئے ہو، اُس بزرگ نے کمبل اوڑھا لیٹا، روح پرواز کر گئی۔ آپ بے حد متاثر ہوئے، ساری دکان خیرات کر دی۔ حضرت

رکن الدین کاف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آ گئے، قاضی نے رافضی ہونے کا فتویٰ بھی دیا، حضور سرکار دو عالم ﷺ نے کمال شرف سے نوازا۔

آپ کی چالیس کتب ہیں، اشعار کی تعداد دو لاکھ دو ہزار ساٹھ شمار کی گئی ہے۔ فتنۂ تاتاری میں شہید ہوئے، تذکرۃ الاولیاء آپ کی مشہور کتاب ہے۔

ذکرِ خیر سیدنا حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

(رئیس التابعین) یمن کے رہنے والے تھے۔ حضور شفیع المذنبین ﷺ فرمایا کرتے تھے "مجھے یمن کی طرف سے نسیمِ رحمت کی خوشبو آتی ہے" اللہ تعالیٰ ستر ہزار ملائکہ قیامت میں اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں پیدا کرے گا اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ان کے درمیان ہوں گے اور بہشت میں داخل ہوں گے حدیث شریف میں ہے کہ قبیلہ ربیعہ مضر کی بکریوں کے بالوں کے برابر میری امت کی بخشش اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل ہوگی، جناب رسالت مآب ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر کیوں نہ ہوئے؟ ایک تو غلبۂ حال کی شدت کے باعث دوسرے والدہ ضعیف اور نابینا ہونے کے باعث، حدیث شریف حضرت علی اور عمر رضی اللہ عنہم ان کے پاس پہنچے دیکھا کہ ان کے اونٹ فرشتے چراتے ہیں عرض کیا امت کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اویس کی گدڑی کو اٹھایا تو اس کے نیچے اٹھارہ ہزار عالم نظر آئے حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اے عمر رضی اللہ عنہ! آپ نے نورِ مجسم ﷺ کی زیارت کی ہے، ابرو مبارک ملے ہوئے تھے یا نہیں؟ دونوں بزرگ خاموش ہو گئے، حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "آپ دونوں حضور نبی الانبیاء ﷺ کے دوست ہیں جب دانت مبارک شہید ہوئے تو آپ نے اپنے

دانت متابعت میں کیوں نہ توڑے؟" اویس رحمۃ اللہ علیہ کے سب دانت ٹوٹے ہوئے تھے۔ سیدنا اویس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "اب آپ جائیں میں قیامت کا زادِ راہ حاصل کرنے میں مصروف ہوں" والدہ کی خدمت اور اونٹوں کو بھی مزدوری کے لئے چرانا ہے، فرمایا "موت کی یاد سے ایک پل غافل نہ ہونا" آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک رات سارا وقت قیام میں دوسری رات رکوع میں تیسری رات سجدہ میں گزارتے۔ قلت طعام قلتِ منام، قلتِ کلام، آپ کا معمول تھا۔

آخری عمر میں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور جنگ میں شامل ہو کر شہید ہو گئے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت:

۲۱ یا ۲۲ ہجری۔

وصال:

۱۱۰ ہجری مزار بصرہ میں۔

عمر:

عمر مبارک ۸۸ سال تھی۔

جب بچے تھے امّ المومنین سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا ان سے پیار کرتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے گئے فرمایا "حسن نام رکھو" ایک سو تیس (۱۳۰) صحابہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ دیکھا جن میں اصحاب بدر ستر تھے، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مرید ہوئے، آپ کی مجلس میں سیدہ رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا لازمی آتیں

بلاشبہ ہزار ہا کمالات کے مالک تھے۔ فرمایا صبر دو قسم کا ہے ایک صبر مصائب و آفات پر ہوتا ہے دوسرا صبر جن چیزوں سے اللہ نے منع فرمایا ہے ان سے کنارہ کشی کرنا صبر خالص رضائے مولیٰ کے لئے ہو۔ اور زہد بھی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو فرمایا "جو لوگ نیکوں کے منکر ہیں وہ ذلیل ترین اور شریر ترین ہیں۔

(کشف المحجوب)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی "الٰہی حسن کو دین کا فقیہہ اور محبوب شخصیت بنا دے۔" حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کی۔ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی کنیز خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ تھیں۔ (سفرِ محبت)

حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ

(کراچی میں بابا کلفٹن والے)

ولادت:

۹۸ھ مدینہ منورہ میں۔ عظیم محدث تھے، بصرہ گئے، پھر سندھ آ گئے۔ بے شمار ہندو مسلمان کئے۔ بارہ سال سندھ میں تبلیغ فرمائی حسد کی بنا پر بوجہ شکایت خلیفہ منصور نے گرفتاری کا حکم دیا۔ مگر بے اثر، دوبارہ ایک لشکر سے مقابلہ ہوا۔ شہید ہوئے ساحل سمندر کے قریب پہاڑ پر دفن ہوئے۔

وصال:

آپ کا وصال ۱۵۱ھ میں ہوا۔ میٹھے پانی کا چشمہ یہاں جاری ہوا۔ ۲۰، ۲۱، ۲۲ ذوالحجہ ہر سال عرس ہوتا ہے، بلاشبہ بہت بڑے بزرگ تھے۔

خواجہ خواجگان شیخ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ

لقب خواجہ جہان۔ خواجگانِ نقشبند کے سردار ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ صدق وصفا، سنتِ نبوی کی متابعت اور بدعت کی مخالفت میں سرگرم رہے۔ والد گرامی کا اسم گرامی عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ، والدہ محترمہ کا تعلق شاہی خاندان سے تھا۔ آپ کے والد نے حضرت خضر علیہ السلام سے بیعت کی تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے خواجہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کی بشارت دی اور نام بھی رکھا۔ قصبہ غجدوان کے رہنے والے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا۔ پانی میں غوطہ لگا کر ذکر خفی کلمہ طیبہ کی تلقین فرمائی۔ ہر ذکر کی تعداد طاق رہے۔ جب خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بخارا میں آئے۔ ان سے بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اپنے بیٹے خواجہ اولیاء کبیر رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا۔ (نہایت اہم)

"حدیث، فقہ، تفسیر کا علم حاصل کرنا، اتباع اہلسنّت والجماعت کرنا، نماز باجماعت ادا کرنا، بادشاہوں کی مجلس میں نہ بیٹھنا، کم کھانا، کم بولنا، کم سونا، زیادہ رونا، تھوڑا ہنسنا، کسی کو اپنے سے کم نہ سمجھنا۔ ظاہر آراستہ نہ کرنا۔ خدمتِ خلق میں کوشاں رہنا۔ مشائخ کو جان و مال سے بڑھ کر سمجھنا۔ بدن لاغر اور آنکھ رونے والی رکھنا۔" مزید فرمایا "عمل تیرا خالص ہو، دعا میں درد ہو، لباس پرانا ہو، عبادت تیرا سرمایہ ہو۔ درویشی تیری دولت ہو، گھر تیرا مسجد ہو دل تیرا ذاکر ہو، زبان تیری شاکر ہو، مُونس تیرا ذکر ہو، یار تیرا فکر ہو۔"

طریقہ نقشبندیہ کی اصطلاحات اور کلمات شامل حال رکھنا۔

قابل توجہ:

جب چاہتے غجدوان سے بیت اللہ جا کر نماز ادا فرماتے اور آنا فانا واپس لوٹ آتے۔

وصال:

آپ کا وصال ۱۲ ربیع الاوّل ۵۷۵ھ غجدوان میں ہوا۔ (مینارۂ نور)

حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ

صرف چند جملے ان کی منقبت وذکر خیر میں برائے حصول نجات اُخروی!

یہ شعر حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ اکثر پڑھا کرتے تھے:

شرطِ اوّل در طریق عاشقی دانی کہ چیست
ترک کردن ہر دو عالم را اُو پشتِ پا زدن

اور یہ کلام ان کی زندگی کا آئینہ دار ہے، جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ اور شاہجہان رحمۃ اللہ علیہ ان کے معتقد تھے۔ دارالشکوہ رحمۃ اللہ علیہ ان کے مرید تھے۔ دارالشکوہ کی کتاب "سفینۃ الاولیاء" ضروری پڑھیں اولیاء اللہ کے حالات نہایت معتبر اور مستند لکھے ہیں۔

بادشاہِ وقت مرید یا معتقد ہوتے مگر آپ کے پاس بسا اوقات گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہوتا (حضور رسالت مآب ﷺ کی متابعت میں)۔ شاہجہان رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور میں پچاس ہزار روپے نذرانہ پیش کیا مگر آپ نے شرفِ قبولیت نہ بخشا۔ فرمایا "حکمرانوں کا مالی مشکوک ہوتا ہے۔"

حضرت شاہ بلاول رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "میں رواں دریا کی مانند ہوں۔" میاں میر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "میں کوزۂ آب ہوں۔" شاہ بلاول رحمۃ اللہ علیہ نے اعتراف فرمایا

"میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ مجھ سے بڑھ کر ہے۔"

میاں میر لقب اصل نام محمد۔ ولادت ۹۵۸ھ۔ والدین نہایت پارسا سلسلہ نسب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

توحید ایسی تھی:

توحید یہ ہے کہ خدا محشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

مرشد حضرت سیستانی رحمۃ اللہ علیہ سے حکم ہوا "لاہور جاؤ اور تبلیغ کرو۔"

ہمعصر اولیاء کے نام: حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ، شاہ بلاول رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ محمد طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ ، شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ، میاں وڈا درس وائے رحمۃ اللہ علیہ، سید موج دریا رحمۃ اللہ علیہ، مادھولال حسین رحمۃ اللہ علیہ، سید جان محمد حضوری رحمۃ اللہ علیہ، لاہور مملکت کا قلب تھا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عالم کو روشن کیا۔ فرمایا!

(۱) نفس کے لئے شریعت کی پابندی لازمی ہے
دل کے لئے طریقت کی پابندی لازمی ہے
روح کے لئے حقیقت سے آشنائی ضروری ہے

(۲) صوفی وہ ہے جو نہ ہو۔ (۳) بھوکے کو کھانا دو

(۴) ننگے کی ستر پوشی کرو۔ (۵) محتاج کی مدد کرو

(۶) اگر یہ تصور نہ ہو کہ نماز میں مجھے اللہ دیکھ رہا ہے تو نماز بیکار ہے۔

وصال شریف:

۱۲ ربیع الاوّل ۱۰۴۵ھ۔ مزار اقدس لاہور میں ہے۔ سکھا شاہی کے دور میں مقبرہ، خانقاہ محفوظ نہ رہ سکی۔

(ماخوذ از رسالہ سلسبیل اگست ۱۹۶۴ء رائٹر جناب ملک یوسف العزیز)

شیخ الاسلام انصاری قدس سرہ

از سلسبیل مئی ۱۹۷۷ء مصنف مضمون علامہ عبدالخالق مجددی خطیب اسلام آباد) ۴۳۶ھ تا ۴۴۶ھ کا دور اعلاء کلمۃ الحق رہا اور جامع النور۔ عزیمت پر چل کر دار و رسن کا استقبال کیا۔ جیل کاٹی، اعتزالی فرقہ سے واسطہ پڑا۔ اعتقادی بحثوں کا دور تھا۔ (ہرات، نیشاپور، خراسان میں)

فرقہ معتزلہ:

قرآن مجید کو مخلوق کہنے کے داعی تھے۔ حدیث شریف میں ہے "معتزلہ اس امت کے مجوسی ہیں۔" ان کا عقیدہ تھا خدا بیکار ہے۔

کرامیہ فرقہ:

یہ فرقہ بھی بدطینت گروہ تھا۔ عقیدہ یہ تھا: ایمان زبانی اقرار کا نام اور منافق پکا مسلمان ہوتا ہے۔

فرقہ خارجی:

فرقہ خارجی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کافر کہتے تھے......

خواجہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے مجالس علم و عرفان کا آغاز کیا۔ تمام فرقے دشمن ہو گئے۔ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے سلطان مسعود غزنوی کے دربار میں خواجہ کو طلب کیا گیا۔ (علمائے سُو کے کہنے پر) سلطان نے متاثر ہو کر تکریم سے رخصت کیا، پھر گرفتاری عمل میں آئی اور جیل گئے۔ انہوں نے خواجہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ سے فیوض و برکات حاصل کئے تھے۔ علم لدنی کا سمندر تھے۔ سیرت بہت

بلند تھی۔ گھر میں مال و دولت نہ رکھتے تھے۔ عظیم مفسر بھی تھے۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے خواب میں ایک دکاندار کو فرمایا کہ "فلاں دکان عبداللہ انصاری کو دے دو۔"

حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

نیریان شریف والے۔ ۱۹۰۲ء میں افغانستان میں ولادت۔ غزنی میں قیام رہا۔ خواجہ محمد یعقوب چرخی قدس سرہ کے مزار پاک پر حاضری دی۔ اپنے دور کے غوث تھے۔ بغرض تجارت ہند میں آئے۔ خواجہ محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ آف موہڑہ شریف سے بیعت ہوئے۔ خلیفہ بنے۔ کاروبار تجارت چمکا۔ پھر خسارہ ہوا۔ حضرت محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بارہ سال گزارے۔ کشمیر میں قیام فرمایا۔ بمقام نیریان شریف۔ تبلیغی دورے کئے۔ تین لاکھ سے زائد مرید تھے۔ ۲۸ ربیع الاول ۱۹۳۵ء میں وصال فرمایا۔

حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم

علم باطن میں آپ کو سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے انتساب ہے۔ آپ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ پھوپھی جان محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کاشانۂ فیض میں تربیت پائی۔ سیدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نسبت بھی حاصل کی۔ آپ کبار تابعین رحمۃ اللہ علیہم اور فقہائے مدینہ منورہ میں سے ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے اگر خلافت کا معاملہ میرے اختیار میں ہوتا تو خلافت میں امام قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کرتا۔ حضرت زین العابدین، سالم، قاسم رحمۃ اللہ علیہم ایک دوسرے کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ ان کی مائیں یزد

جردشاہ فارس کی بیٹیاں تھیں جو عہد فاروقی میں مال غنیمت میں آئیں۔

وصال:

۴ جمادی الاوّل ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔ بمقام قدید، مزار پاک مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے درمیان ہے۔ بقول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ آپ افضل اہل زمانہ تھے۔ بقول دیگر حضرات۔ کثیر الحدیث تھے، سنت کے عالم تھے، عظیم ترین فقیہ تھے...... تذکرۃ الحفاظ، طبقات ابن سعد، یہ تہذیب التہذیب اور تاریخ ابن خلکان میں ان کا تذکرہ درج ہے۔

(بحوالہ حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ مصنف مولانا محمد حسین بجنوری و تذکرہ مشائخ نقشبندؒ از علامہ نور بخش توکلیؒ)

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو محمد جعفر بن محمد صادق بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم صاحبِ حال اور نیک سیرت امام ہوئے ہیں۔ آپ کے ظاہری و باطنی فضائل نہایت بلند اور پسندیدہ ہیں۔ آپ کی کتب بہت مشہور ہیں۔

آپ کا ایک ارشاد:

"مسلمان کی توبہ کے بغیر عبادت درست نہیں ہوتی کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم رکھا...... التّائبون العابدون......"

آپ کا خمیر آبِ نبوت سے گوندا گیا ہے۔ آپ کی طبیعت برہان الٰہی سے تیار ہوئی ہے۔ نانا جان نبی الانبیاء ﷺ ہیں۔ مادرِ محترم خاتونِ جنت فاطمہ زہرا بتول رضی اللہ عنہا ہیں۔

نقل:

ایک دن اپنے غلاموں سے فرمایا آؤ ہم سب ایک دوسرے سے اس امر کا عہد اور بیعت کرلیں کہ قیامت کے دن ہم سے جو بخشا جائے وہ دوسروں کی شفاعت کرے۔ غلاموں نے عرض کی۔ اے فرزندِ پیغمبرِ خدا ﷺ! آپ کو ہماری شفاعت کی کیا ضرورت ہے۔ آپ کے جد بزرگوار تمام مخلوقات کے شفیع ہوں گے۔ جناب امام نے فرمایا ''میں اپنے اعمال کے باعث شرم وندامت کی وجہ سے قیامت کے دن اپنے جدامجد کو نہیں دیکھ سکوں گا اور شفاعت تو بعد کی بات ہے۔

(بحوالہ کشف المحجوب)

آپ کا علمِ باطن سے اپنے نانا امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم نیز اپنے والد امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے انتساب ہے۔ آپ نے فرمایا ''میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دو مرتبہ پیدا ہوا'' ایک ظاہری ولادت کہ میری والدہ رضی اللہ عنہا کے باپ امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم ہیں دوسرے ولادت باطنی۔

امام ابوخثیم رحمۃ اللہ علیہ، امام یحییٰ بن سعید انصاری رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد بن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ، امام موسیٰ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ، امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، اور امام سفیان عینیہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد تھے۔ مدینہ منورہ میں جناب امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو نوازتے رہے پھر عراق چلے گئے کچھ عرصہ وہاں قیام کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''آپ قرۃ العین خاندانِ نبوت ہیں۔''

کرامت:

حضرت امام کی حیات طیبہ سراسر کرامت تھی سینکڑوں حسی کرامتوں میں

سے ایک پڑھ لیجئے۔

آپ نے ایک بوھیا کے پاس ایک مُردہ گائے دیکھی۔ بڑھیا اپنے بچوں سمیت رو رہی تھی۔ آپ نے بڑھیا سے اس کے رونے کا سبب پوچھا۔ عورت نے کہا! اسی گائے کے دودھ پر ہمارا گزارہ تھا، یہ مرگئی، آپ نے آگے بڑھ کر گائے کے ایک ٹھوکر ماری گائے زندہ ہوکر کھڑی ہوگئی اور آپ فوراً لوگوں سے جاملے تاکہ آپ کی شناخت نہ کرسکیں۔ (حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ مصنف حضرت مولانا محمد حسین بجنوری رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت خواجہ فریدالدین عطار علیہ الرحمۃ تذکرۃ الاولیاء میں لکھتے ہیں:

''آپ ملتِ مصطفوی ﷺ کے سلطان، حُجتِ نبوی کی دلیل، جگر پارۂ اولیاء وگوشۂ انبیاء علیہم السلام اور وارثِ رسول ہر دوسرا ﷺ اور عاشق صادق ہیں۔''

ایک واقعہ:

خلیفہ منصور عباسی نے اپنے وزیر سے کہا! امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو لاؤ قتل کریں۔ وزیر نے کہا! انہوں نے خلوت نشینی اختیار کرلی ہے۔ ان کے قتل سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا؟ خلیفہ نہ مانا، کئی دن یہی ہوتا رہا، بالآخر وزیر بلانے گیا۔ اس دوران خلیفہ نے اپنے غلاموں سے کہا: جس وقت امام آئیں تو میں ٹوپی سر سے اتاروں دوں گا تو تم قتل کردینا۔

امام تشریف لے آئے۔ خلیفہ تعظیم کے لئے کھڑا ہوا اور نہایت اکرام سے اپنے تخت پر بٹھایا۔ خلیفہ نے عرض کیا کوئی کام ہوتو فرمایئے۔ حضرت امام نے فرمایا ''آئندہ مجھے دربار میں نہ بلانا۔'' آپ واپس تشریف لے گئے...... خلیفہ بے

ہوش ہو گیا، تین دن کے بعد ہوش آیا۔ وزیر نے پوچھا! کیا ماجرا ہوا؟ خلیفہ نے بتایا ''جس وقت امام آئے ایک بہت بڑا اژدھا منہ پھیلائے ان کے ساتھ تھا اس کا منہ فرش سے چھت تک کھلا تھا۔ میں ڈرا اگر میں نے امام کو تکلیف دی تو وہ مجھے کھا جائے گا کیونکہ اژدھا خود بول رہا تھا میں تمہیں نگل لوں گا۔''

(تذکرۃ الاولیاء از خواجہ فرید الدین عطار شہید و دیگر کئی کتب)

خواجہ نور بخش توکلی تذکرہ مشائخ نقشبند میں لکھتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام کا نسب صوری و معنوی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ (مکتوب ۲۹۰ دفتر اوّل)۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کیا کرتے تھے۔

کلماتِ قدسیہ:

نیکی کامل نہیں ہوتی جب تک اسے جلدی نہ کریں، اسے چھوٹا سمجھیں اور چھپائیں۔

سلطان العارفین ابو یزید

طیفور بن عیسیٰ بسطامی رحمۃ اللہ علیہ (بایزید بسطامی)

ولادت:

آپ کی ولادت ۱۳۶ھ میں ہوئی۔ دادا جان مجوسی تھے مگر بعد میں اسلام قبول کرلیا۔ زمانۂ حمل میں شُبہ کا لقمہ والدہ ماجدہ کھا لیتی تو بطن مبارک میں بچے کو بے قراری رہتی جب تک وہ قے نہ کرتیں۔ بچپن میں والدہ نے کہا ''ہم نے اپنا حق آپ کو بخشا'' تب بسطام روانہ ہو گئے۔

ایک بزرگ کے پاس گئے اس نے قبلہ کی جانب تھوکا فوراً واپس آگئے اور فرمایا: اگر اسے طریقت میں کوئی دخل ہوتا تو خلافِ ادب یہ فعل اس سے سرزد نہ ہوتا۔ جب آپ مسجد کی طرف جاتے تو راستے میں بوجہ تعظیم کبھی نہ تھوکتے۔ پہلی بار حج کیا قصداً مدینہ منورہ حاضر نہ ہوئے۔ ہر قدم پر دوگانہ ادا کرتے ہوئے بارہ سال میں مکہ معظمہ پہنچے تھے۔ فرمایا حج کی تبعیت میں مدینہ شریف کی زیارت ادب نہیں ہے۔ اگلے سال سیدھے مدینہ شریف حاضری دی۔

جب آپ اونٹ پر بوجھ ڈالتے تو وہ ایک ہاتھ اونٹ سے اونچا رہتا۔

ایک بار ایک بڑھیا کا بوجھ (سامان) شیر پر لاد کر شہر میں اس کے گھر پہنچا دیا۔

ایک دن عبادت میں ذوق نہ آیا معلوم ہوا انگوروں کا ایک گچھا گھر میں پڑا ہے وہ خیرات کیا اور کہا۔ میرا گھر فروٹ کی دکان نہیں ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ابو یزید بسطامی ہم میں سے ایسے ہیں جیسے جبرائیل علیہ السلام فرشتوں میں ہیں۔''

''سبحانی اعظم شانی'' بحالت سکر و مستی زبان سے نکلتا۔ ہوش میں آنے پر مریدوں نے یہ بتایا کہ یہ کلمات زبان سے نکلتے رہے۔ فرمایا ''آئندہ ایسا ہو مجھے قتل کر دینا'' دوبارہ ایسا ہوا مریدوں نے چھریاں چلائیں مگر پورا گھر ان کی شکلوں (جسموں) سے بھرا ہوا تھا وہ کس کس کو قتل کرتے...... ایسا کئی بار ہوا۔ جب چھری مارتے ایسا ہوتا جیسا کہ پانی میں مارتے ہیں۔

حُسنِ اخلاق:

آپ کا ایک پڑوسی مجوسی تھا وہ سفر پر گیا۔ اندھیرے میں اس کا بچہ روتا۔

آپ اپنا چراغ لے کر اس کے پاس چلے جاتے۔ وہ خوش ہو جاتا۔ جب مجوسی سفر سے واپس آیا بیوی نے حال سنایا۔ مجوسی مع اہل وعیال اسی وقت مسلمان ہوگیا۔

نقل:

آپ نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ بعد میں امام نے پوچھا آپ کا کھانا پینا کہاں سے آتا ہے؟ جواب دیا صبر کرو۔ پہلے میں اپنی نماز کا اعادہ کرلوں۔ جو شخص روزی رساں کو نہ جانے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

نقل:

ایک بار نفس نے کہا نہ مانا۔ ایک سال پانی نہ پیا ''اے نفس عبادت کر یا پیاسا رہ۔

نقل:

ایک مرید آپ کے پاس تیس سال رہا۔ ہر روز اس کا نام پوچھتے اور بھول جاتے فرمایا میں مذاق وہنسی نہیں کرتا۔ جب سے اللہ کا نام دل میں آیا کچھ یاد نہیں رہتا۔

بھوک:

بھوک کی بہت تعریف فرماتے۔ اگر فرعون بھوکا ہوتا تو انا ربکم الاعلی کا نعرہ نہ لگاتا۔

وصال:

۱۴ شعبان المعظم ۲۶۱ھ بسطام میں ہوا۔ وہیں مزار اقدس ہے۔

(کشف المحجوب تذکرۃ الاولیاء حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ)

والدہ کی خوشنودی وخدمت:

والدہ کی خوشنودی وخدمت سب سے مقدم تھی۔ ایک رات والدہ نے پانی مانگا۔ سردی کا موسم تھا اور گھر میں پانی بھی نہ تھا۔ نہر سے پانی لائے والدہ سو چکی تھیں۔ پیالہ ہاتھ میں لئے رات بھر کھڑے رہے۔ بیدار ہوئیں، پانی پیا اور دعا فرمائی۔

ماں مَنّی نے جگ مَنّیا پہلا مرشد مائی

ابلیس کو سولی پر لٹکانا:

جناب احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ ایک ہزار مرید آپ کی زیارت کیلئے آئے اور کہا اے شیخ! میں نے ابلیس کو آپ کے کوچہ میں سولی پر لٹکا ہوا دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں! اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں بسطام کے نزدیک نہ آؤں گا۔ اب ابلیس نے ایک آدمی کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ اس لئے اسے سولی پر لٹکا دیا ہے۔

ملائکہ علمی مسائل پوچھنے آتے:

ایک مرید نے پوچھا! ہم آپ کی خدمت میں ایک گروہ عورتوں کی صورت میں دیکھتے ہیں، یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ فرشتے ہیں جو علمی مسائل پوچھنے آتے ہیں:

معراج:

فرمایا ''میں نے یقین کی آنکھوں سے حق تعالیٰ کو دیکھا۔''

خواجہ توکل شاہ انبالوی قدس سرہ فرماتے ہیں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے ''میں نے خدا تعالیٰ کو پالیا مگر محمد رسول اللہ ﷺ کے خیموں تک نہ

پہنچ سکا۔"

آپ نے پہلے تیس سال مجاہدے کیے پھر تیس برس مزید مجاہدے کیے، جب قلب کو درست پایا تو لوگوں نے پوچھا: حضور اب کیا حال ہے؟ فرمایا "عرش معلیٰ میرے قلب کے ایک کونے میں ہے۔" پھر مجاہدہ شروع کیا تو دیکھا کہ روح اولیاء اللہ کی صفوں میں پہنچی...... پھر انبیاء علیہم السلام کی صف کے پاس بڑے زور مار کر پہنچی مگر آگے نہ بڑھ سکی۔ انبیاء کی صف کے آگے حضور سید المرسلین ﷺ کا خیمہ تھا۔ بہت زور مار کر اور بہت کوشش کے بعد اتنا ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی خیمہ کی رسیاں پکڑیں جو انبیاء علیہم السلام کی صف تک تنی ہوئی تھیں۔"

جناب بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی مراد سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے خیمہ سے مراد حقیقتِ محمدیہ ﷺ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے نور کا بے تھاہ دریا موجیں مارنے لگا اور پھر صفتِ علمی کی تجلی کے نُور سے تمام انبیاء کی روحیں پیدا کیں اسی نور کے بے تھاہ دریا کا نام حقیقتِ محمدیہ ہے اور یہاں کسی ولی اللہ یا امتی کا تو کیا ذکر ہے انبیاء مرسلین کا بھی اس جگہ گزر نہیں سوائے ذات رسول اللہ ﷺ کے۔ (ذکر خیر مصنف حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدی قدس سرہ)

خواجۂ خواجگان حضرت امام الطریقہ

خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

ولادت:

آپ کی ولادت محرم ۷۰۸ھ ہوئی اور وصال ۷۹۱ھ ہوا۔

آپ کا انتساب باطنی بظاہر حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے ہے درحقیقت

خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے بطور اویسی تربیت پائی۔

وصیت:

میرے جنازہ کے آگے کلمہ طیبہ یا قرآن مجید کی بجائے یہ پڑھنا:

مفسانیم آمدہ در کوئے تُو
شیءٌ للہ از جمالِ رُوئے تُو
دست بکشا جانبِ زنبیل ما
آفرین بردست و بازوئے تُو

حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کی علوشان کی بشارت دی تھی۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کی آمد کی بشارت دی تھی۔ بحوالہ تفریح الخاطر۔ ولادت کے تین دن بعد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے گئے۔ انہوں نے اپنی فرزندی میں قبول فرمالیا اور سید خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کردیا۔ خواجہ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ کو بہت الہام ہوتا۔ کئی شہروں میں مزاراتِ اولیاء پر حاضری دیتے رہے۔

کشف میں خواجہ عبدالخالق غجدانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "ہر بلا تمہاری برکت سے دفع ہوگی۔" حضرت خضر علیہ السلام بھی ان کی رہنمائی فرماتے رہے۔ فرمایا آنکھیں بند کرکے ذکر نہ کریں کہ خلقت مطلع ہوتی ہے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی ایک شخص کو گردن جھکائے دیکھ کر فرمایا تھا گردن اوپر کر...... ذکر دفع غفلت کا نام ہے۔ جب غفلت دور ہوگئی تو ذاکر بن گیا۔ رعایت وقوف قلبی ہر کام اور ہر حال میں چاہیے۔ ایک لحہ بھی غافل نہ رہے۔ مردِ کامل کی صحبت میں بیٹھیں۔ ذکر خفی افضل واولیٰ ہے۔

ارشاد:

میرا طریقہ اتباع سنت اور اقتدائے صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔ جس نے ایک بار بھی میری جوتی سیدھی کی قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔"

مزید معلومات

آپ کا لقب نقشبند، عُرف مشکل کشا، سادات بخارا سے نسب ملتا ہے۔

ولادت طیبہ ۴ یا ۶ محرم الحرام ۷۱۸ھ قصرِ عارفاں میں (شہر بخارا) مادر زاد قطب العالم۔ جب چار سال عمر تھی ان کی گائے حاملہ تھی۔ فرمایا یہ گوسالہ سفید پیشانی والا جنے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(جواہر مجددیہ مظاہریہ چوراہیہ مصنف علامہ محمد یوسف گلی ۸ منصور آباد)

میاں محمد احمد خان سجادہ نشین خالقیہ آستانہ سرگودھا مینارۂ نور میں لکھتے ہیں: آپ سلسلہ نقشبندیہ کے بانی ہیں۔ اسم گرامی محمد بن محمد البخاری۔ کنیت بہاؤالدین۔ آپ دنیائے ولایت کے امام تھے۔ سلسلہ کی تعلیمات کی بنیاد عزیمت (تعمیل احکام) پر، اتباع سنت پر، بدعت اور رخصت سے دُور رہنے کی تلقین پر تھی۔

(مختلف اولیاء اللہ کی خدمت اور صحبت میں کافی عرصہ رہتے رہے)۔

خواجہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً پینتیس صفحات پر ان کے حالات اپنی کتاب تذکرۂ مشائخ نقشبند میں لکھے ہیں۔

مختصر سوانحی خاکہ

مولانا عبدالرحمٰن نورالدین جامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا جامی قدس سرہ کے حالات کئی مستند ذرائع سے موجود

ہیں۔ حضرت جامی علیہ الرحمۃ کے شاگرد خاص مولانا رضی الدین عبدالغفور لاوی رحمۃ اللہ علیہ نے سوانحیات لکھے۔ "رشحات عین الحیات" مصنف فخر الدین علی صفی بن حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ نے نقشبندی بزرگوں کے تذکرہ میں بھی بیان کئے ہیں۔ یہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم زلف بھی تھے۔ حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے بھی حیاتِ مبارکہ پر خاصی روشنی پڑتی ہے۔

ولادت:

ولادت جام میں عشاء کے وقت ۲۳ شعبان المعظم ۸۱۷ھ بمطابق ۷ نومبر ۱۴۱۴ء۔ لقب عمادالدین مگر نورالدین سے مشہور ہوئے۔ اسم مبارک عبدالرحمٰن تخلص جامی۔

والد ماجد احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ، جد امجد کے عقد میں امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے صاحبزادی تھی یہ امام حنفی مذہب کے عظیم مجتہد تھے۔ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دوست بھی تھے۔ والد گرامی جناب احمد رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے متقی اور پارسا تھے۔

حضرت جامی قدس سرہ کے پہلے روحانی پیشوا خواجہ سعد الدین کاشغری علیہ الرحمۃ تھے۔ آپ کی نسبت تین واسطوں سے حضرت سیدنا خواجہ بہاؤالدین المعروف نقشبند قدس سرہ سے جا ملتی ہے۔ جناب جامی علیہ الرحمۃ کی عمر پانچ سال تھی جب خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ سے ملاقات ہوئی تادم آخر اس ملاقات کے انوارات حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ پر رہے۔ یہ ان کا اپنا بیان ہے۔ حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ کا مفصل حال ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف اولیائے نقشبند نمبر حصہ اوّل جلد ۲۴ شمارہ ۴۳ مارچ اپریل ۱۹۷۹ء کے ایک مقالہ میں لکھا ہے۔ (موجود ہے)

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کئی بزرگوں سے فیض یاب ہوئے۔ حضرت

خواجہ احرار نقشبندی علیہ الرحمۃ بھی ان کے مرشد ہیں۔

فضائل وخصائل:

اس عنوان پر یہ ناچیز یہی عرض کرتا ہے (بعد از مطالعہ) کہ حضرت جامی قدس سرہ تمام اوصافِ حمیدہ و اخلاقِ پسندیدہ رکھتے تھے۔ خصوصاً سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا اخلاقِ حسنہ حضرت کی ذات اقدس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

کرامات:

بے شمار حِسّی کرامات بھی سرزد ہوئیں۔

تصانیف:

معتبر روایات کے مطابق تعداد تصانیف پینتالیس ہے جو کہ مصنف کتاب ''تذکرہ مولانا جامی'' از جناب علی اصغر حکمت صاحب نے خود دیکھی ہیں۔ اس کتاب کا ترجمہ وتحشیہ، تکملہ جناب سید عارف نوشاہی نے کیا ہے۔ کئی دیوان، مثنویان، تفسیر، حدیث، سوانح، عقائد، فقہ تصوف سلوک، اخلاقیات، سیاستِ مدن، داستان نویسی، صرف ونحو، قافیہ، عروض، وغیرہ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔

چند ایک مشہور اور آسان کتب کے نام یہ ہیں۔ شواھد النبوۃ (سیرۃ طیبہ آنحضور ﷺ پر بہترین مختصر مگر جامع کتاب)، تفسیر قرآن، اشعۃ اللمعات، شرح فصوص الحکم، ترجمہ اربعین حدیث، رسالہ لا الہ الا اللہ ھو مناقب خواجہ عبداللہ انصاری، سلسلہ الذہب، تحفۃ الاحرار، یوسف زلیخا، لیلیٰ مجنون، دیوان ۱،۲،۳ چھ عدد مختلف کتب (رسالے)، شرح کافیہ، نفحات الانس۔

ایک مصنف نے ننانوے (۹۹) تعداد کتب لکھی ہے مگر ۹۹ کی لسٹ نہیں دی۔ سلطنت تیموریہ، سلطنت عثمانیہ، سلطنت صفوی کے سلاطین سے بتدریج

حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ کے تعلقات رہے۔ سلطان محمد خان ملقب فاتح، سلطان بایزید خان دوم کے ساتھ بہت خاص تعلقات تھے۔ ہندوستان کے بعض معروف اشخاص کے ساتھ بھی رابطہ رہا۔

وصال:

اکیاسی سال کی عمر میں ۱۸ محرم الحرام ۸۹۸ھ بمطابق ۹ نومبر ۱۴۹۲ء دن جمعۃ المبارک۔

واقعہ وصال:

ایسی علامات و گفتگو ہوتی جس سے صاف ظاہر ہوتا وصال قریب ہے۔ حضرت جامی علیہ الرحمۃ ہر فرض نماز کے بعد تلاوت آیۃ الکرسی کرتے تھے۔ وصال سے چند لمحات پیشتر نماز کے کپڑے پہنے ہاتھ سینے پر رکھے بلند آواز سے سورۃ انعام کی آیت ۷۹ پڑھنے لگے، پھر دو رکعت پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری میں اخلاص۔ جب نماز جمعہ کی سنتوں کی اذان ہوئی تو وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مزار اقدس:

بمقام ہرات۔ مزار شریف قبلۂ حاجات ہے، کعبۂ مراد ہے۔ ہرات کے لوگ فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔ اس جگہ کئی بزرگ مدفون ہیں۔ مولانا کاشغری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالغفور لاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد رحمۃ اللہ علیہ (برادر حقیقی جامی رحمۃ اللہ علیہ)

لوحِ مزار:

نہایت شاندار دلکش ہے اور آیات قرآنی سے مزین ہے۔

(تذکرہ جامی رحمۃ اللہ علیہ ناشر ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور شعبان ۱۴۰۳ھ)

یہ پڑھ کر غور فرمائیں اور عمل کی جدوجہد بھی:

تو مردِ میدان تو میر لشکر
نوری حضوری تیرے سپاہی
(اقبال)

زمین خلیفہ کا دار الخلافہ ہے۔ لیکن خلافت کا دائرہ تمام کائنات پر محیط۔

خاصانِ خدا خدا نباشد
لیکن زخدا جدا نباشند
(رومی رحمۃ اللہ علیہ)

من نگنجم در زمین و آسماں
دردل مومن بگنجم بے گماں
(رومی رحمۃ اللہ علیہ)

جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقین پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پیر روح الامیں پیدا
(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی
(جامی رحمۃ اللہ علیہ)

سیّدنا حضرت شیخ سلطان سیّد عبد القادر جیلانی قدس سرہ

(۱) اپنی ایک تقریر کا خلاصہ جو آستانہ عالیہ توکلیہ، محبوبیہ، صدیقیہ سیدا شریف میں دورانِ خطبہ جمعہ شریف کی۔ (۲) سوانح حیات کا خلاصہ (۳) کمالات،

فضائل، کرامات۔

تمہید، ولادت و بچپن:

ٹوں پیر تمامی پیراں دا ٹوں سرور کُل امیراں دا
غم دُور کریں دلگیراں دا یا غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

قریباً آٹھ سو سال سے زائد عرصہ گذر چکا تا حال آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہر شہر اور ہر گاؤں میں رت ہوتا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔ بلکہ یاد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

بمطابق آیت کریمہ: وللآخرة خیر لك من الاولی۔

غوث اعظم زمانے کا محبوب ہے غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے
غوث اعظم کی ہر جا مچی دھوم ہے غوث اعظم کا گھر گھر فیضان ہے
ولیوں کی گردن جھکائی گئی مُہر اُن کے قدم کی لگائی گئی
چاہے اوتاد ہو چاہے ابدال ہو میرے غوث جلی کا مدح خوان ہے
جب پکارا شہنشاہ بغداد کو آئے چشم زدن میں وہ امداد کو
حل مریدوں کی مشکل وہ آ کر کرے کس قدر میرے آقا کا احسان ہے
سنیو یاد ان کی مناتے رہو نعرہ یا غوث اعظم لگاتے رہو
اسم اعظم سرکار کا نام ہے غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے
غوث اعظم زمانے کا سرتاج ہے ہر گھڑی ہر جگہ آپ کا راج ہے
ان کے ہاتھ صائم میری لاج ہے جو مریدوں کا ہر وقت نگہبان ہے
(صائم چشتی فیصل آبادی)

جناب غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

"جو فریادی مجھے پکارے خواہ وہ کہیں بھی ہو میں اس کی فریاد سنتا ہوں اور مدد کرتا ہوں"۔ (نزھۃ الخاطر والفاطر ملا علی قاری)

واضح رہے ایسا ارشاد اور بھی کئی بزرگوں کا ہے مثلاً خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے۔

یہاں ایک نکتہ الراقم عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا فریاد اکثر اسی کی سنی جاتی ہے جو ان بزرگوں کی تعلیمات پر عمل بھی کرے۔ خلوص کے ساتھ اور محبت کے ساتھ۔ اتباع سنت مطہرہ رسول ﷺ اور اقتدائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لازمی ہے۔ یہ حضرات القدس بلکہ مولا کریم جل جلالہٗ ہمارے ماتحت نہیں ہیں۔ اگر ہم ان کے احکام، فرمان وتعلیمات پر عمل نہ کریں تو ہمارا ان کے ساتھ کیا واسطہ؟ اطاعت بھی شرط ہے۔ ولادتِ پاک ۴۷۰ھ جیلان یا گیلان میں۔ وصال ۵۶۱ھ بغداد شریف میں۔

اسم گرامی: ابو محمد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی۔ ولادت طیبہ پر والد ماجدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر شریف ساٹھ سال تھی۔ اطباء کے نزدیک، والدین کمزور ہوں تو بچہ بھی کمزور ہوتا ہے مگر کیا شان؟ حضرت شیخ سلطان عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی کہ شیر خوارگی میں رمضان شریف میں از سحری تا افطاری کبھی دودھ نہ پیا۔ والدہ کی کنیت امّ الخیر۔ (مطلب و معانی پر غور فرمایئے)۔ رمضان شریف دن کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دودھ نہ پی کرامت مسلمہ کو روزے رکھنے کا درس دیا۔ روزہ فرض ہے اس میں ہم کوتاہی کر جاتے ہیں گیارہویں فرض یا واجب یا سنت میں اس میں ناغہ نہیں ہونے دیتے الراقم گیارہویں کے خلاف نہیں ہے۔ گیارہویں کیا ہے؟ ایصال ثواب کا ایک نام ہے۔

یاد رہے اور بھی بے شمار اولیاء گزرے ہیں جنہوں نے دوران رمضان

المبارک سحری تا افطاری دودھ نہیں پیا۔ (دودھ نہ پینے کا حوالہ: بہجۃ الاسرار۔ حیات جاودانی اُردو قلائد الجواہر ص ۷)

والد ماجد شیخ صالح رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے سلسلہ نسب امام حسن علیہ السلام تک اور والدہ ولیہ کاملہ صالحہ سیّدہ رحمۃ اللہ علیہا کی طرف سے امام حسین علیہ السلام تک جاتا ہے۔

(الراقم نے گیارہویں کا ذکر کیا۔ بعض حضرات گیارہویں باقاعدہ دیتے ہیں مگر فرض نماز کی قطعاً کوئی پروا نہیں کرتے۔ نماز پنجگانہ باجماعت کے احکام خداوندی اور فرمانِ سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کہاں گئے؟) یارہویں والے رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے بی چالیس یا پنتالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی اور بھی کئی اولیاء اللہ اس خصوصیت کے حامل ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور نماز کے بعد ایک قرآن مجید ختم فرما لیتے۔ آجکل کئی گیارہویں کے عاشق نماز کے قریب نہیں جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری ریاضت مجاہدہ کا یہ حال تھا چالیس سال عراق کے جنگل میں گذارے۔ جنگلوں

والد رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ مختصراً:

قصبہ گیلان کے نوجوان (جو جناب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے والد بنے) دریائے دجلہ کے کنارے جا رہے تھے۔ ایک سیب بہتا ہوا دیکھا نکالا اور بوجہ بھوک سبب کھا بھی لیا۔ بعد ازاں خیال آیا سیب کے مالک کو قیمت ادا کرنی لازمی ہے۔ دریا کے کنارے ایک باغ تھا جہاں سے یہ سیب گرا تھا۔ مسافت طے کر کے اس باغ کے مالک کے پاس پہنچ گئے اور مدعا ظاہر کیا۔ مالک نے کہا "میرے باغ

کی ایک سال رکھوالی کرو‘‘ ہماری مرض کے مطابق۔ (پندرہ سال ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہے)۔ چنانچہ نوجوان نے اسے قبول کیا۔ مقررہ عرصہ گزرنے پر کہا مالک نے ’’میری لڑکی اندھی گونگی اپاہج ہے اس سے آپ کا نکاح کرنا ہے۔ تب سب کی قیمت ادا ہوگی۔ یہ بھی قبول کر لیا۔ نکاح کر دیا گیا۔ جب دیکھا لڑکی بالکل تندرست ہے، مالک سے اس کا سبب پوچھا، مالک نے بتایا (مالک کا نام عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سسر بنے) اندھی اس لئے کہا کہ آج تک کسی غیر محرم کو نہ دیکھا۔ گونگی اس لئے کہ زبان سے کبھی کوئی برائی نہ کی زبان رَت ذکرِ الٰہی سے تر رہی۔ اپاہج اس لئے کہ پاؤں سے چل کر کبھی کسی بری جگہ نہ گئی...... سبحان اللہ! یہ ہیں والدہ صاحبہ حضرت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کی...... ولادت ہوئی۔ پرورش و تربیت ہوئی۔ مزید تعلیم کا پروگرام بنا۔

تحصیل علم:

نو سال کی عمر میں تحصیل علوم کے لئے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے نصیحت فرمائی ’’ہمیشہ ہر جگہ سچ بولنا‘‘۔ چالیس اشرفیاں صدری (جیکٹ) کے اندر رکھ کر سلائی کر دی برائے زادِ راہ۔ ایک قافلہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر ڈاکوؤں نے اہل قافلہ کو لوٹا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ڈاکو آئے۔ فرمایا ’’میرے پاس اشرفیاں ہیں‘‘...... ڈاکوؤں نے سردار کو بتایا کہ اشرفیاں خفیہ ہیں تاہم نوجوان نے سچ بولا ہے۔ سردار نے تلاشی لی۔ پوچھا یہ مال چھپائے کیوں رکھا؟‘‘۔ کہا ’’میری ماں نے نصیحت کی تھی کہ بیٹا سچ بولنا‘‘۔ اس سچائی کا سردار پر اثر ہوا۔ مع احباب توبہ کی...... یہ سارے راہزن واصل باللہ

بن گئے۔

بوقت روانگی محترمہ والدہ رحمۃ اللہ علیہا نے یہ بھی فرمایا تھا ’’اب ہم قیامت کے دن ہی ملیں گے‘‘ زمانہ طالب علمی کے دوران ہی امی جان رحمۃ اللہ علیہا ۷۸ سال کی عمر میں وصال فرما گئیں۔

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ درسگاہ میں آتے جاتے تو ملائکہ آپ کے ساتھ چلتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ’’میں ملائکہ کی باتیں سنتا تھا‘‘۔

سچ، سچائی کی خصوصیات:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تمام اخلاق حسنہ کی صفات کے ساتھ یہ صفت بھی بدرجہ اتم موجود تھی۔ اسی لئے کفار بھی آپ کو صادق اور امین کہتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اولیاء میں بھی یہ صفت بکمال ہوتی ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا لقب صدیق اسی وجہ سے ہوا۔ رب کائنات نے بھی حکم دیا کونوا مع الصّٰدقین۔ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں فرمایا گیا۔ اولئك هم الصادقون

۱) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ابھی اسلام ہی نہیں لائے تھے حضور سرور کونین ﷺ کو دیکھ کر کہنے لگے۔ ’’آپ کا چہرہ دروغ گو کا چہرہ نہیں ہو سکتا‘‘۔

(مشکوٰۃ شریف)

۲) ۷ھ میں ہرقل بادشاہ کے دربار میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ تا حال کلمہ طیبہ نہیں پڑھا تھا۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ بطور قاصد پہنچے۔ ہرقل نے ابوسفیان سے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق کئی باتیں پوچھیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی: اعلان نبوت سے پہلے آپ ﷺ نے کبھی جھوٹ بولا؟۔ ابوسفیان نے کہا ’’جھوٹ کبھی نہیں بولا یعنی ہمیشہ سچ بولا‘‘

۳) راوی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ابو جہل نے کہا "ہم آپ کو جھوٹا نہیں کہتے۔ جو کچھ لائے ہو اس سے انکار ہے" قرآن مجید نے بھی یہی گواہی ثبت فرمادی "وہ تم کو جھوٹا نہیں کہتے ظالم آیات کا انکار کرتے ہیں"۔

۴) عتبہ (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ھند رضی اللہ عنہا کا باپ) جو کہ بدر میں مرا۔ قریش نے عتبہ کو آپ کے پاس برائے گفتگو بھیجا۔ آپ ﷺ نے سورۃ حٰم سجدہ کی تلاوت شروع فرمائی جب اس آیت کریم پر آئے۔ فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقة مثل صاعقة عادو ثمود ط عتبہ نے آپ ﷺ کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر قسم دے کر کہا آگے نہ پڑھیں کہیں کفار پر عذاب نہ آجائے۔

۵) آپ ﷺ نے کوہ صفا پر کھڑے ہو کر اعلان نبوت فرمانے سے قبل کفار سے پوچھا "اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ وادی مکہ معظّمہ سے ایک سواروں کا لشکر تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم یقین کرو گے؟۔ سب نے کہا "ہاں ہم مانیں گے۔ ہم نے آپ کو سچ ہی بولتے پایا ہے" (بخاری شریف)

۶) اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ صفت خود بیان فرمائی۔ ومن اصدق من الله قیلا ط دوسرے مقام پر "ومن اصدق من الله حدیثا"۔

ترجمہ: اور بات میں اللہ سے بڑھ کر سچا کون ہے؟

۷) ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت ہی حاضر ہوا کہا "میرے اندر چند برائیاں ہیں۔ صرف ایک چھوڑ سکتا ہوں۔" جناب رحمۃ للعلمین ﷺ نے فرمایا۔

"جھوٹ چھوڑ دو"۔ اس نے اس شرط پر کلمہ شریف پڑھ لیا۔ دوسرے

دن حاضر ہوا۔ اور عرض کیا میری ساری برائیاں ختم ہوگئیں...... مفہوم حدیث۔ جو برا کام کرنے لگتا ذہن میں آتا آپ ﷺ کی مجلس میں جھوٹ بولنا نہیں۔ سچ بولنے پر میری بے عزتی ہوگی کہ فلاں فعل بد میں نے کیا۔ اس لئے ہر فعل بد سے وہ رک گیا۔

۸) سچ حصول جنت کا ذریعہ ہے۔ حب الٰہی کا موجب ہے۔ نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔ رب تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ خوش ہوتے ہیں۔

تصویرِ شبیہ کامل:

امامین کریمین شہیدین رضی اللہ عنہما دونوں مل کر حضور نبی معظم ﷺ کی شبیہ بنتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حسن حسینی ہیں اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر ہیں۔

لعاب مبارک:

حضور نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں اپنا لعاب شریف ڈالا۔ اور مولا علی رضی اللہ عنہ نے چھ مرتبہ۔ تاکہ آپ ﷺ کی برابری نہ ہو۔

مجلسِ وعظ:

مجلسِ وعظ میں خضر علیہ السلام، انبیاء علیہم السلام، بلند مرتبت اولیاء کرام، اور حضور ﷺ بھی تشریف لاتے۔ ملائکہ بھی۔ بقول اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ بریلوی جنات اور رجال الغیب بھی وعظ کے دوران آتے۔ ہزاروں کی تعداد میں حاضرین ہوتے۔ بغیر لاؤڈ سپیکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز ہر جگہ پہنچتی۔ چار سو علماء آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ نوٹ کیا کرتے تھے۔ دوران وعظ سامعین بے

ہوش ہو جاتے تھے۔

تیرا نانا نبی ﷺ لامکاں پر گیا
تُو ولایت کے ہے آسماں پر گیا
مل گئی میری پلکوں کو چوکھٹ تیری
مجھ گنہ گار کی یہی مواج ہے

(صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

اور عرض: از طفیل غوث اعظم ...... بادشاہ ہر دو عالم
دُور ہوں سبھی کے رنج و غم ...... صلوٰۃ اللہ علیک

یا نبی ﷺ سلام علیک۔ یا رسول ﷺ سلام علیک۔ یا حبیب ﷺ سلام علیک۔ صلوٰۃ اللہ علیک

اعلحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تُو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہونگے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف درِ والا تیرا
ورفعنا لک ذکرک کا سایہ تجھ پہ
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

حلیہ مبارک...... نحیف البدن۔ میانہ قدوقامت، سینہ چوڑا، گھنی ریش مبارک، سرخ سفید رنگ، پیوستہ ابرو، بلند آواز، بارعب۔

ارشاد:

"خدا تعالیٰ کی ہر شے میرے قبضہ قدرت میں ہے"

"جب تک آفتاب مجھے سلام نہ کرے طلوع نہیں ہوتا"

"ہر سال آغاز سے پہلے میرے پاس آتا ہے اور اس کے اندر جو واقعات ہونے ہوں مجھے آگاہ کرتا ہے۔"

ہر ماہ اور ہر دن کا یہی حال ہے...... بحوالہ قصیدہ غوثیہ۔ مزید ارشادات اسی قصیدے سے ملاحظہ فرمائیے۔ یہ قصیدہ انہی کا فرمایا ہوا ہے اگرچہ سکر کی حالت میں ہو۔ تو آپ کے کسی اور ہمنام نے نہیں لکھا۔ آگے ان حضرات کی مرضی جو کسی اور عبدالقادر نامی بزرگ کی طرف منسوب کریں۔

ارشاد:

"یہی بات کرتا ہوں اللہ فرماتا ہے مجھے اپنی قسم پھر کہو تم سچ کہتے ہو، میں اس وقت تک بات نہیں کرتا جب تک مجھے یقین نہ دلایا جائے کہ اس میں کوئی شک نہیں"

اخلاقِ حسنہ کے مالک:

آپ رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ تمام اوصاف حمیدہ اور کمالاتِ پسندیدہ کے مالک تھے۔ نہایت کریم النفس اور رحیم و کریم بھی تھے۔ ہر ایک کو سلام کرتے۔ سلام میں پہل فرماتے، غرباء، مساکین کی مدد فرماتے۔

مزار احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاضری دی۔ حضرت امام رضی اللہ عنہ خود قبر سے باہر آئے سینے سے لگایا۔ بہشتی لباس عنایت فرمایا۔ تمام علوم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سینہ میں داخل کیے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف میں رہے۔ انہی کی فقہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عمل فرمایا۔ مزید تفصیل کسی اور مقام پر آئے گی۔ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان: نائب رسول ﷺ غریب نواز خواجہ خواجگان سیّد معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یا غوث اعظم نور ھدا
مختار نبی مختار خدا
سلطانِ دو عالم قطب علے
حیراں زِ جلالت ارض سماء

اراقم نے کئی اشعار میں سے یہی لئے جو کہ پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمائے ہیں۔ خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔ (بہت طویل منقبت سے اراقم نے، ایک شعر لیا)

قبلہ اہلِ صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

''آپ بلا شبہ تمام عالم وجود میں صاحب تصرف ہیں''۔

خواجہ سیّد احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ:

''آپ کے کمال اور اوصاف کی کوئی حد نہیں''

خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ، علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر اولیاء

نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں بہت کچھ فرمایا ہے۔

قصید غوثیہ:

سیّدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر سینکڑوں علمائے حق اور بزرگانِ دین اسلام نے قصیدہ غوثیہ کے حوالے دیئے ہیں۔ اور لاکھوں عقیدت مندوں نے اس کا ورد کیا ہے کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

برائے برکات صرف چند ابیات ملاحظہ فرمائیے:

۱) ایک شعر کے ایک مصرعہ کا ترجمہ
میرا ہر وقت میں ہے حکم جاری — میری عزت بنائی آپ باری

۲) اگر ڈالاں میں اپنے بھید تائیں — پہاڑاں پر کے دیلے کدائیں
ہوون سب ریزہ ریزہ ریت فی الحال — میرے مولا دی قدرت کاملہ نال

۳) میں اپنا بھید جے مردے تو ڈاراں — اگرچہ موئے گذرے ہون سالاں
ہووے زندہ اُٹھے او مردہ فی الحال — میرے مولا دی قدرت کاملہ نال

۴) اگر اپنا بھید ندیوں دریاؤں پر ڈالوں تو پانی خشک ہو جائے، ترجمہ نثر میں۔ ''اگر آگ پر توجہ کروں وہ سراسر بجھ جائے''

۵) مریدا میریا ہمت عیاں کر — خوشی تے بے نیازی ہے تیرے گھر

۶) مُریدی لا تخف اللّٰہ ربی — عطانی رفعۃ نلت المنال
مریدا میر یا کچھ خوف نہ کر — خدا میرا مربی ہے سراسر

۷) مفہوم۔ ''خدا کے تمام شہر میری ملک ہیں''

۸) تمام مقامات ارضی مجھے ایسے نظر آتے ہیں جس طرح ہتھیلی پر سب سے

چھوٹا دانہ (رائی کا)

۹) مریدی لاتخف واشٍ فانی — عزدمٌ قاتلٌ عند القتالِ
مریدا میریا نہ ہو تو مضطر — کسے دشمن تھیں ہر گز خوف نہ کر
جو میں تحقیق ہاں ڈاہڈا دلاور — تیرے دشمن نوں کرساں قتل اے پر

۱۰) میرا وطن گیلان ہے لقب میرا محی الدین ہے۔

۱۱) امام حسن رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہوں — میرا قدم گردن اولیاء پر ہے

۱۲) وعبدالقادر المشہور اسمی — وجدّی صاحب العین الکمالِ

منقبت:

اے حیدر شیر نر کے پسر — وے بنتِ رسول کے لختِ جگر
واقف ہے شرف سے تیرے عالم — غوثِ اعظم شاہِ جیلان
اے راحتِ جانِ حسنؓ و حسینؓ — تازہ تجھی سے علیؓ کا چمن
دنیا میں جنت تیرا حرم — غوث اعظم شاہِ جیلان

بڑا اہم اعلان:

ابن تیمیہ شمشیر برہنہ کی طرح کراماتِ اولیاء کے منکر رہے مگر جب غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نام ان کے سامنے لیا گیا تو امام نے بے اختیار فرمایا ”شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات حد تواتر تک پہنچ گئی ہیں۔ ان سے انکار ممکن نہیں“ (”اللہ کے سفیر“ مصنف: جناب خان آصف)

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واہ واہ میراں شاہ شہاں دا سیّد دو ہیں جہانیں
غوث الاعظم پیر پیراں دا ہے، محبوب سبحانی

(سیف الملوک)

ازواج واولاد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ مدت تک رُکے رہے جب وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے چار بیوویاں عطا فرمادیں۔ (کل ۲۷ صاحبزادے، ۱۸ صاحبزادیاں)

چار صاحبزادے سیّد سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ، سیّد شرف الدین، سیّد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ، سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ، آپ کی زوجہ مدینہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا بنت میر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔

دوسری بیوی محبوبہ رحمۃ اللہ علیہا سے دس بیٹے پیدا ہوئے، اسمائے گرامی:۔ یحیٰی رحمۃ اللہ علیہ، ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ، یوسف رحمۃ اللہ علیہ، عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ، سیف الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ، محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ، حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ، منصور رحمۃ اللہ علیہ، عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ، ابونصر موسے رحمۃ اللہ علیہ۔

تیسری زوجہ محترمہ بی بی مومنہ رحمۃ اللہ علیہا سے سات صاحبزادے:۔ سیّد محمد رحمۃ اللہ علیہ' سیّد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ' سیّد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ' سیّد عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ' سیّد ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ' سیّد ابوب بکر زکریا رحمۃ اللہ علیہ' سیّد محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ۔

چوتھی زوجہ معظّمہ بی بی صادقہ رحمۃ اللہ علیہا بنت محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ سے چھ صاحبزادے: سیّد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، جناب تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ، سیّد عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ، سیّد شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ، سیّد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ، سیّد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ، صاحبزادیوں کے اسمائے گرامی:۔ عافیہ رحمۃ اللہ علیہا، زاہدہ رحمۃ اللہ علیہا، زہرہ رحمۃ اللہ علیہا، جمال بی بی رحمۃ اللہ علیہا، ذاکرہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا، اُمّ الفضل بی بی رحمۃ اللہ علیہا، عابدہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا، شریفہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا، رجی رحمۃ اللہ علیہا، خدیجہ رحمۃ اللہ علیہا، اُمّ الفتح رحمۃ اللہ علیہا۔

کرامتیں:

ازولادت تا وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ کرامت ہے۔ جبکہ

ولادت سے قبل بھی اور تا حال بلکہ تا قیامت۔ کرامات کا ظہور ہے۔ تاہم بطور نمونہ چند ایک کراماتِ حسّی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ امر بھی مسلمہ ہے آپ سے ایسی کرامتیں بے شمار سرزد ہوئیں۔ اس میں بھی خاص حکمت و اسرار ہوتے ہیں۔ بعض عظیم الشان اولیاء سے بہت کم کرامتیں ظاہر ہوئیں۔ سیّدنا موسٰےؑ کلیم اللہ علیہ السلام سے صرف نو معجزات ظاہر ہوئے بمطابق قرآن مجید۔

مختصراً عرض ہے۔ (۱) خشک کھجوروں کے درخت سے سرسبز کیے۔ (۲) جسم پر کبھی مکھی نہ بیٹھی۔ (۳) مخلوق کے دل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مٹھی میں ہیں۔

۴۔ جنات سے لڑکی کی رہائی (خلاصہ):

واقعہ: اپنے گھر پر لڑکی چھت پر آئی اور غائب ہوگئی بہت تلاش کی مگر کوئی سراغ نہ ملا۔ لڑکی والے سیّدنا شیخ سلطان عبدالقادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فریاد کی۔ فرمایا ''کرخ کے ویرانے میں ایک ٹیلے پر بیٹھ کر اپنے اردگرد ایک دائرہ کھینچ لینا۔ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا تصور کرنا۔ پھر بسم اللہ شریف پڑھنا۔ رات کو جنات کے لشکر آئیں گے۔ مختلف شکلیں دیکھ کر ڈرنا نہیں۔ سحری کے وقت جنات کا بادشاہ حاضر ہوگا۔ کہنا مجھے عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے بھیجا ہے۔ لڑکی تلاش کرو۔ سائل نے فرمان کے مطابق عمل کیا۔ ہیبت ناک جنات آئے۔ پھر گھوڑے پر سوار بادشاہ آیا۔ دائرہ کے باہر کھڑا ہوا۔ پوچھا کیا کام ہے؟ سائل (لڑکی والے) نے سارا ماجرا سنایا بادشاہ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نام سن کر نیچے اترا۔ زمین بوس ہوا۔ سارا لشکر بیٹھ گیا۔ لڑکی کا قصہ سنایا۔ بادشاہ نے جنوں سے پوچھا کوئی جانتا ہے؟ تلاش کرو۔ جنات ایک چینی جن پکڑ کر لائے۔ جو لڑکی کو اٹھا کر لے گیا تھا۔ پوچھا! کیوں لے کر گئے تھے؟ جن نے کہا ''میں اس پر عاشق ہو گیا تھا''۔ بادشاہ نے حکم دیا۔ اس

کی گردن اڑا دی جائے۔........لڑکی لڑکی والوں کے حوالے کر دی گئی۔

۵۔ فرمایا! میرے ہاتھ پر (۵۰۰) یہودی اور عیسائی مسلمان ہوئے ایک لاکھ فاسق فاجر قزاق چور تائب ہوئے۔

۶۔ ایک مرید کو ایک ہی رات ستر بار احتلام ہوا ہر بار اس کے پاس ایک نئی عورت ہوتی بعض آشنا اور بعض نا آشنا۔ بوقت صبح بعد از غسل مرید حیران ہو کر خدمت میں حاضر ہوا۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں نے رات لوح محفوظ پر نظر ڈالی تمہارے نام کے ساتھ فلاں فلاں عورت سے زنا مقدر تھا۔ ان کے نام اور پتے بھی حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بتا دیئے۔ میں نے التجا کی یارب! تقدیر کو بدل دے، سارے افعالِ بد احتلام کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

۷) پادری کا مناظرہ مسلمان سے:۔ بحوالہ اردو ترجمہ تفریح الخاطر، مختصراً۔ عیسائی پادری نے کہا ''عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی آپ کے نبی ﷺ سے افضل ہیں۔ کیونکہ مردے زندہ کیے''۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ خود پادری کے پاس گئے اور فرمایا کوئی پرانی قبر دکھاؤ۔ پادری ایک پرانی قبر پر لے گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''یہ گویا کی قبر ہے۔ فرمایا قم باذنی ''مُردہ گاتا ہوا۔ قبر سے نکل آیا۔ پادری مسلمان ہو گیا۔

۸۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دھوبی فوت ہوا، دفن کر دیا گیا، منکر نکیر قبر میں آ گئے۔ سوال پوچھے۔ مردے نے کہا ''میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا دھوبی ہوں'' فرشتے واپس آ گئے۔ اس کی مغفرت کر دی گئی۔ کتاب الافاضات الیومیہ جلد دوم۔ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کرامت لکھی ہے۔

۹۔ رمضان شریف میں ایک بار ایک ہی دن ستر آدمیوں کی دعوت پر ستر گھروں میں بیک وقت آپ ؒ نے افطاری فرمائی۔ (دیگر بے شمار اولیاء اللہ کے بھی ایسے واقعات ہیں)۔ جمال الاولیاء میں جناب تھانوی صاحب نے لکھا ہے ایک ہی ولی اللہ نے ایک ہی دن جمعہ کے روز نماز جمعہ ستر شہروں میں بیک وقت پڑھائی۔

۱۰۔ حضرت شاہ دولہ ولی ؒ کی برات کا غرق شدہ بیڑا اٹھارہ سال کے بعد آپ نے باہر نکالا سب کو زندہ کیا۔ اور دولہا کو ولی بنا دیا۔ دوبارہ شادی ہوئی اولاد ہوئی۔ گجرات شہر میں ان کا مزار اقدس ہے۔ قبلہ ام خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی ؒ نے یہ واقعہ خطبہ جمعہ شریف میں بیان فرمایا۔ الراقم نے خود سنا۔ دولہا کے نام کبیر الدین لقب دریائی دولہا۔ شاہ دولہ ؒ نے آپ ؒ کے پاؤں کے دھونے پر پانچ قطرے پانی پیا اور پانچ سو سال عمر پائی ۱۰۰۰ھ میں وصال ہوا۔
(تفسیر نعیمی جلد ہفتم پارہ ساتواں۔ مصنف مفتی علامہ احمد یار خان بدایونی گجراتی ؒ)

۱۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ ترک بخاری۔ ان کے آبا اجداد میں آغا محمد ترک ؒ کے ایک سو ایک بیٹے تھے۔ ایک ہی حادثہ میں ایک سو وفات پا گئے تھے۔ اخبار الاخیار میں لکھتے ہیں۔ جناب غوث اعظم ؒ کی کرامتیں لاتعداد ہیں۔ مثلاً مخلوق کے ظاہر و باطن میں تصرف کرنا، انسان اور جنات پر حکمرانی، لوگوں کے پوشیدہ امور سے واقفیت، عالم ملکوت کے احوال کی خبر، عالم جبروت کے حقائق کا انکشاف، عالم لاہوت کے سربستہ اسرار کا علم، باذن الٰہی حوادث زمانہ کا تصرف و انقلاب، مارنا اور جلانا، (زندہ کرنا) اندھے کوڑھی کو اچھا کرنا، بیماروں کی صحت، بیماریوں کی شفا طے زمان و مکان، زمین و آسمان پر اجرائے حکم، پانی پر

چلنا، ہوا میں اڑنا......... الراقم نے تلخیص کی۔

ارشاد:

۱۲۔ ''جو شخص مجھ سے عقیدت رکھے اور خود کو میری طرف منسوب کرے۔ تو حق تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا۔ اگر اس کا طریقہ مکروہ ہو تو توبہ کی توفیق دے گا۔ ایسا شخص میرے مریدوں میں سے ہے''۔.......... ایک عجیب واقعہ از اخبار الاخیار۔
(ہے تو یہاں غیر متعلقہ)

سید شیخ محمد جعفر مکی سرھندی ؒ فرماتے ہیں۔ ''میں ایک بزرگ کی خدمت میں تین ماہ بارہ یوم رہا وضو کراتا...... استنجا کیلئے ڈھیلے لاتا، ڈھیلوں کو اپنے رخساروں پر رگڑ کر صاف کر لیا کرتا۔ اپنے شیخ کی اجازت سے میں نے تین ہزار اولیاء کو پایا اور ان کی خدمت بھی کی ہر ایک سے مجھے فائدہ ہوا۔ بحر المعانی میں ان تین ہزار اولیاء اللہ کا حال لکھا ہے۔

صفوان بن قیس ؓ عبد مناف ؓ کے بھائی ایمان لائے۔ (حضور ﷺ پر) ایک غار میں یاد الٰہی میں مشغول ان کو مصنف بحر معانی ؒ نے دیکھا ہے اس دن ۹۹۲ سال عمر تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے لئے درازی عمر کی دعا فرمائی تھی۔ عبدالحق محدث ؒ لکھتے ہیں کہ صفوان ؓ کا واقعہ مصنف بحر المعانی کی دوسری کتاب علم الانساب میں بھی مذکور ہے۔ وقائق بھی ان کی کتاب ہے۔

بحوالہ اخبار الاخیار، درازی عمر کا نسخہ:۔ نماز فجر کے بعد یاحی یا قیوم تا طلوع شمس پڑھا جائے۔ ظہر کے بعد ھوالعلی العظیم۔ عصر کے بعد ھوالرحمن الرحیم ط۔ مغرب کے بعد ھوالغنی الحمید۔ نماز عشاء کے بعد ھوالطیف الخبیر ہزار ہزار

بار پڑھنا۔

شاندار مفید ترین وصیت:

شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے دعائیں لکھ کر کفن میں رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ ساتھ یہ کلمات میں بھی "اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ ہے بہت شاندار ہے اور وہ ہے مجلس میلاد کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے"۔

۱۳۔ بچپن کا واقعہ، ایک دن حضرت سید سلطان شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی گائے باہر لے جا رہے تھے۔ آپ کو القا ہوا "نہ آپ ان کاموں کیلئے پیدا کیے گئے اور نہ ان کاموں کو آپ کو حکم دیا گیا۔

۱۴۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی چھت پر گئے۔ میدان عرفات کے حاجی نظر آئے۔

نوٹ:۔ ابتداء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم طریقت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔

۱۵۔ بغداد شریف سے آپ نے پہلا حج ۵۰۹ھ میں کیا۔ طواف کے دوران انوارات و تجلیات کا خوب ورود ہوا۔ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ آپ عرب و عجم کے بڑے بڑے اولیاء سے علوم و معارف حاصل کرتے رہے۔

غوث اعظم درمیان اولیاء
چوں محمد درمیان انبیاء

۱۶۔ بحوالہ تفریح الخاطر فی مناقب سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ:۔ اولیاء کی کرامات کا

انکار انبیاء کے معجزات کا انکار ہے۔ صاحب قلائد الجواہر رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الفضائل سے نقل کیا ہے "ہمارے سردار شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو رب نے غوث کے لفظ سے مخاطب فرمایا۔ (کذا فی الغوثیہ)۔ آپ کی روح نے شب معراج سید عالمین ﷺ کی زیارت کی ولائت محمدیہ وراثت محبوبیہ کی خلوت سے بہرہ اندوز ہوئے۔ مقام سدرہ پر "مجھے براق کی جگہ کھڑا کیا گیا اور میرے نانا رسول اللہ ﷺ میری لگام پکڑ کر سوار ہوئے۔ مقام قاب قوسین اور ادنیٰ پر جا پہنچے"۔ حضور ﷺ نے فرمایا "میرے قدم تیری گردن پر ہیں اور تیرے قدم تمام اولیاء کی گردن پر" عرش مجید تک آپ پہنچے۔ "میں نے اپنی ولادت سے پہلے عرش کو دیکھا۔ میرا نام غوث اعظم رکھا"

(سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شب ہجرت حضور سید الانبیاء ﷺ کو اپنے کندھوں پر سوار فرمایا تھا۔ اس سے مرتبہ میں فرق نہیں آتا۔ چھوٹا بڑے کی مدد کر سکتا ہے یا بخوشی مدد کر سکتا ہے۔)

۱۷۔ سید نعمت اللہ عارف باللہ رحمۃ اللہ علیہ سفینۃ الاولیاء میں بھی یہی فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے خوش ہو کر شکریہ ادا فرمایا رب تعالیٰ کا جس طرح آصف بن برخیا رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھ جھپکنے سے پہلے تختِ بلقیس لا کر حاضر کر دیا۔ سیّدنا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا "ھذا من فضل ربی" (قرآن مجید)

شیخ قاسم سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مذکورہ واقعہ نقل کیا ہے۔ شیخ کمال الدین ابن شیخ عبداللطیف بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے۔

شب معراج امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور سیّدنا موسیٰ علیہ السلام:۔

شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ کی

امت میں سے کسی ایک عالم کو حاضر کیا جائے۔ (عالم کی روح کو) روح مجسم ہوتی ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو پیش فرمایا گیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے نام پوچھا۔ عرض کیا محمد بن محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "میں نے تو صرف تیرا نام ہی پوچھا ہے"۔ جواباً عرض کیا۔ "جس وقت اللہ نے فرمایا تھا تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔

وما تلک بیمینک یا موسیٰ۔ (قرآن مجید) آپ نے جواب میں اس طرح کیوں عرض کیا تھا یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور بھی کام ہیں (قرآن حکیم)۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "میں نے ہمکلامی سے مانوس ہونے اور لذت اور انس کے لئے اضافہ کیا تھا" امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "میرا بھی یہی مقصد ہے"۔ موسیٰ علیہ السلام خاموش ہوگئے۔ حضور نبی الانبیاء ﷺ نے اپنے ہاتھ کے عصا مبارک سے امام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "تو نے ان کا لحاظ نہیں کیا" جب امام غزالی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو آپ کے جسم پر عصا مبارک کا نشان تھا۔ شیخ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نقل فرمایا۔ شیخ نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی۔ امام نجم الدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ۔ کتاب المعراج میں لکھتے ہیں اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو بھی وہیں دیکھا گیا۔

۱۸۔ جب حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی "مع صحابہ رضی اللہ عنہ و اولیا رحمۃ اللہ علیہ۔ مبارک باد دی گئی۔ انبیاء علیہ السلام بھی تشریف لائے۔ اس رات گیلان میں گیارہ سو لڑکے پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کندھے پر شب معراج حضور سید المرسلین ﷺ کے مبارک قدم کا نشان مبارک موجود تھا۔

۱۹۔ جو بھی آپ کا نام بغیر طہارت لیتا تھا ہلاک ہو جاتا تھا۔ پھر آپ نے معاف فرما دیا۔ اب بھی اولیاء کرام کا فرمان ہے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام بغیر وضو لیتا ہے وہ مفلسی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جمعرات کو حلوا پکا کر اور فاتحہ خوانی کا ثواب پہنچانے سے دینی و دنیاوی مشکلات آسان ہونگی۔ آپ کا اسم گرامی اسم اعظم کے برابر ہے۔

۲۰۔ ابوالعباس احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ:۔ آپ کا ایک خادم فوت ہوگیا۔ اس کی بیوی حاضر ہوئی خاوند کے زندہ ہونے کی التجا کی۔ دیکھا کہ اس وقت کی تمام ارواح لے کر ملک الموت لے کر آسمانوں کی طرف جا رہے ہیں۔ فرمایا ٹھہر جائیں۔ میرے فلاں خادم کی روح واپس کر دیں عرض کیا بحکم الٰہی قبض کرتا ہوں۔ آپ نے قوتِ روحانیت سے وہ زنبیل لے لی۔ ارواح کو چھوڑ دیا وہ اپنے اپنے بدنوں میں چلی گئیں۔

۲۱۔ کسی خادم کے لڑکی پیدا ہوگئی۔ وہ لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا آپ نے فرمایا تھا لڑکا ہوگا۔ فرمایا لپیٹ کر گھر لے جا۔ گھر جا کر ایک دیکھا تو واقع لڑکا تھا۔

۲۲_۲۳ قطب العباد، غوث البلاد، خواجہ بہاؤالحق والدین محمد بن محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میری وفات کے ۱۵۷ سال بعد بخارا میں ایک مرد قلندری، محمدی مشرب پیدا ہوگا۔ جو میری خاص نعمت سے بہرہ ہوگا۔ اسی طرح خواب میں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو مستفیض فرمایا۔ جب "میرا قدم اولیاء کی گردنوں پر" فرمایا اسی وقت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے ایک پہاڑ کی غار میں مجاہدہ کررہے تھے۔ فوراً سر کو جھکا دیا اور کہا "بلکہ آپ کا قدم میرے سر پر ہے"...... شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اولیاء کے مجمع میں خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف

فرمائی۔ کہ وہ رب و رسول اللہ ﷺ کا محبوب بن گیا ہے۔ عنقریب ہند کی حکومت کی باگ ڈور دی جائے گی۔ ایک پہاڑ پر حضرت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ہوئی ہے۔ آپ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں ستاون (۵۷) دن رہے۔ باوا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اگر میں اس وقت ہوتا تو خود آپ کا قدم فخر سے گردن پر رکھتا اور آنکھ کی پتلی پہ بھی''

۲۴۔ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے عراق کی حکومت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی تھی۔

۲۵۔ ایک ولیٔ مقرب مردود ہوگیا۔ اس نے ۳۶۰ اولیاء سے درخواست کی مگر کسی کی سفارش سے فائدہ نہ ہوا۔ حضرت غوث الاعظم علیہ الرحمۃ نے بھی سفارش کی۔ رب نے فرمایا ''لوح محفوظ میں شقی بد بخت ہے''۔ بار بار التجا پر کرم ہوا کہ آپ کا مقبول ہمارا مقبول اور آپ کا مردود ہمارا مردود۔ آپ نے اسے منہ دھونے کے واسطے فرمایا اور اللہ نے اس کا نام اشقیاء کی لسٹ سے مٹا کر اصفیاء کی فہرست میں لکھ دیا۔

۲۶۔ حضرت سیّد امام ہمام غوث حسن عسکری رضی اللہ عنہ نے اپنی جائے نماز غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچانے کیلیے اپنے ایک مرید کے پاس رکھی۔ یہ سلسلہ بسلسلہ جائے نماز آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا۔

۲۷۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز اپنا ایک غلام واصل باللہ کر کے آزاد فرمایا دیا کرتے۔

۲۸۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس دن کا چلہ کاٹا۔ چھت پھٹ گئی۔ عالم بالا سے فرشتہ طباق پُر از طعام لے کر حاضر ہوا۔

۲۹۔ مدینہ منورہ روضہ شریف پر حاضری کے وقت دست مبارک آنجناب

رسالت مآب ﷺ باہر آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مصافحہ کیا۔

ہزاروں اولیاء نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف فرمائی۔

۳۰۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی آمد کی بشارت دی۔ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔ سرچشمہ ولایت کا منصب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے...... اماموں کے سپرد ہوا آخر اس منصب پر غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ فائز ہوئے اور کبھی یہ منصب ختم نہ ہوگا۔ اس کی تشریح اور وضاحت الراقم نے ذکر خیرہٖ المعروف بہ سیرتِ طیبہ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھی ہے۔

۳۱۔ دو کامل بزرگوں کا فرمان (شیخ احمد گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ احمد گنج رحمۃ اللہ علیہ): غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب درختوں کے پتوں سے زیادہ ہیں۔ صدیقوں کے پیشوا ہیں عارفوں کے راہنما ہیں۔ معرفت کی جان ہیں۔

۳۲۔ سوائے شیخ صنعان اصفہانی کے تمام اولیاء نے گردنیں جھکا دیں۔ آپ کو از کشف شیخ صنعان کا علم ہوگیا۔ فرمایا ''یہ خنزیروں کے چرانے والے کی گردن پر بھی ہے''۔ شیخ محمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ شیخ محمد فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ انہی کے مرید تھے۔ شیخ صنعان ایک حسین لڑکی پر عاشق ہوگئے۔ لڑکی بھی عاشق ہوگئی۔ بتایا کہ ہمارے ہاں نکاح کا یہ دستور ہے کہ لڑکی دینے سے چند دن پہلے وہ ہمارے خنازیر چراتا ہے روزانہ خنزیز کا بچہ لا کر دیتا ہے وہ کھاتے ہیں پھر بوقت نکاح شراب پیتے ہیں۔ شیخ خوش ہوئے قبول کر لیا۔ شیخ کے ہاتھ میں خنزیز کا گوشت اور شراب رکھی دوسرے ہاتھ میں لڑکی کا پلو پکڑایا۔ جب ارادہ کر لیا تو شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے دربار غوثیہ میں فریاد کی کہ اے اولیاء کے بادشاہ اے محی الدین اے سیّد عبدالقادر جیلانی ہمارے شیخ ہمارے ہاتھوں سے جا رہے ہیں۔ للہ امداد کرنا یہ سنتے ہی ان کے جسم میں لرزہ پیدا ہوا۔ گوشت اور پیالہ گر گیا۔ غفلت دور ہوگئی۔ جنگل کی

طرف متوجہ ہوئے۔ شیخ فریدالدین عطار نے پوچھا آپ کہاں تشریف لے جاتے ہیں۔ فرمایا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے معافی کے لئے بغداد پہنچے چہرے پر سیاہی مَل لی۔ دونوں ہاتھ باندھ لئے۔ دربار کی چوکھٹ پر کھڑے ہوئے۔ رونے لگے۔ آپ نے قصور معاف فرمایا۔ رب کی بارگاہ میں التجا کی۔ منظوری ہوئی آخر رب نے توبہ قبول کی اور معاف فرمادیا۔ لڑکی نصرانیہ کی محبت کا جنازہ نکل گیا تھا۔ آپ کی موافقت چاہی۔ شیخ نے کہا تم کافر ہم مسلمان۔ اس پر وہ بھی مع خاندان مسلمان ہوگئی۔

۳۳۔ ایک عالم موتلاندہ (آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید)

نماز جمعہ کے بعد قبرستان میں فاتحہ خوانی کے لئے نکلے سیاہ سانپ دیکھا اسے مارڈالا۔ سانپ مردہ کو ایک زبردست گردوغبار نے ڈھانپ لیا اور وہ مردہ سانپ ''گردوغبار غائب ہوا۔ جنات عالم موتلاندہ کو پکڑ کر ایک جزیرے میں لے گئے۔ پھر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ جنوں نے کہا یہ تیرے بیٹے کا قاتل ہے عالم نے کہا میں نے تو سانپ کو مارا ہے۔ کہا یہ تو میرا بیٹا ہے۔ قاضی نے قتل کا حکم دے دیا۔ عالم دربارِ غوث الاعظم علیہ الرحمۃ میں ملتجی ہوا۔ نورانی مرد آئے۔ بادشاہ سے کہا۔ قتل نہ کریں۔ یہ تو غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہے۔ یہ سن کر (نہیں فوراً چھوڑ دیا۔ اور اپنے بیٹے (مردہ سانپ) کا جنازہ عالم سے پڑھوایا۔ قیمتی لباس بھی دیا اور جنوں کے ساتھ رخصت کردیا۔

۳۴۔ طاعون کا مرض:

بوجہ پھیلاؤ مرض طاعون بغداد شریف میں روزانہ ہزار سے زائد مرد و عورت کا جنازہ نکلنے لگا۔ اپنے مدرسہ کی گھاس کا سفوف مریضوں کو دینا شروع کیا۔

تمام شفاف یاب ہوگئے۔ فرمایا ''جومدرسہ کا پانی پیے گا وہ بھی شفا پائے گا''

۳۵۔ معمولات:

جب وضو ٹوٹتا تو غسل فرماتے۔ ایک رات دست لگ گئے باون مرتبہ بیت الخلاء میں جانا پڑا اور ہر بار غسل کیا...... سودا خود لے آتے ہاتھوں سے آٹا پیتے۔ گوندھ کر روٹی پکالاتے (سفر میں)۔ روزانہ ہزار نفل پڑھتے سورۃ مزمل اور رحمن پڑھتے۔ سو بار اخلاص۔ ہر فرض نماز کے بعد قران مجید ختم کرتے۔ ہر رات ۲۶۰ بار اربعین کا ورد فرماتے۔ دن میں بھی۔ تہجد، اشراق، عصر کے بعد دعائے سیف پڑھتے، اسما الحسنی اور اسما النبی ﷺ ہزار ہزار بار روزانہ پڑھتے۔

۳۶۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اپنی داڑھی پکڑ کر حضور سرکار دو عالم ﷺ ''صحابہ رضی اللہ عنہم (دورانِ زیارت بالمشافہ) خدمت اقدس میں عرض کیا۔'' اپنے پیارے بیٹے (عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ) کو فرمایئے اس بڈھے کی حمایت کرے۔ ''فرمایا ''اے عبدالقادر! اس کی عرض قبول کرو''۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مصلی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ پر نماز پڑھی اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز نہ پڑھتے تو حنبلی مذہب مٹ جاتا۔ کیونکہ آپ کے دل میں اسے تبدیل کرنے کا خیال پیدا ہوچکا تھا۔

۳۷۔ شیخ احمد گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ عظیم المرتبت تھے۔ خواب میں غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سر پر سرخ تاج اور عمامہ باندھ دیا۔ جاگے تو عمامہ اور تاج موجود پایا اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور لکڑیوں کا گٹھا لانے پر اصرار کیا۔ آپ گئے۔ گٹھا سر پر اٹھایا مگر گٹھا ہوا میں اڑتا ہوا سر کے اوپر رہا۔

۳۸۔ بغداد شریف کے سو مشہور فقہا جمع ہو کر اس نیت سے آئے کہ آپ کو لاجواب کریں۔ جب مجلس کے قریب پہنچے۔ آپ کے سینہ سے نور کا ایک شعلہ نکلا

اور ہر فقیہہ کے سینہ پر سے گذرا ہر ایک چیخ مارتا۔ کپڑے پھاڑتا عمامہ پھینک دیتا۔ بالآخر سب نے قدموں میں سر رکھ دیئے۔ سب کے مسائل کے جوابات بھی آپ نے ارشاد فرمائے۔ حالانکہ کوئی کچھ بھی نہ کہہ سکا تھا۔ فقہا نے اپنے سینوں کو علم سے خالی پایا۔ آپ نے ہر ایک کو سینہ سے لگایا اور علوم کے خزانے عطا فرمائے۔

نسب شریف:

والد ماجد کی طرف سے: سید عبدالقادر بن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست، بن عبداللہ بن یحییٰ زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ ثانی بن عبداللہ المحض بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم

والدہ ماجدہ کی طرف سے: ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت سید عبداللہ صومعی زاہد بن ابی جمال الدین بن السید محمود بن طاہر بن امام ابوالعطاء السید عبداللہ بن امام سید کمال الدین عیسیٰ بن امام علاؤ الدین بن جواد بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن عبداللہ الحسین بن امام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم

ننانوے اسمائے گرامی:

آپ کے اسمائے گرامی مصنف تفریح الخاطر فی مناقب شیخ سید عبدالقادر جیلانی نے یہ لکھے ہیں:

سیدنا عبدالقادرؒ۔ سید۔ مُؤیّد۔ کریم۔ عظیم۔ شریف۔ ظریف۔ امام۔ ہمام۔ سالک۔ ناسک۔ مومن۔ مُوقِن۔ منعم۔ مُکَرّمْ۔ طَیّبْ۔ طَبِیْبْ۔ مُطِیْبْ۔ جَوّادْ۔ مِنْقَادْ۔ قَائِمْ۔ صَائِمْ۔ عَابِدْ۔ زَاہِدْ۔ سَاجِدْ۔ وَاحِدْ۔ جِیْلِیْ۔ حَنْبَلِیْ۔ نَقِیْ۔ کَامِلْ۔ بَاذِلْ۔ ذَکِیْ۔ صَفِیْ۔ جَمِیْلْ۔ جَلِیْلْ۔

مَاضْ۔ سلطان۔ سَعِیْدْ۔ رَشِیْدْ۔ سَخِیْ۔ وَفِیْ۔ پَارسَا۔ نَقِیْبْ۔ نَجِیْبْ۔ خَافِعْ۔ خَاشِعْ۔ صَاحِبْ۔ ثَاقِبْ۔ وَارِثْ۔ حَارِثْ۔ وَارِعْ۔ بَارِعْ۔ فَائِقْ۔ لَائِقْ۔ رَاسِخْ۔ شَامِخْ۔ وَلِیْ۔ رَاشِدْ۔ زَائِدْ۔ قَائِدْ۔ بَصِیْرْ۔ مُنِیْرْ۔ سِرَاجْ۔ تَاجْ۔ فَائِحْ۔ فَاتِحْ۔ مُقَرّبْ۔ مُہَذّبْ۔ خَلِیْلْ۔ دَلِیْلْ۔ صَادِقْ۔ حَاذِقْ۔ سُلْطَانْ۔ بُرْہَانْ۔ حَسَنِیْ۔ حُسَیْنِیْ۔ عَالِمْ۔ حَاکِمْ۔ مُعِیْنْ۔ مُبِیْنْ۔ مِصْبَاحْ۔ مِفْتَاحْ۔ شَاکِرْ۔ ذَاکِرْ۔ مَلَاذْ۔ مَعَاذْ۔ صَالِحْ۔ نَاصِحْ۔ فَالِحْ۔ وَاضِحْ۔ وصلی اللہ علیہ علی خیر خلقہ محمد علی آلہٖ و صحبہٖ اجمعین۔

۳۹۔ صلوٰۃ الاسرار۔ صلوٰۃ الغوثیہ)

آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی نے فرمائی ہے۔

طریقہ:

دو رکعت نماز۔ فاتحہ کے بعد اخلاص ۱۱ مرتبہ۔ بعد سلام گیارہ مرتبہ درود شریف۔ گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چلے۔ نام لے کر حاجت بیان کرے۔

ایک اور طریقہ بمطابق مصنف تفریح الخاطر۔ سلام کے بعد سجدہ میں گیارہ بار درود شریف کے بعد کہے یا شیخ الثقلین یا قطب ربانی یا غوث الصمدانی یا محبوب السبحانی یا محی الدین ابا محمد السید عبدالقادر الجیلانی اغثنی و امددنی فی قضاء حاجتی ہذہ یا قاضی الحاجات۔ پھر کھڑے ہو کر ۱۱ قدم بغداد شریف کی طرف ہر قدم پر مذکورہ کلمات پڑھے۔ پھر دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھ کر ۱۱ بار درود شریف، فاتحہ، اخلاص، نصر ۱۱، ۱۱ بار پڑھے پھر یہ کہے یا جنود اللہ یا عباد اللہ اغثنی و امددنی فی قضاء حاجتی ہذہ یا قاضی الحاجات آمین آمین۔ پھر مذکورہ کلمات کہے پھر مراقبہ کرے۔ اور نماز کی جگہ بیٹھ کر ۱۰۸ بار کلمہ توحید پھر سجدے میں جا کر یا روح القدس یا جنود اللہ یا

عبداللہ اغثنی او امددنی...... آمین آمین پڑھنے سے پہلے خوشبو کی دھونی اور صدقہ دے لے۔ (تفریح الخاطر۔ ترجم ابوالمنصور محمد صادق قادری رضوی)

مختصر بیان از زبدۃ الآثار ترجمہ تلخیص بھجۃ الاسرار۔

ترجمہ: مولانا فیض احمد فیض صدر مدرس گولڑہ شریف جامع غوثیہ بار اوّل ۱۹۷۵ء

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

بے شک کلیدِ قفلِ درِ مدعا ہو تم
اولادِ خاصِ سبطِ رسولِ خدا ہو تم

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد: آپ کی اصل نسبت نسبتِ اویسیہ ہے۔

۴۰۔ لقب محی الدین:

حضرت غوث الاعظم پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ۵۱۱ھ میں ایک جمعہ کے دن سفر سے پابرہنہ واپس آرہا تھا کہ ایک نہایت ہی لاغر اور نحیف بیمار پر میرا گذر ہوا۔ اس نے کہا السلام علیک یا عبدالقادر! میں نے سلام کا جواب دیا وہ کہنے لگا مجھے اٹھاؤ میں نے اٹھا کر بٹھا دیا۔ تو اچانک اس کا چہرہ بارونق اور جسم موٹا تازہ ہوگیا۔ میں حیران ہوا تو وہ کہنے لگا تعجب کی بات نہیں میں آپ کے جدِّ پاک ﷺ کا دین ہوں جو مُردہ ہو رہا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے مجھے نئی زندگی عطا فرمائی ہے۔ آپ محی الدین ہیں۔

خواجہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا آپ کو جناب محبوب سبحانی کی خدمت میں لے گئے آپ نے سینہ پر ہاتھ پھیرا تمام کتب کا علم الفاظ سینے سے محو ہوگئے اور علمِ لدنی سینے میں آ گیا۔ خواجہ صاحب کی اولاد ملتان، لاہور، اوچ

میں آ کر آباد ہوئی۔

نوٹ: مذکورہ کتاب میں بے شمار کرامتیں درج ہیں۔ الراقم صرف ایک دو ہی لکھ رہا ہے۔ جو پہلے لکھ چکا وہ ان سے الگ ہیں۔

۴۱۔ شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ کی حالت سلب:

ضرور دیکھئے عجیب ترین واقعہ۔ تلخیص! اسے تین بلند پایہ بزرگوں نے بیان کیا جن میں شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔

شیخ عباد رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابابکر رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ کشف قلوب تھے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابا بکر سے فرمایا کہ شریعت مطہرہ کو آپ سے شکایت ہے۔ اس کے باوجود ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ بعض مستحبات سے باز نہیں آتے تھے۔ آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کو سلب کر لیا جائے چنانچہ وہ خالی ہوگئے۔ عراق کی طرف چلے گئے۔ بغداد آنے کا ارادہ کرتے منہ کے بَل گر پڑتے اگر کوئی شخص ان کی مدد کرتا وہ بھی گر پڑتا۔ والدہ ابوبکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب ملنے کا ارادہ کرتی ہوں گر پڑتی ہوں فرمایا ''جاؤ ہم اسے بغداد آنے کی اجازت دیتے ہیں۔ وہ تمہارے گھر کے کنوئیں سے تمہارے ساتھ بات کیا کرے گا۔'' چنانچہ مشائخ نے دیکھا ہفتہ میں ایک بار وہ کنوئیں میں آتے اور وہیں سے باتیں کرتے۔ ایک بزرگ کو جناب محبوبِ سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سفارش کیلئے بھیجا آپ نے دعا و معافی کا وعدہ فرمالیا...... میاں مظہر جمال رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہ رب العزت میں ہمکلامی کا شرف ملا۔ اللہ نے فرمایا تمہاری کوئی خواہش ہو تو بتاؤ عرض کی ''میرے بھائی ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ کی حالت کو درست فرما دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سلب حال میرے خاص ولی کے کہنے پر ہوا ہے مظفر جاؤ'' میرے

نائب کو جا کر کہہ دو ابوبکر کے حال کو لوٹا دو کیونکہ یہ تمہارا ذاتی غصہ نہیں ہے بلکہ شریعت میں کوتاہی کی وجہ سے تھا اب میں نے معاف کر دیا ہے۔"

شیخ مظفر رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور خوشخبری سنائی۔ ان کے دل پر بھی سارا واقعہ کشف فرما دیا گیا تھا۔ دونوں مل کر حضرت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا "مظفر تم نے دوستی کا حق خوب ادا کیا" اور سارا واقعہ آپ نے بھی سنا دیا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کیلئے فرمایا اور سینے سے لگایا۔ سلب حال واپس آ گیا۔ ان سے پوچھا گیا زیر زمین کیسے آتے جاتے تھے؟ کہا کوئی چیز مجھے زیر زمین کھینچ لاتی تھی میں اپنے گھر کے کنوئیں میں نیچے جاتا تھا اور ایسے ہی مجھے واپس کر دیا جاتا تھا۔ (زُبدۃ الآثار)

۴۲۔ عباد کا دعویٰ:

ایک بزرگ عباد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وارث بنوں گا۔ (ولایت کا) آپ نے عباد سے فرمایا "یاد رکھو میں تمہیں تمہارے دامن میں پھینک دیتا ہوں" فوراً اس کی ولایت چھین لی، شیخ جمیل رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خلوت خاص میں وارد ہوئے۔ آپ کی نگاہ سے روشنی نکلی۔ ان کا بدن عالم ملکوت کی طرف اٹھالیا گیا۔ جہاں مشائخ کی ایک جماعت موجود تھی۔ دیکھ کر سب مدہوش ہو گئے۔ مشائخ نے کہا یہ خوشبو جناب عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کسی نے اس مجلس سے کہا یہ اپنے بھائی عباد کیلئے سائل بن کر آئے ہیں انہیں بتایا گیا جنہوں نے ولایت چھینی ہے وہی واپس کر سکتے ہیں...... شیخ جمیل رحمۃ اللہ علیہ واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا "عباد کو یہاں لاؤ، لایا گیا" فرمایا "حاجیوں کے ساتھ ننگے پاؤں جاؤ" عباد ان کے ساتھ ہو لئے۔ میدانِ فید میں پہنچ کر ایک درخت دیکھ کر

وجد میں آ گئے۔ چیخ ماری، سماع کرنے لگے۔ بدن کے مسام کھل گئے۔ خون جاری ہوا۔ پھر افاقہ ہو گیا۔

اسی اثناء میں غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ جمیل رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ فید کے مقام پر رب تعالیٰ نے مرتبہ لوٹا دیا ہے...... ایک روایت میں ہے عربوں نے مقامِ فید پر حملہ کیا عباد نے چیخ ماری وہ سارے فوت ہو گئے۔

ایک ولی بغداد کے اوپر سے اڑتا ہوا گزرا۔ خیال کیا بغداد میں کوئی صاحب نظر نہیں۔ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کشف سے معلوم کر کے نیچے گرا لیا۔ سلب ولایت کے بعد الٹا لٹکا دیا۔ بعد ازاں ایک بزرگ کی سفارش پر معاف فرما دیا۔ ایسے ہی کئی واقعات ہیں۔ (قلائد الجواہر سفینۃ الاولیاء)

۴۳۔ ایک تاجر کا واقعہ:

ابو المظفر حسن بن تمیم تاجر حاضر ہوا بخدمت شیخ حماد باس رحمۃ اللہ علیہ۔ عرض کی "میں سفر تجارت کرنا چاہتا ہوں" فرمایا "اس سال سفر کیا تو قتل کر دیئے جاؤ گے" ...... پھر یہی تاجر غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ابھی نوجوان تھے۔ فرمایا "تم سفر کرو۔ سلامتی رہے گی"۔ چنانچہ تاجر برائے تجارت گیا۔ مال فروخت کیا۔ ایک ہزار کی تھیلی حمام میں رکھی۔ حمام سے نکلنے پر تھیلی اٹھانا بھول گئے۔ واپس آ گئے جب سوئے تو خواب دیکھا راستے میں عرب قزاقوں نے قافلہ کے ہر شخص کو قتل کر دیا ہے اور اسے بھی۔ جب تاجر بیدار ہوا تو کانپ رہا تھا۔ اور حمام میں جا کر اپنی تھیلی لی۔ اور واپسی پر حضرت حماد باس رحمۃ اللہ علیہ سے ملے۔ فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاؤ۔ انہوں نے تمہارے لئے ستر بار سفارش کی، حالانکہ تقدیر میں نقصان مال اور تمہارا قتل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی

سفارش پر تقدیر بدل دی اور صرف خواب میں منظر دکھا دیا۔ پھر وہ تاجر غوثِ صمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا ''میں نے ستر بار التجا کی پھر تقدیر بدلی۔ بیداری کا سانحہ خواب میں کر دیا۔''

حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کے مرید بارہ ہزار بخشے گئے تو حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کوئی میرا ذکر زبان پر لائے نہ بیعت کی نیت ہو صرف نام سے نسبت رکھے حُسنِ اعتقاد رکھے اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اگر چہ وہ کہیں بھی ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے میرے دوستوں محبوں نام پکارنے والوں حُسنِ اعتقاد رکھنے والوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

۴۴۔ ارشاد:

''میرے نام لیوا کا عیب و گناہ دیارِ مغرب میں ہو اور میں مشرق میں ہوں تب بھی اس کی حفاظت کا ضامن ہوں گا۔''

شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ نے جن کلمات پر اپنی کتاب کا خاتمہ فرمایا ان میں سے صرف چند ایک:

اپنی توجہ شیخ کی طرف لگائے رکھنا، محبتِ شیخ میں غرق ہونا، حکمِ قضا پر سر تسلیم خم کرنا، خواہشات سے اجتناب کرنا، جود و سخا کو اختیار کرنا، رحمتِ حق کا امیدوار رہنا۔ توبہ و استغفار کرنا، اللہ سے ہر وقت دعا و التجا کرنا، عقائد اہلسنت والجماعت پر عمل کرنا...... آمین ثم آمین

ایک مشہور کرامت آخر پر یاد آئی۔

(بحوالہ حیات جاودانی اردو ترجمہ قلائد الجواہر)

۴۵۔ چند فقراء آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ جلال میں آ گئے، وضو کیا

اور کھڑاویں پہنیں، اور ایک آواز دی۔ ایک کھڑاں ہوا میں پھینک دی پھر دوسری بار بلند آواز سے پکارے اور کھڑاں (پاؤں میں پہننے والی لکڑی سے بنی ہوئی مانند ہوائی چپل وغیرہ)......... تین دن کے بعد ایک قافلہ بغداد میں آیا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دونوں کھڑاویں پیش کیں کچھ کپڑے اور سونا بطور نذرانہ...... فقراء نے قافلہ والوں سے اصل واقعہ پوچھا...... ہم فلاں جنگل میں رات بسر کر رہے تھے۔ ڈاکوؤں نے لوٹ لیا ہم نے نذر مانی اگر ہمارا سامان واپس مل جائے تو ہم اس میں سے آپ کا حصہ بھی نکالیں گے۔ پھر دو گرج دار آوازیں آئیں۔ ڈاکوؤں نے مال واپس کر دیا اور کہا ہمارے دو سردار بھی مارے گئے ہیں اور یہ کھڑاویں ہمارے سروں پر لگتی تھیں۔

۴۶۔ ایک بحری جہاز ڈوبنے لگا۔ ملا علی قاری نے بغداد شریف سے جہاز کا فاصلہ ۶۰۰ میل لکھا ہے۔ مسافروں نے آپ کو پکارا۔ آپ نے جہاز کو بچا لیا۔

۴۷۔ کرامت:

نااہل مرید کو اہل بنانا اور اس کی التجا پر پیر ناقص کو کامل بنانا۔

خواجہ محبوب عالم ہاشمی قدس سرہ اپنی کتاب ذکر خیر میں نقل بیان کرتے ہیں کہ

''ایک شخص نے عہد کیا ہوا تھا میں اس شخص کا مرید ہوں گا جو وضو کے واسطے پانی کا لوٹا اپنے گھر سے لاتا ہو گا اور جس کے لوٹے کی ٹونٹی کا منہ وضو کے وقت قبلہ کی طرف ہو گا۔ ایسے شخص کو ڈھونڈتا ہوا وہ بغداد شریف پہنچا۔ وہاں ایک جولاہا تھا لوگ اس کو مسجد کا لوٹا نہ دیتے تھے وہ اپنا لوٹا گھر سے ہی لاتا تھا اتفاق سے ٹونٹی کا منہ بھی قبلہ کی طرف تھا۔ اس شخص نے اپنے اسی عہد کی وجہ سے اس سے

مرید ہونے کو کہا ہر چند اس جولاہے نے انکار کیا مگر اس شخص نے ایک نہ مانی۔ آخر مجبور ہو کر کہا بھئی میں تانی لگاتا ہوں تو ایندھن وغیرہ لے آیا کرو چنانچہ وہ ایک مدت تک لاتا رہا۔ ایک روز وہ ایندھن لئے آرہا تھا راستہ میں دیکھا کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں اور لوگ آپ کی زیارت کرتے اور آپ کے پاؤں کو بوسہ دیتے ہیں اس شخص نے دور سے دیکھتے ہی منہ پر کپڑا ڈال لیا۔ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے بندے اللہ کے تو نے ہم میں کیا قصور دیکھا جو منہ پر کپڑا ڈال لیا۔ اس نے عرض کیا حضور آپ میں تو کوئی قصور نہیں اصل بات یہ ہے کہ آپ میرے پیر سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ اس خیال سے منہ پر کپڑا ڈالا ایسا نہ ہو کہ آپ کے چہرہ مبارک پر نظر پڑنے سے مجھے آپ کا عشق ہو جائے اور اپنے پیر کی محبت میرے دل سے کم ہو جائے۔ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تیرا پیر کون ہے اس نے اپنے پیر کا تمام قصہ اور نام ونشان سنا دیا۔ آپ کو اس کی اس عقیدت پر رحم آ گیا اور سینے سے لگا کر توجہ دی اور اس کے تمام مقامات طے کرا دیئے جب اس نے اپنا کچھ اور ہی رنگ دیکھا تو عرض کیا حضور مجھے بڑی شرم آئے گی بڑی عنایت ہو گی اگر میرے پیر کو بھی کچھ حاصل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا اچھا جا اُسے بھی لے آ۔ چنانچہ وہ جا کر اس جولاہے کو بھی لے آیا۔ آپ نے اسی طرح اس کے مقام بھی طے کرا دیئے اور وہ دونوں پھر حضرت سے بیعت ہو گئے یہ حکایت بیان کر کے (حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے) فرمایا جس کو عقیدت ایسی ہو اس پر اللہ تعالیٰ کا فضل بھی اسی طرح ہو جاتا ہے۔

۴۸۔ ”مجھے میرے علم نے نہیں بچایا بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل نے بچایا ہے۔“

حضرت خواجہ سائیں توکل شاہ عرشی دستار والے مست انبالوی رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا کہ

حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم اپنے حجرے میں بیٹھے ہوئے عبادت میں مشغول تھے ہم نے دیکھا نور کی بڑی چمکدار اور روشن تجلی ظاہر ہوئی اور اس میں سے آواز آئی کہ اے عبدالقادر میں تیرا خدا ہوں مجھے جلد سجدہ کر اس تجلی کی روشنی اور چمک عجیب قسم کی تھی اور بار بار یہی آواز آتی تھی۔ یکایک فضل الٰہی اور انعام میرے شامل حال ہوئی اور میں نے غور کیا کہ جس جگہ میں بیٹھا ہوں یہ میرا حجرہ ہے اور میں نبی بھی نہیں بلکہ ایک امتی ہوں اور حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام جب طور پر پہنچے تھے تو عرض کیا تھا رَبِّ اَرِنِیْ کہ خداوند مجھے اپنا آپ دکھا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا لَنْ تَرَانِیْ یعنی تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا لیکن پہاڑ یعنی طور کی طرف دیکھ۔ اگر وہ ٹھہرا رہا اپنی جگہ تو عنقریب مجھے دیکھ لے گا پھر جب طور پہاڑ پر تجلی وارد ہوئی تو پہاڑ جو بالکل بے حس وحرکت تھا اور عقل بھی نہ رکھتا تھا اور ٹھوس بھی تھا باوجود ان سب باتوں کے اس تجلی کو برداشت نہ کر سکا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام باوصف نبی ہونے کے اس تجلی کی تاب نہ لا سکے اور غش کھا کر بے ہوش ہو کر گر پڑے پھر میرا یہ چھوٹا سا حجرہ جو قائم ہے کیوں نہیں جلا اور کس طرح اس تجلی کو برداشت کر گیا۔ اور میں باوجود اس کے ایک امتی ہوں کیسے اس تجلی کے سامنے ٹھہرا رہا جبکہ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام جیسے اولوالعزم نبی اس تجلی کی تاب نہ لا سکے تھے اس فکر کے آتے ہی ہم نے کہا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ میرے اس فقرہ کے ساتھ ہی وہ تمام روشنی اور چمک دھوئیں کی طرف اُڑ گئی اور اس تجلی میں سے رونے کی آواز آئی اور ایک شخص روتا ہوا میرے سامنے آ کر بڑی عاجزی سے کہنے لگا۔ اے

عبدالقادر! یہ فقرہ اب نہ پڑھنا ورنہ میں جل جاؤں گا حالانکہ میں نے قیامت تک کے واسطے زندگی کی اجازت لے لی ہے اور پھر کہنے لگا اے عبدالقادر میں نے اس دھوکہ سے سینکڑوں فقیروں کو اس مقام سے گرا دیا ہے مگر تم کو تمہارے علم نے بچایا۔ ہم نے کہا توبہ توبہ استغفر اللہ میں کیا اور میرا علم کیا...... مجھے علم نے نہیں بچایا بلکہ محض اللہ کے فضل نے بچایا ہے۔ اتنا سنتے ہی وہ سر پر ہاتھ مار کر رونے لگا ہم نے پوچھا تو کیوں روتا ہے اس نے کہا افسوس کہ آپ ایمان سلامت لے گئے یہ میرا آخری دھوکہ تھا اگر اب بھی آپ کہہ دیتے کہ میرے علم نے بچایا تو شرک ہو جاتا اور میں آپ کا ایمان سلب کر لیتا۔

(ماخوذ: ذکر خیر مصنف خواجہ سیدی محبوب عالم ہاشمی سیدیؒ)

۴۹۔ وصال شریف:

جب وصال کا وقت قریب آیا شام کے وقت ملک الموت علیہ السلام نے ایک نامہ آپ کے فرزند عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کو دیا (یہ خط محب کی طرف سے محبوب کو پہنچے) شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ رو پڑے اور عزرائیل علیہ السلام کے ساتھ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے...... آپ از حد خوش تھے۔ آپ سجدے میں گئے تو ندا آئی....

یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ (سورۃ الفجر)

۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ شب دوشنبہ بعد از نماز عشاء وصال فرمایا۔ بہجۃ الاسرار میں ۱۹ ربیع الثانی ہے بمطابق سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ ربیع الاول۔ ایک روایت ۸ ربیع الاول تحفۃ القادریہ میں ۱۷ ربیع الثانی ہے اور اوراد قادریہ میں بھی ۱۷ ربیع الثانی۔ ۱۳ ربیع الثانی بھی لکھی ہے۔ سترہ یا گیارہ زیادہ مشہور ہیں۔ الراقم)

جب آپ فوت ہونے لگے تو اولاد کو فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ میں بظاہر تمہارے پاس ہوں اور باطن میں خدا تعالیٰ کے پاس ہوں...... میرے پاس فرشتے آئے ہیں۔ ان کو جگہ دو۔ ادب سے پیش آؤ۔ خدا کی رحمت برس رہی ہے۔ ایک دن رات آپ وعلیکم السلام رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کہتے رہے۔ شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ (صاحبزادے) فرماتے ہیں آپ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر لمبے کرتے اور فرماتے وعلیکم السلام رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ...... الخ

پھر فرمایا اب تم میں سے کوئی مجھ سے بات نہ کرے۔ صاحبزادے شیخ عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہاں تکلیف ہے؟ فرمایا دل کے علاوہ تمام جسم کو تکلیف ہے۔ دل خدا کی طرف متوجہ ہے صاحبزادے عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بیماری کے متعلق پوچھا...... فرمایا اس ذات سے مدد طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی اللہ نہیں...... خدائی صفات کا ذکر فرمایا۔

صاحبزادے شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... لفظ اللہ تین بار فرمایا۔ زبان ڈھیلی پڑ گئی۔ زبان تالو سے چمٹ گئی۔ روح کریمہ بدن شریف سے پرواز کر گئی۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ط

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ

آپ علیہ الرحمۃ کیسی عظیم روحانی پاور کے مالک ہیں۔ آپ کے اپنے ارشاد سے اندازہ فرمائیے۔

بیت:

هر که طالب حق بود من حاضرم
ز ابتدا تا انتہا یکدم برم

طالب بیا طالب بیا طالب بیا
تا رسانم روزِ اوّل با خدا

آپ کے والدین کرام بلند پایہ اولیاء اللہ سے تھے۔ حضرت باہو علیہ الرحمۃ کے نام کا وظیفہ پڑھنا مجرب ہے۔ (ارشاد بے شمار اولیاء اللہ)

بچپن میں آپ رمضان شریف میں سحری تا افطاری دودھ نہ پیتے تھے۔

آپ کی دائی آپ کو باہر لے جاتیں تو ہندو آپ کا چہرہ دیکھ کر کلمہ طیبہ پڑھ لیتے تھے۔

ایک بار بیماری کے دوران ایک برہمن طبیب آپ کا قارورہ دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔

واقعہ:

جب آپ سن بلوغت پر پہنچے۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہ کی آپ کے پاس تشریف آوری ہوئی۔ آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربارِ اقدس میں لے گئے۔ حضور ﷺ نے آپ کو بیعت فرمالیا۔ فیوض و برکات سے نوازا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی دربار اقدس میں حاضر تھے۔ خاتونِ جنت سیدہ فاطمۃ الزہراء بتول رضی اللہ عنہا نے خصوصی مہربانی فرمائی۔ حضرت باہو رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "میں نے امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدم چومے۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو غوث الاغیاث قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے سپرد فرمادیا۔

۱۰۳۹ھ میں ولادت ہوئی۔ دورِ شاہجہانی اور عالمگیری پایا۔ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ برہان الواصلین تھے۔ شہباز الامکان تھے۔ سلطان الفقراء تھے۔ ہفت اقلیم ظاہری و باطنی کے شہنشاہ تھے۔ آپ کے ہر ذرّہ اور بال سے اسم ذات کا ورد ہوتا تھا۔ آپ نے ۱۲۰ کتابیں لکھیں جو کہ اسلامی تصوف وطریقت وفقر سے پُر ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ جس مزار پر جاتے صاحب مزار کی قبر پر سوار ہوتے تھے۔

ایک نیک سیرت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح ہوا۔

خواجہ حبیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضری:

والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا "ظاہری مرشد پکڑنا لازمی ہے۔" چنانچہ آپ ایک مردِ حق شاہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے...... خواجہ حبیب اللہ قدس سرہ گرم پانی کی دیگ ہمیشہ گرم رکھتے جو طالب آتا اس میں ہاتھ ڈالنے کا فرماتے وہ فوراً صاحبِ کشف ہوجاتا اور مراد کو پہنچ جاتا۔ جناب سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ نہ ڈالا۔ آپ کو مسجد کا پانی بھرنے کا حکم ملا۔ آپ کی ایک مشک سے سب حمام وغیرہ بھر گئے۔ شیخ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو گھر کا تمام مال ومتاع از قسم زیور وغیرہ بھی ختم کرنے کا حکم دیا...... سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی ازواج نے کشف سے معلوم کرکے زیور چھپا دیا تھا۔ آپ نے نکال کر باہر پھینک دیا۔

پھر حضرت شیخ نے ازواج کو فارغ کرنے کا حکم دیا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا "یہ ازواج تمہیں اپنے حقوق بخش دیتی ہیں" آپ نے والدہ مکرمہ کے ارشاد پر عمل کیا۔ شیخ کی توجہ سے بعض مقامات آپ پر منکشف ہوئے۔ فرمایا "یا شیخ! یہ تو میں گہوارے ہی میں حاصل کرچکا تھا۔"

حضرت شیخ نے امتحان لیا۔ فوراً نظروں سے غائب ہوجاتے آپ بھی پیچھے جاتے۔ دور دراز کہیں شاہ صاحب ظاہر ہوتے۔ ملاقات ہوتی۔ شاہ صاحب نے فرمایا "اے درویش جس نعمت کے تم حقدار ہو میرے بس سے باہر ہے" حکم دیا میرے پیر عبدالرحمٰن دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاؤ یہ بزرگ ہمیشہ حضور رسالت مآب ﷺ کی مجلس میں بھی رہتے اور دہلی میں بھی شاہی منصب پر فائز تھے۔

دہلی میں حاضری:

سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ خواجہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دہلی حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ کو نعمت سے مالا مال فرما دیا۔ امانت سپرد کی اور رخصت کر دیا۔ حضرت باہو رحمۃ اللہ علیہ روانہ ہوئے شہر کے لوگ ان کی طرف اُمڈ آئے۔ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے سب کو انوارات و فیوضات سے نوازا۔ حضرت شاہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو واپس بلایا اور فرمایا ”ہم نے خاص نعمت دی تم نے عام کر دی“ جناب باہو رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ”میں نے آزمائش اور جانچ پڑتال کی ہے“۔ مزید برکات سے نوازتے ہوئے رخصت کر دیا۔ جناب باہو رحمۃ اللہ علیہ بازار میں آئے اورنگ زیب عالمگیر مع ارکانِ دولت نماز جمعہ میں مشغول تھے تمام حاضرین مع بادشاہ حضور باہو رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مند بن گئے۔

ہمعصر اولیاء:

۱)...... حضرت شاہ مقیم رحمۃ اللہ علیہ (اصل نام سید محمد مقیم محکم الدین)

۲)...... شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۳)...... حضرت شاہ دولہ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

۴)...... حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ

۵)...... حضرت محمد اسماعیل سہروردی رحمۃ اللہ علیہ المعروف وڈے میاں صاحب لاہور

۶)...... حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

۷)...... خواجہ گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

وصال اور مزار پاک:

عمر تریسٹھ برس تاریخ وصال یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ شب جمعہ، بوقت تہجد۔

پہلا مزار:

شور کوٹ قلعہ کے اندر تھا۔ ستر سال یہاں رہے۔

دوسرا مزار:

دریا قلعہ تک پہنچا۔ قلعہ گر گیا۔ مزارات کے صندوق نکالے گئے حضرت باہو رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق بمشکل ملا۔ کھولا۔ کثیر لوگوں نے زیارت کی۔ ریش مبارک سے غسل کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ میلوں تک خوشبو پھیل گئی۔ دوسری بار حویلی میں غربی جانب دفن کئے گئے۔ ۱۵۷ سال تک دوسرا مزار مرجع خواص وعوام رہا۔

تیسرا مزار اقدس:

دوسری جگہ سے بھی نکالنا پڑا۔ (جسم مبارک کو) موجودہ جگہ پر دفن کئے گئے الراقم تفصیل نہ لکھ سکا۔ بوجہ نہایت نامساعد حالات۔

جہاں ہر سال محرم الحرام میں عرس شریف سالانہ لگتا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں عقیدتمند دور دراز سے حاضری دیتے ہیں۔ خانقاہ شریف کے در ودیوار ہر شئے سے حق باہو کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ (سوانح حیات سلطان باہو ناشر جہانگیر بک ڈپو لاہور اور ماہنامہ سلسبیل لاہور سے لکھتے وقت مدد لی ہے)

طالبان حق تعالیٰ کے لئے سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف اکسیر ہے۔ اکسیر اعظم کا مقام رکھتی ہے۔ آپ کے کلام میں سے اپنی پسند کے چند اشعار:

تسی پھری تے دل نہ پھریا کی لیناں تسی پھڑ کے ہُو
علم پڑھیا تے ادب نہ سکھیا کی لینا علم نوں پڑھ کے ہُو

ایں تن میرا چشم ہووے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ہُو
لُوں لُوں دے مُڈ لکھ لکھ چشماں اک کھولاں اک کجاں ہُو
اتنا ڈٹھیاں صبر نہ آوے ہور کتے ول بھجاں ہُو
مرشد دا دیدار ہے باہو میں لکھ کروڑاں حجاں ہُو
لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں ظالم نفس نہ مردا ہُو
باجھ فقیراں کسے نہ ماریا حضرت باہو ایہ چوراندر دا ہُو
مرشد مکہ تے طالب حاجی کعبہ عشق بنایا ہُو
وچہ حضور سدا ہر ویلے کریئے حج سوایا ہُو
ایں تن رب سچے دا حجرہ دل کھڑیا باغ بہاراں ہُو
وچ کوزے وچ مصلّے وچ سجدے دیاں بزاراں ہُو
وچ کعبہ وچ قبلہ وچ الا اللہ پکاراں ہُو
کامل مرشد ملیا حضرت باہو اوہ آپے لیسی ساراں ہُو
نام تصور اسم اللہ دے دم نوں قید لگائیں ہُو
ذاتے نال جا ذاتی رلیا باہو تُڈ باہو تمام سدائیں ہُو

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد مارا مصطفٰے ﷺ
فرزندِ خود خواند مارا مجتبےٰ رضی اللہ عنہ

محدثین و مورخین وائمہ کا حسین تذکرہ

امام ابنِ اثیر رحمۃ اللہ علیہ

امام مجد الدین ابوالحسن علی بن محمد المعروف ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ آپ نے جامع الاصول حدیث شریف کی کتاب مرتب فرمائی۔

ولادت ۴ جمادی الاوّل ۵۵۵ھ بمقام جزیرہ ابن عمر۔ وفات موصل ۶۳۰ھ یا ۶۲۰ھ۔ ان کی دو کتابیں بہت مشہور ہیں۔ الکامل فی التاریخ بارہ جلدوں میں ہے۔ دوسری کتاب اسد الغابہ۔ یہ ساڑھے سات ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بہ ترتیب حروف تہجی تذکرہ ہے۔ (الراقم نے ان تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی برائے اشاعت لکھے ہیں۔)

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

ابن جوزی عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی ابن عبداللہ بن حمادی بن محمد بن محمد بن جعفر الجوزی۔ کنیت ابوالفرج۔ لقب ابن جوزی۔ ولادت بغداد شہر، ۵۱۰ھ۔ بصرہ کا ایک محلہ جوزہ تھا۔ حنبلی مسلک کے پیروکار تھے۔ تمام علوم میں دسترس تھی۔ ۳۴۰ سے زیادہ کتب لکھیں۔ مشہور کتاب ''الوفا باحوال المصطفٰی'' ہے۔ وفا شریف ترجم موجود ہے۔ (مارکیٹ میں) ضرور ملاحظہ فرمائیے۔

امام ابنِ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ۔ ولادت مدینہ منورہ ۸۵ھ۔ وفات بغداد ۱۵۰ھ۔ ان کا شمار اوّلین سیرت نگاروں میں ہے۔ مشہور کتاب ''المغازی'' ہے یہ علم حدیث میں سند تھے۔ حیات طیبہ رسول اللہ ﷺ پر بھی لکھا۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی العسقلانی۔ ولادت مصر ۱۲ شعبان

۷۷۳ھ، وفات قاہرہ ۱۸ ذی الحجہ ۸۵۲ھ۔ اکیس برس تک قاضی پھر چیف جسٹس کے عہدے پر فائز رہے۔ تصانیف کی تعداد ۱۵۰ ہے۔ فتح الباری شرح بخاری۔ اصابہ (صحابہؓ کے بارے میں)، تہذیب التہذیب بہت مشہور کتابیں ہیں۔

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ

ابومحمد علی بن احمد بن سعید ابن حزم ظاہری۔ ولادت قرطبہ (اندلس) ۳۰ رمضان ۳۸۴ھ۔ وفات ۲۸ شعبان ۴۵۶ھ۔ چار سو کتب کا قابل قدر ذخیرہ چھوڑا۔

ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

عبدالرحمٰن ولی الدین۔ ولادت تیونس یکم رمضان ۷۳۲ھ، وفات قاہرہ ۱۵ رمضان ۸۰۸ھ۔ ان کی تاریخ (کتاب) بہت اہم ہے۔ تمام علوم وفنون پر مکمل دسترس تھی۔

امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ

ابن سعد محمد بن سعد زہری۔ ولادت بصرہ ۱۶۸ھ، وفات بغداد ۴ جمادی الثانی ۲۳۰ھ۔ ان کی کتاب طبقات کبیر (طبقات ابن سعد) سیرت طیبہ، سیرت صحابہؓ اور تابعین پر مستند ماخذ ہے۔ انہوں نے واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی پڑھا۔ محدثین ابن سعد کو ثقہ راوی مانتے ہیں۔

امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ

محمد یوسف بن عبدالبر ابوعمر۔ ولادت جمعہ ۲۵ ربیع الثانی ۳۶۸ھ، وفات جمعہ ۲۹ ربیع الثانی ۴۶۳ھ۔

قرطبہ کے رہنے والے تھے۔ احادیث کی خاطر اندلس کے چپہ چپہ کی سیاحت کی۔ فقہ وحدیث میں ان کی کتب بہت اہم ہیں۔ ''الاستعاب فی معرفۃ الاصحاب'' گرانقدر تصنیف ہے۔

امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ

علی بن حسن بن ھبۃ اللہ ابوالقاسم۔ ولادت دمشق محرم الحرام ۴۹۹ھ، وفات بمقام دمشق ۱۱ رجب ۵۷۱ھ۔ ''تاریخ مدینہ دمشق'' بہت بڑا کارنامہ ہے جو اسی جلدوں میں تھی۔ المعجم بھی قابل ذکر ہے۔

ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ محمد بن مسلم۔ ولادیت کوفہ ۲۱۳ھ۔ وفات بغداد ۲۷۶ھ۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ثقہ اور صاحبِ فضل وشرف لکھا ہے۔ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی لکھا ہے۔ ''کتاب المعارف'' حضرت آدم علیہ السلام سے تبع تابعین تک کے احوال اور نسب ناموں پر مشتمل ہے۔

اس نام کے ایک اور بھی مصنف ہیں۔ دونوں کا نام اور ایک کتاب کا نام بھی ایک ہے۔ ''المعارف'' مگر یہ ابراہیم بن قتیبہ شعیہ مسلک کا تھا۔

(مؤخرالذکر)

امام ابن قیّم رحمۃ اللہ علیہ

شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد الزرعی۔ ولادت دمشق ۶۹۱ھ، وفات ۱۳ رجب ۷۵۱ھ۔ شیخ تقی الدین ابن تیمیہ جب مصر سے

دمشق آ گئے تو ان سے استفادہ کیا۔ سیرت اور فقہ پر کئی کتب لکھیں۔ زاد المعاد (توشہ آخرت) سیرت طیبہ کا قیمتی خزانہ ہے۔ کتاب الروح بھی بہت مشہور ہے۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

اسماعیل بن عمر عماد الدین ابوالفداء ابن کثیر الخطیب القرشی البصری الشافعی۔ ولادت دمشق ۷۵۱ھ، وفات دمشق ۲۶ شعبان ۷۷۴، ابن تیمیہ سے خصوصی تعلق تھا۔ تفسیر ابن کثیر بہت بڑا کارنامہ ہے۔ تاریخ میں البدایہ والنہایہ بہت مشہور ہے۔ تفسیر ابن کثیر کے مختلف علماء نے ترجمے کئے ہیں۔

ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ

ابومحمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیری۔ ولادت بصرہ میں۔ وفات ۱۳ ربیع الثانی ۲۱۸ھ۔ سیرت ابن ہشام کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ مزار مصر میں ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تھی۔

البلاذری رحمۃ اللہ علیہ

احمد بن یحییٰ بن جابر بن داؤد بلاذری۔ ولادت بغداد ۲۰۳ھ، وفات بغداد ۲۷۹ھ۔ ابن سعدؒ جیسے مورخ سے مشرف تلمذ تھا۔ بلند پایہ مؤرخ تھے۔

سید جمال حسینی رحمۃ اللہ علیہ

ایرانی عالم، محدث اور مؤرخ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد تھے۔ مشہور کتاب روضۃ الاحباب ہے۔

امام سمہودی رحمۃ اللہ علیہ

نورالدین علی بن عبداللہ احمد السمہودی۔ ولادت سمہود (مصر) ۸۴۴ھ، وفات مدینہ شریف ۱۸ ذی القعدہ ۹۱۱ھ۔

نسب حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ملتا ہے آخر پر مدینہ شریف میں سکونت اختیار کی۔ مزار امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قریب ہے۔ مدینہ منورہ کی تاریخ سب سے اہم تصنیف ہے۔ "اخبار دارالمصطفیٰ" کے نام سے مشہور ہے اس کا اختصار وفاء الوفا کے نام سے کیا۔ اس کا ترجمہ جذب القلوب کے نام سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا۔

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر محمد بن جریر رحمۃ اللہ علیہ، ولادت طبرستان ۲۲۵ھ۔ وفات بغداد ۳۱۰ھ، تمام علوم میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ روزانہ اسی صفحے لکھنے کا معمول چالیس سال تک رہا۔ محدث بھی تھے۔

عُروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

ولادت مدینہ منورہ ۲۳ھ اور ۲۹ھ کے دریان۔ وفات ۹۱ھ۔

والد گرامی سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ اور والدہ سیدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کے بڑے بھائی تھے۔ مدینہ شریف کے قدیم ترین محدث اور فقہائے سبعہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (ان کی خالہ) سے فیض حاصل کرتے رہے۔

احادیث جمع کیں۔ علمی کاموں میں لگے رہے۔ طبری نے ان کے خطوط کی تفصیلات دی ہیں مغازی کے سلسلہ میں بہت اہم ہیں۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ

احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی، ابوالعباس۔ ولادت: قاہرہ ۸۵۱ھ وفات قاہرہ ۹۲۳ھ۔ ابن حجر عسقلانی سے استفادہ کیا علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ان کے ہم عصر تھے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ان کے شاگرد تھے۔ المواہب الدنیہ مشہور زمانہ کتاب لکھی۔ اس کی کئی شرحیں لکھی گئیں۔ علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آٹھ جلدوں میں اس کی شرح لکھی۔

مسعودی رحمۃ اللہ علیہ

وفات بغداد ۳۴۶ھ۔ تمام علوم پر دسترس تھی۔ کتب تاریخ بہت مشہور ہیں۔ کئی فقہی امام ان کے شاگرد ہیں۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ

محمد بن عمر واقدی رحمۃ اللہ علیہ۔ ولادت مدینہ منورہ ۱۳۰ھ، وفات بغداد ۲۰۷ھ ۱۱ ذی الحجہ بروز پیر۔ تمام علوم میں مہارت رکھتے تھے۔ ۲۵ سے زائد تصانیف ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

(حصہ دوم)

حصہ اوّل گزشتہ صفحات پر ہے۔ یہاں بھی چند سطور برائے حصولِ برکت

پڑھ لیجیے۔ ولادت جمادی الثانی ۸۰ھ کوفہ میں۔ وصال رجب ۱۵۰ھ۔ عمر ۷۰ سال۔ آپ نے چار ہزار شیوخ سے فیض اٹھایا۔ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھ کر آپ کو سینے سے لگایا اور چوم لیا۔ سرکاری ملازمت قبول نہ کرنے پر کوڑوں سے۔ آپ کو پیٹا گیا۔ پھر قاضی کا عہدہ نہ لینے پر خلیفہ منصور نے ۱۰۰ کوڑے مروائے۔ اور قید میں ڈالا۔ پردیس میں قید ہی میں وصال ہوا۔ پہلے دن پچاس ہزار افراد نے نماز جنازہ پڑھی۔ مزار پر بیس روز تک نماز جنازہ ادا ہوتی رہی۔

پوری زندگی ہر جگہ معاصرانہ چشمک رکھنے والوں اور حاسدوں کے ساتھ واسطہ پڑتا رہا۔ فقہ کے مآخذ چہارگانہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عہد مبارک سے چلے آتے ہیں۔

آپ فقہی مسائل کو ایک ہزار اربابِ علم کے مجمع میں پیش کرتے تھے۔ ان میں چالیس صاحب الاجتہاد علماء تھے جو علم و ادراک کے آسمان کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ ان میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، امام زفر رحمۃ اللہ علیہ، امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ جیسے حضرات بھی ہوتے۔ بعض مسئلوں پر ایک ایک مہینہ بحث ہوتی تھی۔ جب متفقہ فیصلہ ہوجاتا تو اسے لکھ لیا جاتا۔ آپ کے نامور شاگردوں نے نئے مجموعے قلمبند کیے ان میں اس دفتر کے تمام مسائل آگئے۔ اصل نسخہ کی ضرورت نہ رہی۔ (تفہیم فقہ ڈاکٹر محمد اسلم خاکی، ناشر نیو بک پیلس لاہور)

"امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو حدیث کا بھی امام مانا جاتا ہے۔ علامہ ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام صاحب کو حفاظِ حدیث میں شمار کیا ہے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کی جانچ پڑتال کیلئے روایت کے ساتھ ساتھ درایت کے اصولوں پر کام لیا۔ کتاب الآثار مرتب فرمائی۔ (یہ حدیث کی قدیم کتاب ہے) (بحوالہ تفہیم

الحدیث مصنف پروفیسر اسرار الرحمٰن بخاری)

آپ بلاشبہ امت کا روشن چراغ۔ قریباً سارے محدثین وفقہا کے استاد اور دین متین کے مجتہد اوّل ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر دعا کیلئے اکسیر ہے۔ آپ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ خاص ہیں۔ سارے مسلمانوں میں دو تہائی مومن حنفی ہیں جس طرح سارے جنتیوں میں دو تہائی جنتی حضور اقدس ﷺ کی امت ہیں اکثر اولیاء حنفی ہوئے۔ وصال پر سات ہزار قرآن مجید ختم ہوئے۔

(مرآۃ جلد اوّل شرح مشکوٰۃ شریف مصنف مفتی احمد یار خانؒ)

نوٹ: چالیس نامور شاگردوں پر مشتمل ایک مجلس بنائی۔ اس میں فقہی مسائل پر غور ہوتا تیس (۳۰) برس میں بارہ لاکھ نوّے ہزار سے زیادہ مسائل مدون کئے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”میں کتاب اللہ سے اخذ کرتا ہوں اگر وہاں کوئی مسئلہ مجھے نہیں ملتا تو سنت رسول ﷺ سے لیتا ہوں جب وہاں بھی نہ ملے تو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کا قول لیتا ہوں۔ (اگر نہ ملے تو) امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ، امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اجتہاد کرتا ہوں۔“ (سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ جلد سوم مصنف شاہ مصباح الدین شکیل ناشر پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی پی ایس او ۱۹۹۶ء طبع دوم)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر اصحبی رحمۃ اللہ علیہ۔ ولادت مدینہ منورہ وصال مدینہ منورہ اتوار ۱۰ ربیع الاوّل ۱۷۹ھ دادا ابوعامر صحابی تھے۔ ۹۰۰ شیوخ سے علم حدیث میں استفادہ کیا۔ سترہ برس کی عمر میں حدیث کا درس دینا شروع

کیا۔ ایک لاکھ حدیث اپنے ہاتھ سے لکھیں۔ موطا کی تکمیل میں چالیس سال لگے۔ موطا وطی سے ماخوذ۔ بمعنی روندنا۔ حدیث شریف کے ستر فقہا نے اسے روندا (جائزہ لیا) مواطاۃ سے بھی ماخوذ ہے۔ تمام علماء نے اس کی موافقت کی۔ مواطاۃ بمعنی موافقت۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے آسمان کے نیچے کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی موطا سے زیادہ صحیح نہیں۔

ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے: موطا اصل اوّل اور صحیح بخاری اصل ثانی ہے۔ امام مالک اقلیم حدیث کے امیر المومنین ہیں۔ سنہری سلسلہ ہے۔ اصح الاسانید ہے۔ (سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ جلد سوم ناشر پاکستان اسٹیٹ آئل)

محدثین میں بھی بلند ہے جعفر گورنر مدینہ منورہ نے کوڑے لگوائے (کہ منصور کی جبری بیعت کے خلاف فتویٰ نہ دیں)۔ ایک لاکھ احادیث روایت کی ہیں۔ (تفہیم الحدیث مصنف اسرار الرحمٰن بخاری)

جناب سفیان بن عینیہؓ کا قول ہے کہ ہادی اسلام ﷺ کی یہ پیشگوئی آپ ہی کے حق میں تھی کہ عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ لوگ اونٹوں پر بیٹھ کر منازل کاٹیں گے (تحصیل حدیث کی خاطر) اور عالمِ مدینہ شریف سے بلند عالم کسی کو نہ پائیں گے۔“

جعفر نے ننگے بدن کوڑے پٹوائے۔ بازو کھنچوا کر شانوں سے اتروا دیئے۔ اس کے بعد اونٹ پر بٹھوا کر گلیوں میں پھروایا۔ آپ اونٹ کی ننگی پشت پر زخموں سے چُور بیٹھے تھے۔ زبان مبارک سے رہ رہ کر یہ صدا اٹھتی تھی...... میں مالک بن انس ہوں اور فتویٰ دیتا ہوں کہ جبری طلاق باطل ہے۔

عظیم الشان واقعہ:

ہارون بادشاہی کے ایام میں مدینہ شریف آیا۔ امام صاحب سے درس موطا کی خواہش کی۔ فرمایا بہتر۔ کل کا دن اس کے لئے ہوگا۔ اگلے دن ہارون اپنے ٹھکانے پر انتظار کرتا رہ گیا۔ آپ کو اس کی حاضری کی توقع تھی۔ ہارون نے بلوایا۔ آپ نے کہلوا بھیجا۔ علم کے پاس لوگ خود آتے ہیں پھر اس کے خیمہ میں جا کر کہا ”علم تمہارے گھرانے سے نکلا ہے چاہو تو اسے عزت دو چاہو تو ذلیل کردو۔ علم کو پست کرنے میں پہل نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں پست کردے گا۔“

ہارون نے کہا ہم خود آئیں گے۔ آپ اس دوران عوام کو منع کردیں۔ فرمایا! جب علم کو عوام سے روک دیا جائے تو نہ خواص کے کام آتا ہے نہ عوام کے۔ ہارون بولا قرأت آپ خود کریں۔

جواب دیا: میرا یہ قاعدہ نہیں۔ ہارون بادشاہ مجلس میں حاضر ہوا اور آکر چبوترہ پر بیٹھا آپ نے اچھا نہ جانا۔ اور فرمایا۔ ”مدینہ شریف کے لوگ تواضع کو بہت پسند کرتے ہیں۔“ ہارون الرشید اٹھ کر آپ کے سامنے فرش پر بیٹھا۔

واقعہ:

منصور اور ہارون نے چاہا کہ موطا کو بازور شمشیر کل مملکت میں منوائیں۔ آپ نے اجازت نہ دی۔ فرمایا جبر کرنا، روا نہیں۔ اہل اسلام کو ایک شخص کے علم پر جمع نہ کریں کیونکہ اس سے غلطی بھی ممکن ہے۔ موطا لغوی معنے سنوارا ہوا۔ تحقیق شدہ، متفق علیہ عام گزرگاہ۔ اس میں احکامی روایات ہیں۔ (تفہیم فقہ مصنف ڈاکٹر محمد اسلم خاکی ایم اے اسلامیات، ایجوکیشن، ایل ایل ایم شریعۃ، پی ایچ ڈی)

صاحب مرآۃ شرح مشکوۃ شریف (مصنف مفتی احمد یار خانؒ) فرماتے

ہیں ”امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سوائے ایک بار حج کے کبھی مدینہ شریف سے باہر نہ گئے۔ شہر پاک میں کبھی سواری پر سوار نہ ہوئے۔

ادب حدیث شریف:

درسِ حدیث کے دوران بچھو آپ کو کاٹتا رہا، سولہ جگہ کاٹا، درس کے بعد پردے میں گئے لباس اتار کر دیکھا، چہرہ متغیر ہوتا رہا تھا۔ جناب مناظر احسن گیلانی نے بھی اپنی حدیث میں واقعہ لکھا ہے۔ یہ طویل واقعہ الراقم سے زیادہ ہی مختصر ہوگیا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع۔ ولادت ۱۵۰ھ بمقام غزوہ (منیٰ یا عسقلان)۔ وفات ۲۰۴ھ مصر میں، وہیں مزار پُر انوار ہے۔ رمضان شریف میں ساٹھ مرتبہ قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کا درس لیا۔ چند راتوں میں موطا زبانی یاد کر کے سنا دی۔ بیس سال کی عمر پر فتویٰ نویسی کی اجازت مل گئی۔ آپ نے اصول حدیث بھی مرتب کیے۔ تصانیف ۱۰۰ سے زائد ہیں۔ (تفہیم الحدیث)

آپ قریشی تھے۔ آپ کی والدہ یمنی تھیں۔ دو سال کی عمر میں مکہ شریف آپ کو لائیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ سے وابستہ رہے۔ نجران کے قاضی مقرر ہوئے۔ دشمن نے سازش کے جال پھیلائے۔ ہارون الرشید نے آپ کو مع تین سو سادات گرفتار کیا۔ بغداد پہنچے۔ ہارون متاثر ہوا اور رہا کردیا یہ ۱۸۴ھ کا واقعہ ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس ملی جو کہ قاضی تھے اور فقہ حنفی کے ستون تھے۔ مامون نے چیف جسٹس کا عہدہ پیش کیا آپ نے انکار کردیا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

ایک دوسرے کا احترام کرتے۔ بغداد سے مکہ شریف آئے نہایت سخی تھے۔ اصول فقہ پر کتابیں لکھیں۔ ۱۱۳ کتب لکھیں۔ (تفہیم الفقہ)

حضرت شافع رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی حقیقی خالہ ہیں نام خَلْدَہ جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کسی مصیبت میں ہوتے تو بغداد شریف امام اعظم قدس سرہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوکر دو رکعت نفل ادا کرکے حضور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے توسّل سے دعا فرماتے تو رب تعالیٰ مصیبت رفع فرماتا۔ (مرأۃ شرح مشکوٰۃ از مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ علیہ) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطلبی ہاشمی ہیں سینکڑوں کتب لکھیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

احمد بن محمد حنبل۔ ولادت بغداد شریف ربیع الثانی ۱۶۴ھ۔ وفات بغداد شریف ربیع الاول ۲۴۱ھ بروز جمعہ۔ آپ عربی تھے کئی ملکوں کا سفر برائے حصول تعلیم کیا۔ زیادہ قیام بصرہ میں رہا۔ خلیفہ مامون الرشید کے عہد میں جبراً درس اور فتویٰ سے روک دیا گیا۔

فتنہ خلقِ قرآن:

۲۱۲ھ میں مامون نے خلق قران کا عقیدہ پھیلانا شروع کیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا انکار کیا تو قید کرکے بغداد بھیج دیا گیا۔ مامون کے بعد اس کا بھائی تخت نشین ہوا۔ معتصم باللہ نے آپ کو کوڑوں پر کوڑے لگوائے۔ عظیم تصنیف ''مسند حنبل'' ہے جو اٹھارہ مسندوں کا مجموعہ ہے۔ امام حافظ الحدیث تھے۔ ابن تیمیہ ان کے شاگرد تھے۔ (سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ)

اپنی مسند کو تقریباً ساڑھے سات لاکھ حدیثوں سے منتخب کیا۔ تفہیم الحدیث)

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے یمن میں حدیث شریف حاصل کیں۔ قمیص اتار کر جلاد کو کوڑے مارتے۔ (پوری طاقت سے) بے ہوش ہوکر گر پڑتے ہوش آنے پر پھر تازیانوں کی بارش ہوتی۔ بے ہوشی میں جلاد آپ کو پاؤں تلے روندتے۔

معتصم کے بعد واثق تخت پر بیٹھا اس نے پانچ سال حضرت امام کو جلا وطن رکھا۔ اس کا جانشین متوکل اہلسنت والجماعت سے تھا مگر کسی بدخواہ نے چغلی کھائی کہ امام علویوں کے ہمدرد ہیں۔ تحقیق کے بعد بے گناہی ثابت ہوئی۔ متوکل نے آپ کو ملنا چاہا ملنا منظور نہ کیا۔ (تفہیم فقہ)

بڑے محدث، فقیہہ و مجتہد تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوداوٗد رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد ہیں۔ (بہت عابد زاہد صابر شاکر تھے) نمازِ جنازہ میں پچیس لاکھ مسلمان شامل تھے۔ وفات کے دن بیس ہزار کافر مسلمان ہوئے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی وہ قمیص دھوکر پی جس میں آپ کو کوڑے لگے تھے۔ ۲۳۰ سال کے بعد قبر کھل گئی آپ کا جسم شریف وکفن بعینہٖ محفوظ تھا۔

(مرأۃ شرح مشکوٰۃ شریف)

حضرت عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ اور جناب محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ سنت خیر الانام میں امام احمد بن حنبلؒ کا واقعہ بہت شاندار طریق سے لکھا ہے۔ ان کے تقویٰ کا ایک خاص واقعہ ''مصر میں آمد'' کے عنوان سے راقم نے آگے لکھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

محمد بن عیسیٰ بن ...... سلمی ترمذی۔ ولادت ترمذ ۲۰۹ھ، وفات ترمذ ۲۷۹ھ ترمذ بلخ کے قریب ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام

داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی علم حاصل کیا۔ ایک بار جو سُن لیتے (حدیث شریف) وہ لفظ بلفظ یاد ہو جاتی۔ جامع ترمذی کے علاوہ پانچ تصانیف یادگار ہیں۔

(سیرۃ احمد مجتبیٰ ﷺ)

خود امام ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کا خیال تھا کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو (جامع ترمذی) گویا اس گھر میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہیں جو تکلم فرماتے ہیں۔" یہ عظیم القدر تالیف گوناگوں محاسن کی حامل ہے۔ (انوار القرآن والحدیث مصنف پروفیسر سعید اختر)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت بخرا۔ جمعہ۔ ۱۳ شوال ۱۹۴، وفات ۱۰ شوال ۲۵۶ھ

ایرانی نسل سے تھے۔ چھوٹے تھے کہ بینائی چلی گئی۔ خواب میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے والدہ ماجدہ کو بینائی لوٹنے کی بشارت دی۔ صبح بیٹا روشن آنکھوں سے بیدار ہوا۔ غیر معمولی حافظہ تھا۔ چھ لاکھ احادیث یاد تھیں۔ سولہ سال کی عمر میں کئی کتابوں کو حفظ کر لیا۔ بغداد میں سولہ روز قیام کے دوران ۱۵ ہزار احادیث حفظ کیں۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دیدار ہوا دیکھا کہ سامنے کھڑے پنکھا جھل کر مکھیاں اڑا رہے ہیں۔ (تعبیر یہ تھی کہ حدیث کی خدمت کرو گے)

حرمِ کعبہ میں بخاری شریف کو مرتب کیا۔ ریاض الجنہ مسجد نبوی شریف میں مضمون کے مطابق ترتیب دی۔ ہر حدیث درج کرنے سے پہلے غسل اور دوگانہ ادا فرماتے۔ بعد از قرآن مجید صحیح ترین کتاب ہے۔ (بخاری شریف)

آخری عمر میں حاکمِ بخارا کے اشارے پر ایک شخص نے ان پر بے بنیاد

الزام لگایا۔ حاکم نے شہر بدر کر دیا۔ سمرقند کے قریب خرتنگ میں وصال فرمایا۔

(سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ)

آپ کے والد بڑے بزرگ اور والدہ ولی اللہ تھیں۔ مستجاب الدعوات تھیں۔ بادشاہ وقت (حاکم بخارا) سے تنگ ہو کر خود ہی امام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات کی دعا کی بوقت تہجد دوسرے دن وصال ہو گیا۔ خواب میں دیکھا گیا کہ حضور ﷺ مع جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی کا انتظار فرما رہے ہیں۔ پوچھنے پر ارشاد ہوا ہم محمد ابن اسماعیل بخاری کو لینے آئے ہیں۔ (یہ ذکر متعلقہ خواب بستان المحدثین میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے)

ایک عرصہ تک قبر سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ مصائب میں ختم بخاری کیا جاتا ہے۔ بخاری شریف کے علاوہ بھی کئی کتب لکھیں۔ ادب المفرد، التاریخ الکبیر، الاوسط، الصغیر، جامع کبیر...... آپ نے اٹھارہ ہزار محدثین سے احادیث نقل کیں۔ ایک لاکھ محدثین آپ کے شاگرد ہیں۔ جن میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ، ابی زرعہ رحمۃ اللہ علیہ، ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ، نسائی رحمۃ اللہ علیہ زیادہ مشہور ہیں۔ امام محمد بن احمد ہروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بیت اللہ شریف کے متصل سو رہا تھا خواب میں حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے فرمایا "تم میری کتاب کیوں نہیں پڑھتے؟" میں نے پوچھا "آپ کی کتاب کونسی ہے؟" فرمایا "صحیح بخاری"۔ (مرآۃ جلد اوّل)

الجامع الصحیح زندہ جاوید تصنیف ہے۔ ہر دور میں اس کی شرحیں اور حواشی لکھے جاتے ہیں۔ تفہیم الحدیث)

امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ

ولات ۲۰۲ھ۔ وفات ۲۶۱ھ۔

امام مسلم بن الحجاج نیشاپوری۔ علم حدیث کیلئے کئی بلاد اسلامیہ کے سفر کئے۔ ان کی پُر مغز تالیف میں ایک صحیح مسلم ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ تین لاکھ احادیث میں سے انتخاب فرمایا۔ بعض اربابِ علم نے صحیح بخاری سے بھی افضل قرار دے دیا بوجہ اس کی مقبولیت۔ ابوذرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ، ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کو محدثین کا سرخیل تسلیم کیا ہے یگانۂ روزگار محدث تھے۔ ابوعلی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ: ''آسمان کے سائے تلے صحیح مسلم سے بہتر کوئی کتاب نہیں۔''

وصال شریف:

ایک بار آپ سے کوئی حدیث دریافت کی گئی آپ نے تمام رات وہ حدیث تلاش کرنے کیلئے کتب کا مطالعہ شروع کیا۔ کھجوروں کی ٹوکری سامنے تھی ایک ایک کھجور کھاتے رہے اور حدیث ڈھونڈتے رہے۔ صبح کو حدیث مل گئی ٹوکری ختم ہوگئی۔ اسی وجہ سے وفات ہوئی۔ نیشاپور میں قبر شریف۔ (مرأۃ جلد اوّل)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حدیث کی سماعت کی۔ (سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ) علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے بھی سات جلدوں میں شرح مسلم شریف لکھی ہے۔

مسلم شریف کی شرحیں اور حواشی ہر زمانے میں لکھے گئے ہیں۔

(تفہیم الحدیث)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۲۰۲ھ، وفات ۲۷۵۔

نام سلیمان، زندگی کا بیشتر حصہ بغداد شریف میں گزارا۔ اخلاق حسنہ کے حامل تھے۔

ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ: امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث، فقہ، تقویٰ و خداخوفی میں اہل دنیا کے امام تھے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ: امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ عالم باعمل تھے۔

حدیث کے حافظ و امین تھے۔ امام المحدثین تھے۔ فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ عظیم مفسر بھی تھے۔ کئی کتابیں لکھیں۔ مگر سنن ابوداؤد بہت مشہور ہے احادیث کا انتخاب پانچ لاکھ حدیثوں سے کیا۔ بخاری و مسلم کے بعد ابوداؤد کا درجہ دیا گیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ابوداؤد کو پسند فرمایا۔ (تفہیم الحدیث)

نوٹ: جامع وہ کتاب ہے جس میں ہر قسم کی حدیث ہو۔ مسند میں ہر صحابی کی مرویات الگ الگ ایک ترتیب سے ہوتی ہیں سنن وہ ہے جس میں احکام کی حدیث ہوتی ہے) یہ پہلے محدث ہیں جنہوں نے سنن نام رکھا۔ (سیرۃ مذکورہ)

ولادت خراسان میں ہرات کے قریب ہوئی اور وصال بصرہ میں ہوا۔

(مرأۃ جلد اوّل)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔

ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ: فقہی اور قانونی مسائل کا بہترین ماخذ ہے۔ تمام صحیح اور حسن احادیث ہیں۔

بشارت:

حسن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عالمِ خواب میں آنحضور ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا ''جو شخص میری سنت پر عمل کرنا چاہتا ہے اسے سنن ابی داؤد کو پڑھنا چاہئے'' یہ تالیف اپنی تابانی میں چاند کی طرح فوقیت رکھتی ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد: ایک مجتہد کیلئے علم حدیث میں یہی ایک کتاب

کافی ہے۔ (انوار القرآن)

امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۵۔۲۱۴ھ نسا (خراسان)...... وفات صفر ۳۰۳ھ مکہ مکرمہ میں

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی علم حاصل کیا۔ مصر میں سکونت اختیار کی۔ چار بیویاں تھیں۔ بے حد عبادت گزار تھے۔ صوم داؤدی کو اپنایا ہوا تھا۔ عمر بھر صوم داؤدی پر عمل پیرا رہے۔ ایک سنن مرتب فرمائی پھر سنن مجتبائی جس میں صرف صحیح احادیث ہیں پہلی سنن میں حسن بھی ہیں۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، طحاوی رحمۃ اللہ علیہ، ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بے شمار حضرات نے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف فرمائی ہے۔ (انوار القرآن والحدیث)

ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔ سنن کے علاوہ پندرہ تصانیف کے نام ملتے ہیں زندگی کے ہر پہلو کی چھوٹی چھوٹی جزئیات پر مشتمل حدیثیں ہیں۔ فن رجال کی ایک جماعت انہیں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ پر بھی ترجیح دیتی ہے۔ آخر پر مصر سے دمشق گئے۔ یہاں دیکھا کہ لوگ بنی امیہ کی طرف داری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں حد درجہ گستاخ ہو گئے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ''کتاب الخصائص'' لکھی اور دمشق کی جامع مسجد میں پڑھ کر سنائی۔ لوگوں نے مشتعل ہو کر لاٹھیاں برسائیں۔ نازک حالت میں فرمایا مجھے مکہ معظمہ پہنچا دو۔ مکہ شریف میں وصال ہوا۔ (سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ)

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ۔ ولادت ۲۰۹ھ

قزوین (عراق میں) وفات پیر ۲۲ رمضان ۲۷۳ھ۔

ماجہ ان کی والدہ کے نام کا جزو تھا۔ قزوین صوبہ آذربائیجان میں ہے۔ تفسیر ابن ماجہ، تاریخ ناپید ہیں لیکن سنن ابن ماجہ محفوظ اور مقبول ہے۔ آپ صاحب سنن، حافظ حدیث اور امامِ فن تھے۔ ابن ماجہ میں کئی احادیث ہیں جو دیگر کتب صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔ یہ بہت بڑی خوبی ہے۔ ترتیب بھی بے مثل ہے۔ اس میں فصلیں ۱۵۰۰ ہیں کئی شرحیں اور حواشی لکھے گئے۔ (تفہیم الحدیث)

سرمایہ حدیث کی فراہمی کیلئے آپ نے دور دراز کے سفر کئے۔ ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ماجہ شریف کو سراہتے ہوئے فرمایا اگر یہ کتاب لوگوں تک پہنچ گئی تو یہ انہیں متقدمین کی جملہ تالیفات سے بے نیاز کر دے گی۔ اکثر احادیث صحیح اور حسن ہیں کئی محدثین و محققین نے اسکی تعریف کی ہے۔ (انوار القرآن والحدیث)

کتاب المصابیح کے مؤلف (امام بغویؒ)

یہ عظیم کتاب سنت زندہ کرنے والے بدعت کو اکھیڑنے والے امام ابو محمد حسین ابن مسعود فراء بغوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے یہ کتاب تمام کتب کی جامع ہے۔ فراء بمعنی پوستین کی تجارت کرنے والے۔ فراء نحوی اور ہیں۔ بغو ایک بستی ہے ہرات اور سرخس کے درمیان۔

خواب:

خواب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''تو نے میری سنت زندہ کی اللہ تجھے زندہ رکھے'' لہٰذا امام بغوی کا خطاب ہوا۔ محی السنہ۔ شافعی المذہب ہیں۔ ہمیشہ روکھی روٹی کھاتے کبھی زیتون یا کشمش سے کھالیتے۔ ۵۱۶ھ سن وفات

بمقام گرد۔ مصابیح شرح السنۃ، تفسیر معالم التنزیل، کتاب التھذیب، فتاویٰ وغیرہ تصنیف فرمائیں۔ مصابیح میں ۴۴۳۴ احادیث تھیں۔

صاحبِ مشکوٰۃ نے ایک ہزار پانچ سو گیارہ (۱۵۱۱) احادیث کا اضافہ کیا۔ مصابیح میں وہ احادیث لائے جو لوگ بھول چکے تھے۔ اس میں انہوں نے اسانید اور مخرج بیان نہ فرمائے۔ صرف متن تھا۔ دراصل مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے طریقہ اختصار اختیار فرمایا تھا۔

مگر بعض ناقدوں نے چہ میگوئیاں کیں اگرچہ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کا نقل فرمانا ہی اسناد کی مثل ہے کیونکہ مصنف معتبر ہیں۔ مصنف صاحبِ مشکوٰۃ نے ہر حدیث کے اوّل صحابی راوی کا نام اور آخر میں کتاب حدیث کا نام صراحۃً نقل فرمادیا۔

مشکوٰۃ کے معنے ہیں طاق۔ مصابیح بمعنی بہت چراغ۔ صاحبِ مشکوٰۃ نے تمام کتب احادیث (صحاح ستہ) اور امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ اور جامع اصول کی کتاب سے مدد لی۔ جامع اصول کے مؤلف کا اسم گرامی امام مجدالدین رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

امام حمیدی کا پورا نام ابو عبداللہ محمد ابن ابی النصر ابن حمید اندلسی قرطبی رحمۃ اللہ علیہ ہے جو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ وصال ۴۸۰ھ۔ آپ نے اپنی کتاب جمع الصحیحین میں بخاری ومسلم کی روایات جمع فرمائیں۔

جامع الاصول کے مصنف امام مجدالدین مبارک بن محمد جزری ہیں۔ جنہیں ابن اثیر کہا جاتا ہے موصل میں ۶۰۶ھ یا ۶۳۰ھ میں وفات پائی۔ جامع الاصول میں صحاح ستہ کی احادیث نقل فرمائیں۔ صاحب مصابیح نے اپنی کتاب سے مصابیح مرتب فرمائی۔ صاحب مشکوٰۃ کا اسم گرامی علامہ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

ابو محمد عبداللہ ابن عبدالرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ

دارم قبیلہ کا نام ہے۔ وطن سمرقند۔ بڑے محدث اور مفسر وفقیہہ۔ آپ کے وصال پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روئے۔ آپ کے شاگرد امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ و امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم بزرگ ہیں۔ ولادت ۱۸۱ھ، وفات ۲۵۰ھ ۸ ذوالحجہ۔ کتاب دارمی شریف بہت مشہور ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسن علی ابن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ۔ دارقطن بغداد شریف کا ایک محلہ ہے۔ آپ اپنے دور کے محدث، امام، اسماء الرجال کے حافظ تھے۔ دارقطنی مشہور کتاب ہے۔ آپ کے شاگرد ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ، حاکم رحمۃ اللہ علیہ، امام اسفرائینی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم محدث ہیں۔ ولادت ۳۰۵ھ وفات ۳۸۵ھ بغداد شریف میں۔ (مرأۃ جلد اوّل)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد ابن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ۔ بیہق نیشاپور کا علاقہ۔ قریہ جزر میں ولادت شعبان المعظم ۳۸۴ھ میں۔ اپنے دور کے جلیل القدر محدث امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ بیہقی شریف کے علاوہ دلائل النبوۃ، دُرمنثور، کتاب الآداب، شعب الایمان وغیرہ کئی کتب لکھیں۔ تارک الدنیا۔ قلیل الغذا اور بہت عابد تھے۔ تیس سال مسلسل صائم رہے۔ شافعی المذہب تھے۔ وصال نیشاپور میں ۴۵۸ھ میں ہوا۔

امام رزین رحمۃ اللہ علیہ

نام رزین ابن معاویہ کنیت ابوالحسن۔ قبیلہ عبدر سے۔ قریشی النسل

۵۳۰ھ وصال (مرأة جلد اوّل)

امام یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ

ساتویں صدی ہجری میں عابدوں کے سرتاج اور زاہدوں کے سرخیل۔ روحانی کمالات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ شہرۂ آفاق محدث اور نادرۂ روزگار فقیہہ تھے۔ ولادت دمشق کے گاؤں نوی میں محرم الحرام ۶۳۰ھ میں۔

علامہ ذھبی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد شیخ ابن فرح رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ کو تین ایسے مقامات مراتب حاصل ہیں کہ ان میں سے کسی کو ایک مرتبہ بھی حاصل ہو تو اس کی زیارت لازم ہو جاتی ہے۔ علم، زُہد، امر بالمعروف ونہیعن المنکر۔ کھانے پینے کی تمام مرغوبات کو چھوڑ رکھا تھا۔ پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے تھے۔ بے شمار محدثین، مفسرین ومحققین نے ان کی مدح میں بہت کچھ لکھا ہے۔ صائم الدھر بھی تھے۔ علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ طبقات الکبریٰ میں انہیں قطب زمانہ، سید دوراں اور سرّ اللہ کے القابات سے نوازا ہے۔

زبردست حافظ الحدیث اور ماہر فن امام تھے۔ کبیر الفقہا تھے۔ (ابن کثیرؒ)

درس وتدریس، تصنیف وتالیف حق گوئی اور خیر خواہی میں لگے رہے۔ دو برس اس طرح گزارے کہ زمین پر اپنا پہلو کبھی نہیں لگایا۔

وصال ۲۴ رجب ۶۷۶ھ بیس شعراء نے چھ سو اشعار پر مشتمل ایک دلگداز مرثیہ آپ کی شان میں لکھا۔ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سوانح حیات پر مستقل کتب لکھیں۔ مرقد زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ قریباً تیس تصانیف ہیں جن میں شرح بخاری، شرح مسلم، ریاض الصالحین بہت قابل ذکر

ہیں۔ (انوار القرآن والحدیث) ریاض الصالحین ترجم دو جلدوں کا مطالعہ فرمائیے۔

عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ

ولادت ۱۱۸ھ۔ ضمناً وتبرکاً چند سطور:

حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو والد محترم نے پچاس ہزار درہم برائے تجارت دیئے، باہر گئے، واپسی پر والد گرامی نے پوچھا کیا خریدا۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کے متعدد خودنوشت نسخے پیش کیے۔ ایسی جنس لایا ہوں جس سے دارین کا نفع حاصل ہوا۔ والد نے شاباش دی۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ ان کے وصال پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے۔ آخری عمر میں ایک سال حج کیلئے جاتے اور ایک سال جہاد فی سبیل اللہ کرتے۔ بلاشبہ وہ عظیم ترین قائد تھے۔ بے شمار اہل اللہ نے ان کی تعریف فرمائی ہے۔ (انوار القرآن والحدیث) الراقم نے ان کے تقویٰ کی کیفیت دوسرے مقام پر درج کی ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی ذات اقدس پر الراقم چند سطور لکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ملاحظہ فرمائیے:

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ۔ دسویں صدی ہجری کے یادگار علماء میں سے تھے۔ انہوں نے علم دین کے ہر شعبہ پر انمٹ اور اثر انگیز کام کیا ہے وہ بیک وقت مفسر، محدث، مورخ، فقیہہ اور ادیب تھے۔ بلند پایہ، عارف اور صوفی بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں مقبول تھے۔ نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں زیارت سے بہرہ مند رہتے تھے۔ پورا نام۔ ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد جلال الدین الطلوتی الشافعی ایرانی النسل تھے۔ ان کا خاندان ان

سے نو پشت پہلے مصر کے شہر السیوط میں آباد ہو گیا تھا۔

ولادت ماہ رجب ۸۴۹ھ بمقام قاہرہ میں ہوئی۔ قلیل عرصہ میں تمام علوم میں مکمل مہارت حاصل کر لی۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ذکر کردہ احادیث صحیح اور حجت ہیں کیونکہ انہوں نے براہ راست حضور ﷺ سے احادیث کی تحقیق کر لی ہے۔ ان کی تصانیف قریباً ۵۶۱ یا ۵۷۶ ہیں۔ وصال ۱۸ جمادی الاول ۹۱۱ھ۔

ان کی ایک مشہور کتاب خصائص الکبریٰ ہے جس میں آنجناب رسالت مآب ﷺ کی خصوصیات وکمالات ومعجزات کا بیان ہے۔ جس کا ترجمہ ۱۹۶۷ء میں الراقم کے قبلہ حضرت خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، چھپ نہ سکا۔ ۱۱ مئی ۱۹۷۴ء میں۔ حضرت مترجم نے وصال فرمایا۔ مزار سیدا شریف میں ہے آخر پر آپ کا حسین تذکرہ لکھا ہے۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حنفی تھے۔ نام بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد۔ ولادت شام کی بستی عین میں رمضان شریف ۷۶۲ھ میں ہوئی تعلیم اپنے والد قاضی شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ، حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء ومحدثین سے حاصل کی۔ ۷۸۸ھ میں بیت المقدس گئے۔ وہاں ایک عالمِ دین کے ساتھ مصر میں آئے۔ مصر کا قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ عظیم عالم محدث، فقیہہ اور صاحب تصانیف کثیرہ محقق تھے۔ ایک رات میں فقہ کی کتاب قدوری مکمل نقل کر دی۔ بخاری شریف کی شرح لکھی۔ (عمدۃ القاری ۲۱ جلدوں میں)

معاصرانہ چشمک:

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی جلالتِ علمی محتاج تعارف نہیں دونوں میں معاصرانہ

چشمک رہتی تھی۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری کے نام سے شرح بخاری لکھی۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ

شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد قسطلانی مصر میں ۱۲ ذی قعدہ ۸۵۱ھ کو پیدا ہوئے۔ المواہب الدنیہ سیرت پر عمدہ کتاب لکھی۔ علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شرحیں لکھیں۔ امام قسطلانی نے بخاری شریف کی شرح لکھی۔ سات محرم الحرام ۹۲۳ھ کو قاہرہ میں وصال فرمایا۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

شریعت وطریقت کے امام اور ارباب مشاہدہ میں سے تھے۔ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں خصوصی قُرب تھا۔ ”مجھے آقائے دو عالم ﷺ کو صحیح بخاری سنانے کا شرف حاصل ہے۔ اس درس میں میرے سمیت آٹھ ساتھی شامل تھے۔“ ولایت کے اعلیٰ مقام پر تھے۔ نماز مغرب تا فجر جمادات وحیوانات کی تسبیح سماعت فرماتے۔ طبقات الکبریٰ، الیواقیت والجواہر، انوارالقدسیہ، میزان، کشف الغمہ، کبریت احمر، البدرالمنیر مشہور تصانیف ہیں۔ ۹۷۳ھ میں قاہرہ میں وصال فرمایا۔ راقم نے طبقات الکبریٰ مترجم پڑھی ہے۔ بقول امام ممدوح رحمۃ اللہ علیہ جس نے یہ کتاب پڑھی اس نے ۳۲۵ اولیاء کا زمانہ پایا۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

عظیم محدث عالم، مصنف اور مورخ تھے۔ وصال ذوالحجہ ۸۵۲ھ میں ہوا۔ سید احمد بدوی بھی مصر کے عظیم بزرگ ولی اللہ، عظیم ترین ولی اللہ تھے۔ مصر

میں ہزاروں اولیاء اللہ ہوئے مثلاً امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ (صحابی)، حضرت دانیال علیہ السلام (پیغمبر)، حضرت لقمان علیہ السلام، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، بھی مصر ہی میں تھے۔

حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ

حنفی مذہب رکھتے تھے۔ ہر رات ایک قرآن شریف ختم کرتے۔ وصال ۱۰ محرم الحرام ۱۹۷ھ۔

ارشاد حضرت ذوالنون مصریؒ: ''جو فرائض کو اچھی طرح ادا نہ کرے وہ نوافل پر مداومت نہیں کرسکتا۔''

تدوینِ حدیث کا مختصر خاکہ

واضح رہے حدیث شریف کی قانونی حیثیت بھی ہے بحوالہ قرآن مجید و خلفائے راشدینؓ جملہ صحابہ کرام وفقہی ائمہ کرام رضی اللہ عنہم۔ ادبی مقام بھی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور سید المرسلین ﷺ کی ذاتِ گرامی سے بے پناہ محبت اور والہانہ عقیدت تھی اس لئے انہوں نے حدیث شریف کو نہ صرف حرزِ جان بنالیا بلکہ آنے والی نسلوں تک پہنچانے کا بھی خاطر خواہ انتظام فرمایا۔

عہدِ نبوی شریف میں سرکاری طور پر دستاویزات اور مکتوبات شریف مرتب ہوئے اور نجی سطح پر بھی یہ دور پہلی صدی ہجری کے آخر تک ہے۔

دوسرا دور:

دوری صدی ہجری کے آخر تک...... حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے

سرکاری سطح پر تدوین حدیث کے فرائض سرانجام دیے۔

(۱) مدینہ منورہ کے گورنر عمرو بن حزمؓ کو ہدایت فرمائی ''حدیث کا ایک گرانقدر ذخیرہ مرتب کریں۔''

(۲) خلیفہ راشد کے حکم پر امام زہریؒ نے مجموعہ احادیث مرتب فرمایا۔

(۳) تمام ذمہ دار حکام کے نام فرمان جاری کیا کہ حدیث کی تدوین کا کام وسیع پیمانے پر شروع کرایا جائے۔ احادیث کے دفتر امویوں کے دارالسلطنت دمشق پہنچنے لگے۔

نجی سطح پر:

(۱) عباسی خلفائے کے ابتدائی دور میں مدینہ منورہ میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا ۱۴۰ھ میں مرتب فرمائی۔

(۲) مکہ معظمہ میں عبدالملک بن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ابن جریج تلمیذ کی۔

(۳) شام میں امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۵۷ھ میں جامع امام اوزاعی مرتب فرمائی۔

(۴) کوفہ میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۶۱ھ میں جامع سفیان ثوری تلمیذ فرمائی۔

(۵) خراسان میں عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۸۱ھ میں جامع ابن مبارک کی تالیف فرمائی۔

(۶) کتاب الخراج امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمائی۔

(۷) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الآثار مرتب فرمائی۔

تیسرا دور:

تیسرے دور میں مسانید لکھی گئیں پھر صحاح ستہ مدوّن فرمائی گئیں۔

چوتھا دور:

قریباً پانچویں صدی ہجری سے شروع ہوتا ہے اور سلسلہ تاحال جاری ہے اور جاری رہے گا۔ مثلاً مشکوٰۃ المصابیح، ریاض الصالحین، بلوغ المرام، کتاب الشفاء، بستان المحدثین، خصائص الکبریٰ، مشارق الانوار، معارف الحدیث......

(ذرّہ حقیر عبدالخالق توکلی عفی عنہ)

اقسام حدیث (بلحاظ عدد رواۃ)

راویوں کی تعداد کے اعتبار سے:

متواتر:

جس میں راویوں کی تعداد زیادہ ہو (ہر دور میں)۔

مشہور:

جس کے راوی ہر طبقے میں کم از کم تین ہوں۔

خبر عزیز:

جس کے ہر طبقے میں راوی کم از کم دو ہوں۔

غریب:

جس کی سند میں کسی جگہ صرف ایک ہی راوی ہو اور وہ راوی مشہور ہو۔

اقسام بلحاظ اسناد

مرفوع:

جس میں سلسلہ سند آنحضرت رسالت مآب ﷺ پر انتہا ہو۔ صحابی کہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

موقوف:

جس میں سلسلہ سند کسی صحابی پر ختم ہو۔

اثر:

وہ حدیث جو کسی طریقے سے حضور ﷺ سے منقول ہو۔ (مرأۃ جلد ہشتم)

مقطوع:

جس میں سلسلہ سند کسی تابعی پر ختم ہو۔ (تابعی کے قول، فعل، یا تقریر کو حدیث مقطوع کہتے ہیں)۔

خبر:

جس میں تاریخی واقعہ ہو۔ (مرأۃ جلد ہشتم)

اقسام بلحاظ صحت

(۱) صحیح:

جس کے تمام راوی عادل ہوں کامل الضبط ہوں سند متصل ہو۔

(۲) حَسن:

صحیح کی تمام صفات ہوں مگر ضبط اور فہم کی کمی ہو۔

(۳) ضعیف:

جس میں صحیح اور حسن کے تمام اوصاف نہ ہوں۔

اقسام بلحاظ اتصال سند

متصل:

تمام راوی ایک دوسرے سے متصل ہوں۔

منقطع:

سلسلہ اسناد میں ایک راوی ساقط ہو۔

رُسل:

جس میں راویوں کا سقوط آخر سند پر ہو۔ تابعی کے بعد صحابی کا ذکر نہ ہو۔ تابعی کہے یہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

دیگر اقسام

مقبول:

جو روایت و درایت کے اصولوں پر پوری اُترتی ہو۔

مردود:

جو روایت، درایت کے اصولوں پر پوری نہ ہو۔

موضوع:

من گھڑت۔

حدیث قدسی:

جس میں آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بات بیان فرمائیں۔

اقسام کتب احادیث

جامع:

ہر قسم کے مسائل سے احادیث مندرج ہوں۔

سُنن:

جس میں صحابیؓ کی ترتیب مدنظر رکھ کر احادیث ہوں۔ اور احکام کی احادیث ہوں۔

معجم:

وہ کتاب جس احادیث کو اساتذہ کے اعتبار سے مرتب کیا ہو۔

جُزء:

جس میں صرف ایک شخص یا ایک مسئلے کی روایات جمع ہوں۔

مستدرک:

جس میں کسی دوسری کتاب کی شرائط کے مطابق دیگر احادیث کو جمع کیا گیا ہو۔

مستخرج:

جس میں کسی دوسری کتاب کی احادیث کی زائد سندوں کا استخراج کیا گیا ہو۔

اربعین:

جس میں ایک یا زیادہ عنوانات پر چالیس احادیث ہوں۔

حضرت بی بی پاکدامناںؒ، لاہور

(کون ہیں؟ اور کہاں سے آئیں؟)

تحقیقی مضمون:

مزار اقدس بی بی پاک دامناںؒ کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی جناب رقیہ کبریٰ رضی اللہ عنہا زوجہ حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ اور حضرت عقیل بن ابی طالب کی صاحبزادیوں سے منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے کہ یہ نویں محرم ۶۱ ھ کو بحکم جناب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میدانِ کربلا سے ہجرت کر کے یہاں لاہور آ گئیں اور ہندو عہد میں زمین میں سما گئیں۔

آج سے سو برس پہلے کی تصنیف (۱) ''تحقیقات چشتی'' مصنفہ نور احمد چشتی اس بیان کی ترجمان ہے۔ اس کے بعد آنے والے مؤلفین نے اس کی خوب تشہیر کی اور ساتھ ہی ساتھ اسے ناقابل یقین بے بنیاد اور غلط بھی قرار دیا اور یہ بھی لکھا کہ یہ مزارات سید احمد توختہ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادیوں کے ہیں جن کا مدفن چلّہ بی بیاں اندرونِ اکبری منڈی لاہور میں ہے۔ (۲) کتاب تاریخ بی بیاں پاکدامناں کے بارے میں از مؤلفہ محمد بخش قریشی ''تحقیقات چشتی'' کی تقلید کرتے ہوئے لکھی گئی۔

کتاب میں (۲) میں میدانِ کربلا سے لاہور نے والے قافلہ اہل بیت کے ثبوت میں جن کتب مثلاً تاریخ اسلام عبدالرحمٰن شوق، تذکرۃ الکرام، ذبح عظیم، تاریخ کامل، تاریخ ائمہ کے حوالے دیئے وہ سب غلط ہیں۔

کتاب (۲) جھوٹ اور فریب کا پلندہ ہے...... عرب و عجم کی تمام تاریخیں گواہ ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ سے جو

افراد اہل بیت کے ساتھ چلے تھے ان میں سے کسی ایک نے بھی میدانِ کربلا سے آخر دم تک ساتھ نہیں چھوڑا۔ لاہور آنے کی داستان من گھڑت اور بے بنیاد ہے۔ چند حوالے اس بات کی صداقت پر۔ (اگرچہ سینکڑوں حوالے ہیں)

مسلمہ حقیقت:

تمام مورخین نے ماسوائے کتاب (۱) اہل بیت میں سے کسی کے لاہور آنے کو (میدانِ کربلا سے) تسلیم نہیں کیا اور مزار اقدس ''بی بیاں پاکدامناں'' کو مرشدِ پنجاب حضرت سید احمد توختہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادیوں کی خانقاہ مانا ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

بی بی حاجؒ، بی بی تاجؒ، بی بی حورؒ، بی بی نورؒ، بی بی شہبازؒ، بی بی گوہرؒ۔ چھ تعداد

تاریخ ابن خلدون مصنف علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون، تاریخ طبری حصہ سوم ص ۴۴۸ تا ۴۵۰ مؤلفہ علامہ طبری۔ ترجمہ سید حیدر علی طباطبائی، تحفۃ الزائرین ص ۳۷ از الحاج صادق علی عرفانی، نقوش لاہور نمبر ۲۷۳ ھ کا لاہور۔ صفحہ ۲۹ پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر۔ سے کتاب (۱) اور (۲) کی تردید ہوتی ہے اور سرخی مسلمہ حقیقت کی صداقت و سچائی ملتی ہے۔

چند حقائق:

۱)...... جو حضرات و خواتین سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلا گئے ان میں سے کسی نے آپ کا ساتھ نہ چھوڑا۔

۲)...... تحقیقات چشتی کتاب (۱) اور تاریخ بی بیاں پاکدامناں کتاب (۲) کا یہ بیان کہ ''حضرت علیؓ و حضرت عقیلؓ کی صاحبزادیاں سات سو چار (۷۰۴) افراد کی معیت میں بحکم امام حسین رضی اللہ عنہ کربلا سے ہجرت کر کے لاہور آ گئیں۔'' سراسر

جھوٹ اور بہت بڑا بہتان ہے۔

۳)...... لاہور کا اوّلین ذکر ۳۷۲ھ/۹۸۲ء میں کتب میں ملتا ہے۔ ۳۷۲ھ تک اس شہر لاہور میں کوئی مسلمان موجود نہ تھا۔ صرف ہندو ہی تھے۔

۴)...... یہ بی بیاں آخر ہیں کون؟

بحوالہ دیوان قلندر شاہ لاہوری از محمد شجاع الدین پروفیسر دیال سنگھ کالج لاہور۔ سلطان قطب الدین ایبک کے دور میں ایک صالح مرد سید احمد توختہ ترمذی لاہور میں تھے۔ بی بیاں پاکدامناں جن کے مزارات ایمپریس روڈ لاہور کے متصل زیارت گاہ انام ہیں بہ روایت صحیحہ آپ ہی کی صاحبزادیاں تھیں۔

تاریخ لاہور: مصنف رائے بہادر کنھیا لال۔ مطبع وکٹوریہ پریس لاہور ...... میں بھی مذکورہ بیان ہے۔ بابت حضرت سید احمد توختہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ مع اسمائے گرامی صاحبزادیاں رحمۃ اللہ علیہا، حضرت ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار محلّہ چلہ بی بیاں میں ہے پہلے بڑا مقبرہ تھا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اس کا سنگ مرمر اتروا لیا مقبرہ گر گیا۔ قبرستان کو مسمار کر کے غلام محی الدین پیرزادہ رتہ نے حویلی بنالی۔ وہ قبر اب ایک طویلہ کے اندر پختہ ہے۔ وفات کے بعد صاحبزادیاں لاہور سے باہر قیام پذیر ہوئیں شب و روز عبادت میں مشغول رہتیں۔ ۶۱۵ھ میں کفار مغل نے بہ تعاقب سلطان جلال الدین خوارزمی پنجاب پر لشکر کشی کی۔ لاہور کے رہائشی قتل ہوئے۔ یہ بی بیاں گھبرائیں کہ اب نامحرم لوگ آ کر ہم کو بے پردہ کریں گے۔ سب نے مل کر بارگاہِ مولا کریم میں التجا کی ''الٰہی ہم کو زمین کا پیوند کر دے'' ایسا ہی ہوا زمین جا بجا سے پھٹ گئی وہ چھ کی چھ بی بیاں مع خادمہ بی بی تنوری زمین میں سما گئیں۔ اوڑھنیوں کے پلّے ذرا ذرا سے زمین کے باہر رہ گئے تھے جن پر بعد میں لوگوں

نے قبریں بنوادیں۔

تذکرہ علمائے لاہور مصنفہ محمد دین فوق، سٹیم پریس لاہور ۱۳۳۸ھ۔ ۱۹۲۰ء۔ مولوی غلام دستگیر نامی جو محلّہ چلہ بی بیاں میں رہتے (تھے) نے تاریخی واقعات سے ''تحقیقات چشتی'' کی تردید کی...... اور حضرت سوختہ اور ان کی صاحبزادیوں کا ذکر کیا۔ اللہ نے ان کو نامحرموں سے محفوظ فرمادیا۔

۵)...... کیا بی بیاں واقعہ کربلا سے لاہور آئیں؟؟

جواب: سانحہ کربلا ۶۱ھ میں ہوا (۶۸۰ عیسوی) اس وقت تک مسلمانوں کا ہندوستان میں داخلہ نہیں ہوا تھا۔ واقعہ کربلا کے ۳۱ برس بعد محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ سندھ پر فوج کشی کی۔ اس وقت سے مسلمانوں کا عمل دخل لاہور میں ہوا۔ سانحہ کربلا سے قریباً ساڑھے تین سو سال بعد تک کسی مسلم خاتون کا لاہور میں آنا ثابت نہیں۔

۶)...... عورتیں کفرستان ہند میں کیوں آئیں؟ جب لاہور میں کوئی مسلمان موجود نہ تھا۔ ۶۱ھ کسی مسلمان عورت کو کیا پڑی وہ اسلامی ممالک سے منہ موڑ کر تنہا لاہور کا رخ کرتیں تمام عرب، شام، مصر، عراق، ایران، فلسطین وغیرہ حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے...... ادھر کیوں نہ گئیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد ۵ ص ۳۶۱ مطبوعہ دانش گاہ پنجاب لاہور۔

بحوالہ کئی کتب: چھٹی صدی ہجری میں کرمان سے بزرگ سید احمد توختہ ترمذیؒ (م ۶۰۲ ہجری) لاہور میں قیام پذیر ہوئے ان کی چھ بیٹیاں تھیں بعد از وصال والد گرامی وہاں ٹھہریں جہاں اب ان کے مزارات ہیں۔ مزار دو احاطوں میں ہیں پہلے احاطہ میں بی بی تاج، بی بی نور کی قبریں ہیں دوسرے میں بی بی حور، بی بی گوہر، بی بی شہباز کے مزارات ہیں۔

ایک مقبرہ گنبد دار ہے جو میراں محمد شاہ موج دریا بخاری م ۱۰۱۳ھ کے بھائی سید جلال الدین حیدر بخاری کا ہے...... سلاطین وقت نے مزاروں کے ساتھ اراضی وقف کردی تھی۔

کیسا جھوٹ! رقیہؓ بنت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ ۶۱ھ میں لاہور پہنچی اور عقیلؓ کی صاحبزادیاں ام ہانیؓ، اسماءؓ، ام لقمانؓ، رملہؓ، زینبؓ در معیت رقیہ کبریٰؓ مع حفاظ و ہم راہیان رازداری کی خاطر اور یزیدی ٹولہ کے خوف سے لاہور آئیں۔ (مدینہ منورہ، مکہ معظمہ، دیگر دیار اسلامی کہاں چلے گئے تھے؟ الراقم)

استغفراللہ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی رقیہ کبریٰؓ کا مزار پاک دمشق میں ہے اور دوسری بیٹی رقیہ صغریٰؓ کا مزار اقدس مصر میں ہے۔

پاکستان کے شہر لاہور میں ''خانقاہ بی بیاں پاکدامناں'' کو حضرت علی رضی اللہ عنہ وحضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیوں سے منسوب کرنا غلط اور گمراہ کن ہے...... محکمہ اوقاف کو چاہئے کہ مزار مذکورہ میں جو غلط اور بے بنیاد سوانح اور نام ان بی بیوں سے منسوب ہیں انہیں حذف کرے اور صحیح نام لکھوائے۔ (نقوش لاہور نمبر ص ۹۹۱)

نوٹ: الراقم نے تیرہ صفحات سے یہ تین صفحے لکھے ہیں۔ نیت الحمدللہ نیک ہے کہ صحیح معلوماتِ اسلامی قارئین کرام کے سامنے آئیں، تلخیص ومفہوم از ماہنامہ نور حرم لاہور جمادی الثانی رجب ۱۴۲۵ھ۔ اگست ستمبر ۲۰۰۴ء)

محقق علامہ جناب حفیظ اللہ منظر، جامعہ سراجیہ نعیمیہ (طالبات) مغلپورہ گنج لاہور نقل کرنے میں کوئی غلطی ہوئی ہو معاف فرمائیں اور گنہگار کی اصلاح فرمادیں۔

بعض مشاہیرِ اسلام کے اسمائے گرامی مع خاکہ کمالات
برائے حصولِ برکات ومعلومات

جناب قاضی موسیٰ ثقفی رحمۃ اللہ علیہ:

جناب محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سندھ میں آئے تھے۔ قاضی القضاۃ، محدث، خطیب، صدر، امام، بدرِ ملت، سیف السنّت، نجم شریعت، القابات ہیں۔ اوچ شریف میں رہے۔

جناب ابوموسیٰ اسرائیل بصری رحمۃ اللہ علیہ:

دوسری صدی کے نامور محدث، ثقہ راوی، امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔

جناب ابو معشر سندھی رحمۃ اللہ علیہ:

مدنی، بغداد شریف اور مدینہ منورہ میں دینی خدمات سرانجام دیں۔ فقیہہ، امام حدیث، وصال بغداد میں ۱۷۰ ہجری میں ہارون الرشید نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ:

ساتویں صدی ہجری کے اکابر مشائخ میں سے۔ بغداد شریف پہنچے سات سال خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے بمطابق اخبار الاخیار اور آبِ کوثر خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملے۔ خواجہ بہاؤالحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی تھے بنگال میں بے شمار کرامتیں سرزد ہوئیں بے شمار لوگ مسلمان

ہوئے ایک دیو کو ہلاک کیا جو ہمیشہ ایک خوبصورت لڑکا باری باری لیتا تھا۔

جناب مولانا ضیاء الدین برنی رحمۃ اللہ علیہ:

محدث، مفسر، مورخ، منطقی، فلاسفر، متکلم، لغت اور شعر میں باکمال تاریخ فیروز شاہی کے مصنف۔ خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے خاص عقیدت مند۔ وصال ۷۵۸ ہجری۔ کئی کتب کے مصنف۔ وصال پر ان کے پاس کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا۔ پہننے والے کپڑے بھی خیرات کر دیئے تھے۔ کفن ایک چادر اور بوریا سے بنایا گیا۔ خاتمہ بالخیر ہوا۔ سلطان المشائخ کے قریب ہی دفن ہوئے۔

جناب خواجہ خواجگان محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ولادت ۵ ذی الحجہ ۹۷۱ھ کابل میں، ۱۵ جولائی ۱۵۶۴ء۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان کے مرید تھے۔ بخشی الملک نواب مرتضیٰ خان، امیر الامراء عبدالرحیم خان خاناں، گورنر دکن، قلیج خان، گورنر پنجاب خان اعظم، صدر جہاں، صدر الصدور، خواجہ حسام الدین، آپ کے مرید تھے۔ روزانہ بعد از نماز عشاء تہجد تک دو قرآن مجید ختم کرتے۔ تہجد کے بعد فجر تک اکیس مرتبہ سورۃ یٰسین پڑھا کرتے۔ آپ نے لاہور میں شیخ فرید بخاری رحمۃ اللہ علیہ اکبر بادشاہ کے بخشی کے ہاں قیام فرمایا۔ اس وقت اکبر لاہور میں مقیم تھا۔ دہلی میں تین چار سال قیام کے بعد وصال فرمایا ۲۶ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ ۳۰ دسمبر ۱۶۰۳ء مزار شریف دہلی میں۔

معلوماتی نوٹ:

۱)...... زمخشری صاحب کشاف بعد میں معتزلی ہو گیا تھا۔

۲)...... زبدۃ المقامات کے مصنف محمد بن فضل اللہ ہیں۔

خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص اعظم ترین، مرید اور مراد، خلیفۂ اعظم حضرت جناب شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کے حالات طیبہ الراقم کی کتاب ذکر خیر؎ میں ملاحظہ فرمائیے۔ جو کہ ادارہ زاویہ پبلشرز لاہور سے شائع کی جا رہی ہے۔

حضرت مُلّا جیون جونپوری رحمۃ اللہ علیہ:

اورنگ زیب عالمگیر کے استاد، صدیقی، ولی اللہ۔ فرمایا "جب سے حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام زیرِ زمین جلوہ گر ہوئے ہیں زمین کے تمام طبقات روشن اور درخشاں ہو گئے ہیں۔"

اے اورنگ زیب! تمہیں آپ کے صدقے انوارِ رحمت میں سکھ چین کی نیند سے سونا نصیب ہوگا۔ کئی کتب کے مصنف۔ تفسیر احمدی لکھی (شرعی فقہی احکام پر مشتمل) اصولِ فقہ (نور الانوار فی شرح المنار)

یہ مدینہ شریف میں دو ماہ میں مکمل کی۔ مناقب اولیاء، انوار القرآن و ازہار القرآن بھی لکھیں۔ دہلی میں ۱۱۳۰ ہجری میں وصال فرمایا۔

شیخ محمد فاضل الدین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ:

بوقت وصال کلمہ طیبہ مع یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا ورد زبان پر جاری تھا۔ ضلع گورداسپور میں وصال ۷ ذی الحجہ ۱۱۵۷ھ کو فرمایا۔

حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ:

ائمہ تبع تابعین میں سے ہیں۔ لقب فقیہہ شام، نام عبدالرحمٰن، کنیت ابو عمرو۔ دراصل ہندی نژاد تھے۔ تعلق سندھ سے تھا۔ ان کے والد کو قیدی بنا کر شام

میں لایا گیا تھا۔ ولادت ۸۸ھ

بقول: امام سفیان بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ: امام اوزاعی ''اَعْلَم اہل زمانہ'' تھے۔

بقول ابن عملان رحمۃ اللہ علیہ: امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ''افصح الامت'' تھے۔

بقول امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ: امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ''فقیہہ شام'' تھے۔

بقول: حافظ عمرو بن علی فلاس رحمۃ اللہ علیہ: امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ''ثقہ'' تھے۔

بقول امام اسد بن عمر عجلی رحمۃ اللہ علیہ: امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ''صدوق'' تھے۔

بقول: سید الحفاظ امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ: امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ''فاضل'' تھے'' کثیر الحدیث، کثیر العلم الفقہ تھے۔

جناب محدث کبیر عبدالرحمٰن بن مہدی نے ۱۹۸ھ میں لکھا ''شام میں امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا سنت کا عالم کوئی نہ تھا۔''

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ''امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی اقتداء کی جاسکتی ہے''

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: ''حدیث میں زیادہ سمجھدار، فقیہہ شخص امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر نہیں دیکھا۔''

جناب اسماعیل بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: ''امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ساری امت کے عالم ہیں۔''

امام عبداللہ بن داؤد خریبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: ''اپنے زمانے میں سب سے افضل۔''

امام ابو اسحاق فزاری رحمۃ اللہ علیہ: اگر مجھے امت کا خلیفہ بننے کا اختیار دیا جائے تو میں امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو منتخب کروں گا۔''

حضرت بشر بن منذر رحمۃ اللہ علیہ: ''کثرت گریہ زاری اور فراوانی خشوع سے

قریباً نابینا ہو چکے تھے۔''

جناب امام ابو زرعہ رازی ام متوفی ۳۸۱ھ: امام اوزاعی اہل شام کے مرجع بن گئے تھے۔''

شام کے لوگ انہی کے مقلد تھے مگر دوسری صدی ہجری کے بعد شافعی مذہب شام میں اور اندلس میں مالکی مذہب پہنچ گیا۔

عصر حاضر کے مؤرخین کہتے ہیں ''امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا نسبی تعلق یمن سے تھا۔ اوزاع بستی کا نام ہے۔''

دیگر حضرات: ہندی اسیرانِ جنگ سے تھا۔ (بحوالہ علمائے پاکستان و ہند تصنیف و تحقیق غلام حبیب سبحانی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ۲۳ ٹیمپل روڈ لاہور ۲۰۰۲ء)

متفرق ذکر خیر حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۵۶۰ھ میں عراق کے ایک شہر میں ہوئی۔ اسم گرامی محمد، والد گرامی کا نام بھی محمد۔ والد گرامی کا وطن افغانستان میں علاقہ بلخ تھا۔ ترکِ وطن کر کے نیشاپور وارد ہوئے۔ جہاں حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ان سے ملے۔ یہاں سے بغداد آئے پھر شام چلے گئے۔ ۶۲۳ھ میں قونیہ پہنچے۔ مولانا وصالِ والد سے پہلے علوم ظاہری میں کمال حاصل کر چکے تھے۔ سید برہان الدین محقق رحمۃ اللہ علیہ نے نو سال تک مولانا کو طریقت اور سلوک کی تعلیم دی۔ ۶۳۸ھ میں حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ ان کی صحبت نے مولانا کے اندر ایک عظیم انقلاب پیدا کردیا۔ ۶۴۵ھ میں شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض حاسد اور جاہل مریدوں نے قتل کردیا

پھر مولانا کی ملاقات صلاح الدین زرکوب رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی جو نو سال تک مولانا کی خدمت میں رہے ان کا انتقال ۶۶۲ھ میں ہوا۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ حسام الدین چلبی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا ہمراز بنایا اور مثنوی شریف لکھنی شروع کی۔ مثنوی شریف فارسی میں دنیا کی غیر فانی کتابوں میں سے ہے۔ اس کے چھ دفتر ہیں۔ اشعار کی تعداد ۲۶۶۶ ہے۔ ہر مسئلہ مثالوں کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ اس کے بے شمار ترجمے اور شرحیں موجود ہیں۔ اس میں قرآن حکیم کے حقائق اور معارف کو بیان کیا گیا ہے اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس میں تصوف اور اخلاق کے علاوہ فلسفہ، عقائد اور کلام کے مسائل بڑی خوبی سے حل کیے گئے ہیں۔ اندازِ بیان سلیس ہے۔ رومی صاحب دل تھے۔ مثنوی شریف اوّل تا آخر تاثیر میں ڈوبی ہوئی ہے:

بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پَر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

(شرح بال جبریل مصنف و شارح پروفیسر محمد یوسف سلیم چشتی ؒ)

یہ وہی رومی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہیں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اپنا روحانی پیشوا مانتے ہیں۔ رومی دنیا کے ذہین ترین شخص تھے۔ تقریر کے دوران سامعین پتھر کی طرح ساکت و جامد ہو جاتے۔ ہم عصر علماء حاسد بن گئے۔

سیدنا رومی ؒ کا کلام ہے:

قال را بگذار مردِ حال شو
پیش مردِ کاملے پامال شو

ارشاد فرماتے ہیں:

علم انوار است در سینۂ رجال
نے زراہِ دفتر و نے قیل و قال

جب شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے علم لدنی سے مالا مال کر دیا تو فرمایا:

مولوی ہرگز نشد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزی نشد

(مختصر از ایکسپریس سنڈے ایڈیشن از خان محمد آصف مصنف اللہ کے سفیر)

رومی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم ترین تصرف:

جناب خان آصف صاحب "اللہ کے سفیر" میں تحریر فرماتے ہیں:

عبارت کا مفہوم اور خلاصہ مختصراً: ساری دنیا کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ آ گئے۔ مسلمان عیش میں پڑ گئے۔ ہلاکو خان نے بغداد میں تباہی مچا دی۔ پھر تاتاری لشکر کا رُخ نیشاپور کی طرف ہوا...... خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ شہید ہوئے۔ شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ لشکر قونیہ کی جانب ہوا۔ قونیہ کے لوگ پریشان ہوئے۔ ایک مجذوب نے شہریوں سے فرمایا:

اس درویش کے پاس جاؤ جو اپنی خانقاہ میں گوشہ نشین ہے شہری درویش کے آستانے پر آئے ...... دعا کی عاجزانہ التجا کی۔ درویش نے قبول فرمائی۔ درویش منگول لشکر کے قریب جا کر ایک ٹیلے پر یادِ الٰہی میں مشغول ہو گیا ساتھ ہی تاتاری لشکر تھا۔ لشکر نے درویش کو جاسوس سمجھا۔ تیر چلائے...... کسی تیر نے بھی کام نہ کیا۔ گھوڑوں کو استعمال کرنا چاہا۔ گھوڑے جنبش نہ کر سکے...... امیر لشکر خیمہ سے باہر آیا۔ پوری قوت سے کمان کھینچی۔ امیر پریشان ہوا (اپنی ناکامی پر) سب نے تیروں کی

بارش کردی۔ تلواریں نکالیں۔ زمین نے لشکریوں کے پاؤں پکڑ لیے۔

امیر بھی اپنی بے بسی پر رو پڑا۔ کہا "اے جادوگر ہمیں معاف کردے" ہم قونیہ کا محاصرہ ختم کر کے جا رہے ہیں۔ امیر نے رحم کی بھیک مانگی۔ بے اسلحہ انسان فاتح ٹھہرا۔ لشکر ناکام واپس ہوا۔ اہل قونیہ خوش ہوئے۔

درویش خانقاہ کی طرف آیا اور شہروں سے کہا "توبہ کرو، خدا کا شکر کرو۔"

یہ درویش حضرت سیدنا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

مزید حالات زندگی:

شاہ خوارزم نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت مولانا سے کردی اولاد بھی ہوئی۔ والدین کے وصال کے بعد رومی رحمۃ اللہ علیہ کتابوں میں گم ہوگئے۔ ایک بار تقریر کے دوران ایک عالم نے کہا (جو کہ حاسدوں میں سے تھا)

سورۃ والضحیٰ کی تفسیر بیان کرو۔ حضرت مولانا نے فی البدیہ پہلے حرف واؤ کی مسلسل چھ گھنٹے تفسیر بیان کی کہ یہ واؤ پہلے کیوں آیا؟ تمام حاسد علماء پکار اٹھے۔ مولانا کا کوئی ثانی نہیں۔

واقعہ:

کتب خانہ کتب سے پُر تھا۔ شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ آئے ناروا حرکات بھی کیں۔ کتب کی طرف اشارہ کیا سب جل گئیں۔ ایک روایت کے مطابق پانی کے حوض میں پھینک دیں۔ مولانا نے کہا یہ کیا ہے؟ حضرت تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "یہ وہ ہے جو تم نہیں جانتے" کتب راکھ بن گئی تھیں۔ یا پانی میں گل گئی تھیں۔ شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ کیا۔ آگ ختم اور کتب محفوظ یا خشک پائیں۔

واقعہ:

بادشاہ علماء کے زیر تھا۔ بادشاہ کا لڑکا بیمار ہوا مر گیا۔ بادشاہ نے درخواست کی رومی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے لڑکا زندہ ہوگیا۔

علماء سوء نے کہا یہ جادوگر ہے۔ سخت ایذا دے کر شہر بدر کردیئے گئے۔ بادشاہ کے حکم سے شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کی کھال اتاری گئی۔ انہوں نے ہند کا رخ کیا۔ ملتان آگئے۔ شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا دور تھا۔ پورے شہر میں آپ کو کسی نے آگ نہ دی۔ سورج کو مخاطب کر کے کہا تو بھی شمس میں بھی شمس۔ گرمی کی شدت میں اضافہ ہوا پورا شہر آگ کی بھٹی کی طرح ہوگیا۔ لوگ چیخ اٹھے۔ فرمایا "اے سورج حرارت کم کردے" ملتان میں جو حضرت شمس آئے انہیں شمس سبزواری کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

وصال:

مولانا ۶۷۵ھ میں وصال فرماگئے۔ ایک بار رومی رحمۃ اللہ علیہ نے غسل کا ارادہ کیا۔ اسی جگہ جزامی کوڑھی نہانے آگئے اور نہائے آپ نے اس پانی سے غسل فرمایا اور فرمایا بیماروں سے نفرت نہیں کرنی چاہیے۔

آپ کے جنازے میں ہزاروں عیسائی، یہودی انجیل و تورات پڑھتے تھے۔ بادشاہ بھی جنازہ میں شامل ہوا۔ لاکھوں مسلمان بھی۔ وصال کے بعد چالیس روز تک قونیہ میں زلزلہ آتا رہا۔ مدرسہ سے تابوت روانہ ہوا بوقت صبح۔ شام کے قریب قبرستان پہنچا اس قدر ہجوم تھا۔

ارشاد:

کم خواب، کم گو، کم خور بن جاؤ۔ کبھی دو رکعتوں میں پوری رات گزار

دیتے۔ کسی جانور کو بھی تکلیف نہ دیتے۔

واقعہ:

ایک بار گلی میں کتا سو رہا تھا۔ مولانا کھڑے رہے۔ کسی شخص نے کتے کو اٹھا دیا۔ آپ آزردہ ہوئے۔ (ماہنامہ سہ ماہی سلسبیل لاہور اپریل ۱۹۶۳ء)

نوٹ: والد گرامی کا سلسلہ نسب آٹھ واسطوں سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے والدہ کی طرف سے سلسلہ نسب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے چھ ماہ تک، ایک ہی حجرے میں حضرت شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رہے تھے۔

شیخ الاسلام والمسلمین

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

والد ماجد قاضی جمال الدین سلیمان قدس سرہ۔ حضرت بابا صاحب اور غوث بہاؤ الحق ملتانی رحمۃ اللہ علیہ خالہ زاد بھائی ہیں۔ والدہ ماجدہ بی بی قرسم خاتونؒ، دختر مولانا وجیہ الدینؒ۔ سن ولادت ۵۶۹ھ۔ تعلیم کیلئے ملتان گئے۔ وہاں آپ کی ملاقات خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی جو دہلی جانے والے تھے۔ خواجہ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے قران مجید حفظ کیا۔ دینی کتب پڑھیں...... کافی عرصہ کے بعد آپ دہلی میں قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے...... جلدی ریاضت، مجاہدہ کا دور شروع ہوا۔

چلۂ معکوس:

جس میں چالیس دن رات اپنے پاؤں میں رسّی باندھ کر سر کے بل کنوئیں میں لٹکا جاتا ہے اور مخصوص طریقہ سے اللہ الصمد پڑھا جاتا ہے۔

کھتوال:

رات کو دو رکعت میں پورا قران شریف ختم کرتے تھے۔ کھتوال میں والدہ ماجدہ کی خدمت میں بھی رہے۔ مسجد میں ذکر وفکر کرتے۔ کنویں کی تلاش شروع کی۔ اوچہ شریف پہنچ گئے۔ اوچہ کی ایک مسجد کا کنواں چلہ کیلئے موزوں تھا۔ اس مسجد کا مؤذن آپ کا عقیدت مند تھا جس سے اپنا مقصد ظاہر کیا۔ مؤذن نے رازداری کا یقین دلایا۔ کنواں درخت کی شاخوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ رسّے کا ایک سرا درخت سے دوسرا پاؤں میں باندھا۔ مؤذن سے کہا مجھے لٹکا دو اور صبح کی اذان سے پہلے نکال لینا چنانچہ چالیس رات ایسا ہی کیا۔ بعد از نمازِ عشاء لٹکائے جاتے اور نمازِ فجر سے پہلے نکال لئے جاتے۔

نمازیں باجماعت ادا فرماتے...... بعض کتب میں یہ چلہ چھ ماہ اور بعض میں بارہ سال لکھا ہے۔ بعد از چلہ روانہ ہونے لگے مؤذن خواجہ رشید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے التجا کی۔ میں مفلس ہوں اور لڑکیوں کی شادی کرنی ہے۔ فرمایا وعظ کیا کرو۔ عرض کیا میں ان پڑھ ہوں۔ فرمایا تم منبر پر قدم رکھنا اور دیکھنا فضل رب کیسے برستا ہے۔ سینہ کھل گیا بے مثل واعظ بن گئے۔

نماز معکوس بھی ہے:

چشتیہ کے علاوہ دوسرے سلاسل کے اہم بزرگوں نے اسے ادا کیا ہے۔ (پاؤں میں رسی باندھی۔ سر کے بل کنوئیں میں لٹکنا اور نماز پڑھنا) بمطابق فوائد الفواد حضرت رسالت مآب ﷺ نے یہ نماز ادا کی ہے۔

خلفاء:

بے شمار مرید اور بے شمار خلفاء حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ چند

ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ (۲) مولانا علی بہاری رحمۃ اللہ علیہ (۳) خواجہ احمد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ (۴) علی مکی رحمۃ اللہ علیہ (۵) مولانا یوسف ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ (۶) حضرت بی بی فاطمہ سام رحمۃ اللہ علیہا (۷) بی بی رانی رحمۃ اللہ علیہا (۸) جمال الدین احمد ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ (۹) سید بدر الدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ (۱۰) شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ (۱۱) مولانا فخر الدین صفاہانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲) حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ (۱۳) حضرت مولانا عارف رحمۃ اللہ علیہ (۱۴) حضرت مولانا حمید رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ۔

علم وفضل:

علم وفضل میں حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بے مثل تھے اور بے شمار کراماتِ حسی بھی ظاہر ہوئیں۔

اب بھی پاک پتن شریف میں زہریلے سانپ پائے جاتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ شام کے وقت جنگل سے واپس شہر آ رہے تھے ایک زہریلے سانپ نے آپ کے ہاتھ کی انگشتِ شہادت پر کاٹ لیا۔ آپ ذکر الٰہی میں مشغول ہو گئے جسم سے بہت سا پسینہ خارج ہو گیا اور زہر کا اثر دور ہوا۔

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو بھی سانپ نے ڈسا جبکہ آپ دہلی سے اجودھن آ رہے تھے فرمایا ''میں جوگی سے زہر جھڑوا کر زندہ نہیں رہنا چاہتا۔ میرا شیخ کامل و مکمل ہے۔ اگر میری ارادت صحیح ہے تو پھر علاج کی ضرورت نہیں۔''

منقبت میں شعر:

اسم اعظم ہے نام تیرا ورد ہے تسکینِ جاں
خواجہ زہد الانبیاء تُو ہے شہبازِ لامکاں

اے قُطب کے لاڈلے نور نظر خواجہ معین
کاروانِ جنت کا ہے تو ہی میرِ کارواں
دید کی اب بھیک دے دو آفتابِ معرفت
منتظر ہے دید کا در پر ہجومِ عاشقاں

(انوار الحق ہاشمی صاحب)

سونا بنانے کا وظیفہ

ایک غریب شخص نے لڑکیوں کی شادی کے لئے عرض کی۔ آپ نے سورۂ اخلاص پڑھ کر مٹی کے ڈھیلے پر دم کی۔ وہ سونا ہو گیا، گھر جا کر اس نے بے شمار ڈھیلے جمع کئے اور بے شمار بار سورۃ اخلاص پڑھ پڑھ کر دم کرتا رہا...... تھک گیا۔ دوست نے کہا بھائی سورۂ اخلاص تو وہی ہے مگر زبان بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی کہاں سے لاؤ گے۔ (اختصار)

بیماری اور وصال

خلہ کی بیماری لگی۔ تمام بدن میں سوئیاں چبھتی معلوم ہوئیں۔ شعبان میں بیمار ہوئے۔ شوال ۶۶۳ھ میں خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی رخصت کر دیا۔

ذی الحجہ ۶۶۳ھ میں کلام اللہ کی تلاوت میں تھے۔ نماز باجماعت ادا فرماتے۔ تمام معمولات پورے کرتے۔ محرم ۶۶۴ھ کا چاند نظر آ گیا...... بے ہوشی کے دورے پڑنے لگے۔ ہر نماز دو دو تین تین مرتبہ پڑھتے تھے۔ محرم کی دو تاریخ کو سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ دہلی سے اجودھن پہنچے۔ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجرہ میں تھے۔

دروازہ بند تھا صاحبزادگان اور مریدان باہر بیماری سے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ سید کرمانی رحمۃ اللہ علیہ خود بخود اندر چلے گئے اور مشائخ دہلی کے سلام و پیغام دیئے۔ آخر پر خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا سلام عرض کیا۔ جب یہ سنا تو پوچھا ''وہ خوش تو ہے'' فرمایا ''ایں جامہ، مصلیٰ، عصا، بدو دہید'' یہ جامہ، مصلے، عصاء ان کو پہنچا دینا اور یہ سب چیزیں سید بدرالدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے پاس امانت رکھوادو۔ صاحبزادگان بہت ناراض ہوئے کہ ہمارا حق دوسروں کو دے دیا گیا۔ چار محرم ۶۶۴ھ کا دن سخت تکلیف میں گزرا مگر ساری نمازیں جماعت سے ادا کیں بعد از نماز عشاء بے ہوشی طاری ہوئی۔ تازہ وضو کرتے اور تین بار نماز عشاء ادا کی۔ نفل پڑھے۔ سجدہ کیا۔ سجدے میں بلند آواز سے یاحی یا قیوم کہا اور جان جان آفرین کے سپرد کردی۔

تجہیز و تکفین

وصال پر تجہیز و تکفین کیلئے کچھ نہ تھا۔ جہاں وصول ہوا وہیں دفن کا انتظام کیا گیا۔ بعد ازاں جب خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ دہلی سے ہزار حفاظ کرام کے ساتھ پاکپتن شریف آئے تو اینٹیں بنائی گئیں ہر اینٹ پر قرآن شریف ختم کیا گیا اور روضہ شریف بنایا گیا۔ جب روضہ تیار ہوگیا۔ تمام فرزندان خلفاء اور نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ آئے اور جسم پاک باہر نکالا۔ خوشبوؤں سے معطر کیا۔ اسی اثناء میں ارواح سید المرسلین ﷺ و جملہ انبیاء و اصحاب کبارؓ اور امامینؓ اور سب پیرانِ شجرہ شریفہ کی ظاہر ہوئیں اور نقش مبارک کو اندر روضہ شریف کے لائے اور دفن کیا۔

ازواج اور اولاد

اختلاف ہے دو یا تین یا چار بیویاں۔ تین پر کثرت روایات ہیں۔ سب

سے اولاد بھی تھی۔

۱۔ بی بی ہزیرہ بانو رحمۃ اللہ علیہا دختر سلطان غیاث الدین بلبن رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ بی بی ام کلثوم رحمۃ اللہ علیہا ۳۔ بی بی شارد رحمۃ اللہ علیہا (لونڈی)

۴۔ بی بی شکرو رحمۃ اللہ علیہا (لونڈی)

ایک مصنف نے ام کلثوم کا نام لکھا ہے۔

ان سے پانچ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔

۱۔ خواجہ نصیر الدین نصر اللہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۔ خواجہ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ خواجہ بدرالدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ ۴۔ خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ خواجہ یعقوب رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ بی بی مستورہ رحمۃ اللہ علیہا ۲۔ بی بی شریفہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۔ بی بی فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا

تمام صاحبزادے علم و عمل کی خصوصیات سے مزین تھے۔ سجادہ نشین ہوئے ہیں۔ ساری اولادِ امجاد مقبولانِ حق تعالیٰ میں سے تھی۔

اوراد و وظائف

(صرف چند ایک کا بیان)

پھوڑے کا تعویز:

اللہ الشافی۔ اللہ الکافی۔ اللہ المعافی

سوزش، پھوڑے اور زخم وغیرہ کیلئے اکسیر ہے گیارہ بار پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔

اہم وقت:

بدھ کے دن نمازِ ظہر، عصر کے درمیانی وقت کو اہم سمجھنا۔ یہ خواجہ نظام

الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت باوا جی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھ کر دیا تھا۔

ہر بیماری کیلئے دعا:

۱)...... فرمایا ایک لاکھ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھواؤ۔ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا اور آپ کے آستانہ پر یعنی پاک پتن شریف پڑھی گئی۔

۲)...... فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۴۱ بار روزانہ چالیس روز ورد سورۃ فاتحہ، بسم اللہ کا میم الحمد کے لام کے ساتھ الرحمٰن الرحیم تین بار، قضائے حاجت کیلئے اکسیر ہے۔

قضائے حاجات کیلئے

چاند کی ۱۵ ویں رات کو بعد نماز عشاء تازہ وضو کرے۔ قبلہ رو بیٹھ کر ۱۹ ہزار بار وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَان پڑھے ہر ہزار پر سجدہ کرے تین بار آمین کہے۔ حاجت طلب کرے خدا سے۔ یہ افضل الادعیہ سریع الاجابت، کثیر البرکت، آیت من آیات اللہ ہے۔ اکثر اولیاء نے اس کا وِرد کیا ہے۔

نمازِ اشراق، اوابین، حفظ الایمان سنت ادا فرماتے۔

خوشحالی کا وظیفہ:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ روزانہ ایک سو بار۔ ہر نماز کے بعد ۱۰ بار۔ (بمطابق حدیث شریف)

سورۃ نباء کا حکم:

بعد از نمازِ عصر، پانچ مرتبہ پڑھنے والا اسیرِ حق ہوجاتا ہے۔ (بینائی بھی تیز ہوتی ہے۔ راقم)

سورۃ یوسف:

یاد کرنے سے قرآن مجید حفظ ہوجاتا ہے ہزار مرتبہ پڑھے نعمت اور محبتِ حق کے دروازے کھلتے ہیں۔

کشائش رزق کا وظیفہ:

شبِ جمعہ کو سورۃ جمعہ کی تلاوت کیا کرے خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر شب پانچ مرتبہ پڑھو۔

شب برات کے نفل:

مشائخ اور بزرگوں نے نفل جماعت کے ساتھ پڑھے ہیں۔ صلوٰۃ التسبیح اور تین بار سورۃ یٰسین۔

دو رکعت نفل:

برائے محافظت جان گھر سے باہر اور گھر میں آنے کے وقت پڑھیں:

اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللّٰہِ۔ پڑھی جاتی ہے بوقت مصیبت۔

بہشتی دروازہ:

اس کی تعمیر خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے کروائی تھی جس کی ہر اینٹ پر ایک قران مجید ختم کیا گیا ہے یہ پاؤں کی طرف ہے۔

نادران آستانہ عالیہ:

لکڑی کی ایک روتی، جبہ شریف، موزہ، علم، پتھر کے میوہ جات، یہ سب شیشے کے بکس میں ہیں۔ اصل جبہ کپڑے کے درمیان ہے۔ علم تانبے کے ہیں۔

دربار شریف میں بڑا روضہ حضرت شیخ علاؤالدین موج دریا قدس سرہ کا

ہے جو حضرت بابا صاحب قدس سرہ کے پوتے تھے۔

اس پر بھی کپڑے کی تہہ ہے پتھر کے میوے: خومانی، چھوہارے، ثعلب مصری، اکروٹ، چھالیہ وغیرہ......

مشہور حکایت:

ایک سوداگر بغرض تجارت ان میووں کو اونٹوں پر لاد کر دہلی جارہا تھا۔ حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔ ان میں کیا ہے؟ سوداگر نے کہا! پتھر۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! پتھر ہی ہوں گے۔ دہلی پہنچ کر بوروں کو کھولا۔ دیکھا میوے تو ہیں مگر سب پتھر کے ہیں۔ سوداگر سمجھ گیا۔ اجودھن میں ایک فقیر کی زبان کی تاثیر اور میرے جھوٹ کی سزا ہے۔

اجودھن حاضر ہوا۔ معافی مانگی، توبہ کی۔ فرمایا میوہ تھا تو میوہ ہو جائے گا۔ ایسا ہی ہوگیا۔ یہ فروٹ اس وقت کی یادگار ہے۔ آپ کو دکھانے کیلئے اتنے ہی میوے سوداگر لے کر واپس حاضر ہوا تھا۔

جس جگہ یار کا نقشِ کفِ پا ہوتا ہے
بس وہیں کعبۂ اربابِ وفا ہوتا ہے

نظامی مسجد:

روضہ شریف سے باہر بالکل قریب جانب شمال نظامی مسجد ہے۔ یہ جگہ جناب خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا عبادت خانہ ہے۔ برائے قبولیت دعا اس مقام کو خاص شرف حاصل ہے۔

اسی در پر ہمیشہ بارشِ ابرِ کرم دیکھی
ہزاروں کامل و اکمل ہوئے اس آستانے سے

زیارت مزارات وقبور:

ابن تیمیہ کی اتباع میں ایک فرقہ لوگوں کو مزارات پر جانے اور عرس میں شرکت کرنے سے منع کرتا ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث نقل کی ہے "جب تم قبرستان جاؤ تو سورۃ فاتحہ، اخلاص، تکاثر پڑھا کرو تاکہ آخرت میں یہ (اہل قبور) تمہاری شفاعت کریں۔" ایسی دو احادیث جناب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بہشتی زیور آخری حصے میں نقل کی ہیں۔ (الراقم)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شہدائے اُحدؓ اور مزارِ آمنہؓ اور (جنت البقیع) میں جانا محقق و ثابت ہے۔ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے مزارِ خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے یہ سنا:

مرا زندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجان گر تو آئی بہ تن

میرے آقا خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدوی رحمۃ اللہ علیہ عظیم ترین عارف باللہ اور مفتیٔ اعظم اور دارالعلوم دیوبند سے سند یافتہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ مذکورہ شعر فارسی حافظ شیرازی بولے:

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

بحوالہ قرآن مجید مزاراتِ اولیاء شعائر اللہ میں داخل ہیں۔ (الراقم)

"جس نے شعائر اللہ کی تعظیم کی ان کا دل پرہیزگار اور متقی ہے۔"

صفا و مروہ (پہاڑیاں) شعائر اللہ ہیں۔ کیوں؟ فقط ایک ولیہ کاملہ پیغمبر خلیل اللہ علیہ السلام کی بیوی سیدہ ہاجرہؓ کے پاؤں لگنے سے ان پہاڑیوں کو یہ بے مثل

شرف ملا...... جہاں محبوبانِ حق تعالیٰ کے اجسام دفن ہوں۔ اس جگہ کو بھی کوئی درجہ دینا پڑے گا۔

خلوت گاہیں:

مکہ معظمہ میں جبلِ ہندی پر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مقامِ چلہ ہے۔ بغداد شریف میں بھی ہے۔ زاویہ ہندیہ فریدیہ کے نام سے معروف ہے۔ خراسان میں بھی چلہ گاہ ہے۔ دہلی میں دروازہ سندھ کے متصل ہے۔ مزارِ خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب بھی ہے۔ اجمیر شریف میں بھی ہے۔ دربار داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں بھی ہے۔ حصار میں بھی ہے۔ ہانسی میں بھی ہے۔ ریواڑی۔ ریاست فرید کوٹ۔ ہوشیار پور۔ برما۔ آسام۔ چاٹگام۔ کلہر کہار (جہلم)۔ اوچ شریف۔ سکھر۔ منگو پیر کراچی۔ ملتان۔ کھتوال۔ ریاست پٹیالہ۔ سیہون شریف۔ لال شہباز قلندرؒ۔ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے مقامات پر یا مضافات میں چلہ گاہیں ہیں۔ ملتان شریف موضع سردانہ میں آپ کی مسواک کا درخت اور چلہ گاہ موجود ہے۔ قصبہ نارنول محلہ شیخ پورہ (ریاست پٹیالہ) میں وہ درخت موجود ہے جو آپ کے مسواک گاڑنے پر اُگا تھا...... اسماعیل دال سیمنٹ فیکٹری جہلم جو تالہ کے مقام پر پہاڑی غار میں چلہ کیا اور وہاں پانی کا چشمہ بھی ہے۔ گڑ شریف انڈیا میں بھی چلہ گاہ ہے۔ (انوار الفرید از سید مسلم نظامی ۱۹۶۴ء)

خواجہ خواجگان حضرت معین الدین اجمیری علیہ الرحمۃ کا ارشاد:

جب خواجہ غریب نواز قدس سرہ نے پہلی بار حضرت بابا جی علیہ الرحمۃ کو دیکھا تو اپنے خلیفہ اکبر خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمۃ سے فرمایا ”تم اس شہباز کو زیر دام لائے ہو جس کا آشیانہ آسمان کی انتہائی بلندیوں پر ہے“

آپ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نسل پاک سے ہیں (علامہ اقبال کا ایک شعر سامنے ہے عرض کروں اگرچہ یہاں قدرے غیر متعلقہ ہے!

اقبال کس کے عشق کا یہ فیض دوام ہے
رومی فنا ہوا حبشی کو دوام ہے

یہاں رومی سے مراد سکندر رومی ہے...... دوسرا شعر:

قطرہ آب وضو قنبرؓ
دُر بہا برتر زخونِ قیصرے

(حضرت قنبر رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے غلام کا اسم گرامی ہے)

حضرت خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمۃ نے:

پہلی ہی ملاقات پر آپ کو بابا فرید کہہ کہ پکارا تھا۔ (ملتان شریف میں)

بلاد اسلامیہ کے سفر:

حضرت خواجہ فریدالدین براستہ بخارا بغداد شریف پہنچے راستے میں کئی شہروں میں آپ سے کرامات سرزد ہوتی رہیں بعد میں بغداد شریف سے دمشق آئے پھر شام۔ بعد میں بیت المقدس میں قیام کیا۔ یہاں سے نیشاپور پہنچے۔ واپسی پر دہلی تشریف لائے۔ اور خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی۔

طے کا روزہ:

آپ کو طے کا روزہ رکھنے کا حکم ملا۔ یہ روزہ اکثر تیسرے روز افطار کیا جاتا ہے روزہ کے دوران شدید بھوک لگی۔ بے قرار ہو کر ہاتھ زمین پر مارے۔ چند کنکریاں (روڑ) ہاتھ میں آئے۔ منہ میں رکھے۔ میٹھے لگے۔ کھائے۔ اس طرح گنج شکر بن گئے۔

ازاں بعد کئی چلے گئے آخری چلہ کے وقت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ خود ان کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کو سینے سے لگایا ہر قسم کے تمام حجابات دُور ہو گئے۔ پھر بارہ سال ہانسی میں رہ کر بھی چلے کاٹے۔ اگر کسی بزرگ کو یہ پسند نہ ہو تو وہ حضور اکرم ﷺ کا غارِ حرا والا قیام یاد کرلے۔

شکر کی بوریاں نمک بن گیا:

دورانِ چلہ ایک قافلہ اونٹوں پر شکر کی بوریوں کیساتھ گزرا۔ یہ برائے تجارت آگے جارہا تھا۔ آپ نے پوچھا بوریوں میں کیا ہے؟ سوداگروں نے مذاقاً کہا ان میں نمک ہے۔ فرمایا نمک ہی ہوگا واقعی نمک ہوگیا۔ منزل مقصود پر پہنچ کر بوریاں کھولی گئیں نمک ہی پایا۔ حیران و پریشان ہوئے اور واپس حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ آپ نے معاف فرمادیا پھر شکر ہوگئی۔ (اخبار الاخیار مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ)

ایک اور اہم واقعہ اور کرامت:

ایک دن ایک ہندو عورت آئی سر پر دودھ کا برتن تھا۔ عرض کی راستے میں زبردستی جوگی اور جادوگر دودھ لے لیتے ہیں۔ معاوضہ نہیں دیتے۔ آپ نے تصرف فرمایا سارے جوگی وغیرہ آپ کے پاس آگئے۔ سب نے مع گورومنتر وغیرہ پڑھنے شروع کئے مگر کچھ نہ بنا۔ آخر سب نے معافی مانگی۔ آپ نے معافی اس شرط پر دی کہ پاک پتن شریف سے چلے جائیں چنانچہ وہ باہر چلے گئے۔

واقعہ اور کرامت:

ایک نادار بیوہ خدمت میں حاضر ہوئی۔ بیٹیوں کی شادی کیلئے مالی امداد

کی درخواست کی۔ فرمایا! ''مٹی کا ڈھیلا لاؤ''۔ حضور نے تین بار سورۃ اخلاص پڑھی، وہ ڈھیلا سونا بن گیا۔ فرمایا اس سے اخراجات پورے کرلو گھر جاکر وہ لالچی عورت بڑے بڑے مٹی کے ڈھیلوں پر تین سو بار سورۃ اخلاص پڑھ چکی مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ دوبارہ خود حاضر ہوئی۔ اور واقعہ بیان کیا۔ فرمایا ''تیرے منہ میں فرید کی زبان نہ تھی۔''

زہد وصبر وعفو و درگزر:

پاک پتن شریف کا راجہ بت ستاتا رہا۔ آپ کا ایک صاحبزادہ بھی شہید کروادیا۔ تاہم آپ نے صبر و درگذر سے کام لیا۔ گھر میں اکثر افاقہ رہتا۔ تاہم راضی برضا رہتے۔

جادو کا اثر:

خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں۔ حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوگئے۔ سارے طبیب عاجز آگئے، دعائیں بھی کی گئیں۔ آپ کے صاحبزادے شیخ بدرالدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا خواب میں ایک بزرگ نے بتایا۔ شہاب ساحر کے لڑکے نے جادو کیا ہے۔ پاک پتن شریف میں آپ کی آمد سے پہلے یہاں شہاب نامی ایک بہت بڑا جادوگر تھا اس نے مرنے سے پہلے سارا منتر اپنے بیٹے کو سکھا دیا تھا۔ حضرت صاحبزادے نے اس بزرگ سے اس کا رڈ پوچھا۔ بزرگ نے چند کلمات پڑھے بدرالدین نے یاد کرلئے۔ بزرگ نے کہا شہاب ساحر کی قبر پر جاکر یہ کلمات پڑھو۔ ''اے وہ شخص جو قبر میں رکھ دیا گیا ہے اور آزمالیا گیا ہے جان لے کہ درحقیقت تیرے لڑکے نے جادو کیا ہے اور تکلیف پہنچائی ہے لہٰذا اس سے کہہ دے کہ وہ باز آجائے اور اس سحر کو ہم

سے دور کر دے اگر تو نہیں کرے گا تو اس چیز سے قریب ہو جائے گا جو چیز ہمارے قریب ہے۔"

کلمات کا یہ ترجمہ اور خواب کا حال خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے سنا اور مقامی لوگوں سے شہاب کی قبر کا پتہ لگا کر وہاں گئے۔ کلمات پڑھ کر مٹی پر ہاتھ مارا مٹی نرم تھی کریدا تہ در تہ کریدا۔ آٹے کا بنا ہوا مجسمہ نکلا جس کے چاروں طرف سوئیاں تھیں اور گھوڑے کے بال مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے۔ یہی تھی سارے فساد کی جڑ۔ سوئیاں نکال لی گئیں۔ بال کھول دیئے۔ حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کو آرام ہو گیا۔ مجسمہ توڑا گیا۔ سب کچھ دریا میں ڈال دیا گیا۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر:

ولایت بادشاہی علم اشیاء کی جہانگیری
یہ سب کیا ہے فقط اک نکتۂ ایماں کی تفسیریں

ملفوظات:

درویش کے عناصر خمسہ یہ ہیں: ریاضت، صبر، قناعت، توکل، خدمتِ خلق۔

اسلام کا چھٹا:

رُکن روٹی ہے، ایک مولوی صاحب اسے نہ مانتے تھے۔ ایک بار انہیں بھوک نے بہت ستایا۔ ماننا پڑا۔ روٹی (غذا) کے بغیر تو کوئی کام ہی نہیں ہوسکتا۔ حکایت طویل ہے جو کہ الراقم نے نہیں لکھی۔

مزار اقدس کی تعمیر:

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف ۶۸۸ھ میں حضرت خواجہ

نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے تعمیر کروایا تھا۔ آپ دہلی سے دو سو حفاظِ قرآن پاک لائے تھے۔ ہر ایک اینٹ پر ایک ایک بار قرآن حکیم پڑھ کر دم کیا گیا ان دم شدہ اینٹوں سے تعمیر کروائی گئی۔

فوائد الفوائد میں ہے کہ تعمیر کے آخری دنوں میں حضور سید المرسلین ﷺ خواب میں ملے اور ارشاد فرمایا "جنوبی دروازے کا نام بہشتی دروازہ رکھنا اور اعلان کر دو جو شخص اس دروازے میں سے گزرے گا حق تعالیٰ اسے جنت سے سرفراز فرمائے گا۔ بشرطیکہ گناہوں سے توبہ کرے گزرتے وقت تین بار پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ ۔

قطعی جنتی:

حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ذکر خیر شریف میں بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ حضرت غوث بہاء الحق ملتانی علیہ الرحمۃ پر ذاتی تجلی وارد ہوئی اور آواز آئی کہ اے بہاء الحق! جو شخص ایک دفعہ تیرا منہ دیکھ لے وہ قطعی جنتی ہے غوث بہاؤ الحق اس خیال سے کہ رسول اللہ ﷺ کی امت میرا منہ دیکھ کر بخشی جائے...... پالکی میں سوار ہو گئے اور نقیب کو فرمایا کہ تو اس طرح آواز دیتا ہوا چل...... کہاروں کو حکم دیا گلی گلی میں پالکی پھراؤ...... ایک دکان میں حضرت فرید گنج شکر علیہ الرحمۃ ایک مکان میں تشریف رکھتے تھے...... اپنے ایک مرید کو فرمایا جا تو بھی...... منہ دیکھ لے تا کہ جنتی ہو جائے اُس نے کہا جب میں نے بارہ برس تک آپ کو وضو کرایا اور خدمت کی اور پھر بھی جنتی نہ ہوا تو ایک ساعت غوث بہاء الحق کا منہ دیکھ کر جنت میں جانے کی ضرورت نہیں اس پر آپ نے تبسم فرمایا اور بہت خوش

ہوئے اور فرمایا قسم ہے خدا کی بارہ ہزار بار یہی تجلی مجھ پر وارد ہوئی اور آواز آئی کہ جو تیرا منہ دیکھ لے گا وہ قطعی بہشتی ہے مگر میں نے ایک بار بھی کسی پر ظاہر نہیں کیا بلکہ ایک بار میں نے ہی دعا کی تھی کہ خداوندا غوث بہاؤ الحق میرا بھائی ہے ایک بار اس پر بھی یہ تجلی وارد فرما...... پھر آپ نے ایک رقعہ لکھ کر بھیجا ''اے برادر! مجھ پر ہر روز بارہ ہزار بار وارد ہوتی ہے اور ہر بار یہ آواز آتی ہے کہ جو تیرا منہ دیکھے اسے میں نے بخش دیا لیکن میں نے ظاہر نہ کیا تاکہ کوئی انکار نہ کرے۔ اس فقیر کی دعا سے ایک بار تجھ پر یہ تجلی وارد ہوئی تو درہمیں یک مرتبہ غوغا افگندہ ای خاموش باش تا فتنہ خلق نشوی۔ ایسے شور و غوغا سے درویش کو نقصان ہوتا ہے۔'' (ترجمہ) فارسی عبارت۔

خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ
کی ذاتِ گرامی پر چند جملے

نام سید محمد۔ والد ماجد سید احمد بخاری۔ حسینی سید۔ علاؤ الدین خلجی جیسا جابر بادشاہ ساری عمر زیارت کیلئے ترستا رہا مگر آپ نے ملاقات کا شرف نہ بخشا۔

والد گرامی خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ تھے اور سید تھے۔ لاہور میں قیام فرمایا۔ ۶۳۶ھ یا ۶۳۴ھ میں ولادتِ طیبہ نظام الدین اولیاء...... والد صاحب کے وصال کے بعد سید محمد (نظام الدین) اور والدہ اکٹھے رہتے۔ فاقے پر فاقہ ہوتا۔ فاقہ کے دن فرماتیں ''ہم اللہ کے مہمان ہیں'' سید محمد خوش ہوتے۔ سبحان اللہ کیسی صابرہ اور پاکباز مائیں......

حصول تعلیم کے لئے دہلی کا سفر کیا۔ راستے میں جنگل تھا جو کہ چوروں

اور ڈاکوؤں کا مسکن تھا۔ جب خطرہ ہوتا آپ فوراً پکارتے ''اے پیر تشریف لائیے''

حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہم نے خلافت کے ساتھ نظام الدین کو ہند کی ولایت بھی دے دی۔''

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے مرید حضرت امیر خسروؒ کی عقیدت کا واقعہ:

ایک مفلس نے حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت کے کئی واقعات سُنے تھے حاضر ہوا۔ اور عرض کی ''مال و زر سے نواز دے۔ ضرورت ہے'' فرمایا ''میرے پاس اپنے مہمان کو نذر کرنے کے لئے جوتوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے''

مہمان جوتے لے کر بے دلی کے ساتھ خانقاہ سے نکلا۔ اس دوران سلطان علاؤ الدین خلجی کے ہمراہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ باہر نکلے۔ سلطان نے ایک قصیدے پر خوش ہو کر امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کو پانچ لاکھ نقد سکے بطور انعام دیئے تھے۔ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ دہلی کی طرف، کثیر رقم اور مال و دولت گھوڑوں پر لدی ہوئی لے کر جا رہے تھے۔ اُس مفلس کے قریب سے گزرے اور فرمایا ''بُوئے شیخ می آید''۔ یہ جملہ دُہراتے رہے۔ ایک سرائے کے قریب پہنچے۔ دروازہ کھلوایا۔ اور فرمایا ''اے مسافر! تم سے بُوئے شیخ کیوں آ رہی ہے؟'' وہ شخص بے خبر تھا۔ کہا نظام الدین اولیاء سے مل کر آیا ہوں۔ شیخ نے کوئی خیال نہیں کیا۔ صرف پرانے جوتے دیئے۔ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو انہیں فروخت کرے گا؟

مسافر نے کہا: ''ان جوتوں کا کیا دو گے؟'' فرمایا اس وقت پانچ لاکھ نقرئی سکے ہیں اگر یہ ناکافی ہیں تو میرے ساتھ دہلی چلو اتنی ہی رقم مزید ملے گی۔ اس شخص نے کہا میرے لئے تو ایک ہزار سکے ہی کافی ہیں۔ خدارا اپنے وعدے سے پھر نہ جانا۔ سرائے سے باہر آئے۔ گھوڑے لدے ہوئے تھے۔ فرمایا ''یہ سب

تمہاری ملکیت ہیں۔" مسافر نے کہا "میں ان کو لے کر گھر تک کیسے جاؤں گا؟" فرمایا "یہی گھوڑے اس بوجھ کو اٹھائیں گے۔"

مسافر بولا "میرے شہر والے لوگ مجھ پر راہزنی ڈاکے کا الزام لگائیں گے۔ دستاویز لکھ کر دے دو۔" لشکر کی موجودگی میں تمام گھوڑے اس کے حوالے کئے خود اپنی دستار میں جوتے لپیٹ کر دہلی کی طرف گئے۔ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "میرے لئے کیا تحفہ لائے ہو" عرض کی: شیخ کے پاس شیخ ہی کی نشانی۔" فرمایا: کتنے میں خریدی؟ بتایا: پانچ لاکھ نقرئی سکوں کے عوض۔" فرمایا "خسرو بسیار ارزاں خریدی"۔ عرض کی: سیدی! اس نے اسی پر قناعت کی۔

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے دو اہم قابل غور ملفوظ:

(۱) برا کہنا برا ہے، لیکن برا چاہنا اس سے بھی برا ہے۔

(۲) دو اشخاص میں جھگڑا ہو ایک اپنا باطن عداوت سے پاک کرے تو دوسری طرف سے بھی آزار کم ہوگا۔

پنڈت نہرو (وزیر اعظم ہندوستان) بھی آپ کے دربار شریف پر جھکتے تھے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حاضری دی اور طویل نظم لکھی۔ جو کہ بانگ درا میں ہے۔ "التجائے مسافر" (بدرگاہ حضرت محبوب الٰہی، دہلی) دو تین شعر:

فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا
بڑی جناب تیری فیضِ عام ہے تیرا
ستارے عشق کے تیری کشش سے ہیں قائم
نظامِ مہر کی صورت نظام ہے تیرا

نہاں ہے تیری محبت میں رنگ محبوبی
بڑی ہے شان بڑا احترام ہے تیرا
اگر سیاہ دلم، داغِ لالہ زارِ تُو ام
وگر کشادہ جبینم، گلِ بہارِ تُو ام

علامہ نے آگے اپنی معروضات پیش کی ہیں۔ بحضور نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، ایک اور شعر بابت عقیدت:

وہ شمع بارگاہِ خاندانِ مرتضویؓ
رہے گا مثلِ حرم جس کا آستاں مجھ کو

آخر پر جناب اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا!

شگفتہ ہو کے کلی دل کی پھول ہوجائے
یہ التجائے مسافر قبول ہوجائے

حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ قرآن و حدیث کی تعلیمات کے عین مطابق ہے کہ زیارتِ مزارت اولیاء سے دل زندہ ہوتا ہے۔

جو فارسی شعر اوپر آیا اس کا ترجمہ:

"اگر میں گنہگار اور خطا کار ہوں تو بھی آپ ہی غلام ہوں اور اگر نیک نہاد اور نیکوکار ہوں تو بھی آپ ہی کا پروردہ ہوں۔"

بمطابق اقبال مسلمان کیلئے عشقِ رسول ﷺ شرط ہے اور یہ دولتِ سرمدی صحبتِ مرشد پر موقوف ہے:

صحبت از علمِ کتابی خوشتر است
صحبت مردانِ حُر آدم گر است

جب خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ براستہ دہلی پاک پتن شریف آ گئے تو باوا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ دیکھتے ہی آپ پر عاشق ہو گئے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار خلفاء تھے جن میں خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بہت مشہور ہیں۔ سلطان السلاطین اور محبوب الٰہی کے لقب حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عطا فرمائے۔

سات بادشاہوں کا زمانہ دیکھا۔ کسی کے دربار میں جانا تو در کنار کسی کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی۔ حالانکہ کئی بادشاہ ملاقات کے لئے بار بار التجا کرتے رہے۔ (پروفیسر یوسف سلیم چشتی ؒ شارح بانگ درا)

حضرت بُلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ ان اولیاء اللہ ہی سے ہیں جنہیں جب پیغام وصال آتا ہے تو اس کے ساتھ محبوبِ حقیقی کی جانب سے یہ مژدۂ جانفزا ملتا ہے۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ○ وَادْخُلِي جَنَّتِي ○

یہ پاکبازانِ عشق اگرچہ دنیوی اعتبار سے زندگی ہی میں مرنے سے پہلے مرجاتے ہیں مگر فی الحقیقت وہ مرنے کے بعد بھی زندہ جاوید رہتے ہیں۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوامِ ما

وہ قبروں میں دفن ہوتے ہیں مگر ان کی قبریں بڑے بڑے دنیا دار زندوں سے زیادہ زندہ ہوتی ہیں۔

نام فقیر تھاندا باہو
قبر جہناندی جیوے ہُو

حضرت بلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اڑسٹھ برس کی عمر پائی۔ وصال سے اب تک دو صدیوں سے زیادہ عرصہ گزر جانے پر بھی ان کا نام، ان کا کام اور ان کا کلام زندہ ہے اور زندہ جاوید رہے گا۔

آپ ۱۱۰۳ھ مطابق ۱۶۹۱ء میں اس جہان فانی میں تشریف لائے۔

جب ہندوستان میں مسلمانوں کی سلطنت کو انتہائے عروج پر پہنچانے والے خاندان مغلیہ کے مردِ آہن اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کو تخت نشین ہوئے قریباً ۳۳ سال ہو چکے تھے۔ اور ۱۱۷۷ھ بمطابق ۱۷۵۷ء میں عالم جاودانی کو سدھار گئے...... حضرت بلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی حکومت کا شاندار عہد دیکھا تھا...... پھر یہ سلطنت نااہل جانشینوں کے ہاتھ چلی گئی...... تو حضرت ممدوح نے مسلمانوں کی...... بُری حالت کو دیکھا۔

۱۷۳۹ء میں نادر شاہ کے ہاتھوں دہلی مُردوں کا شہر بن گیا مگر مسلمان امراء اور حکمران کو پھر بھی ہوش نہ آیا...... دین کی حفاظت کرنے والوں میں بلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔

ان کے والدین اوچ شریف میں تھے۔ اوچ شریف صدیوں سے اسلامی رشد وہدایت کا مرکز چلا آ رہا ہے۔ اس کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"اُوچ کی سرزمین اور اس کے صحرا کی کیفیت اور حالت ایسی ہے کہ روئے زمین پر کسی اور جگہ نہیں۔"

اوچ شریف کے بزرگ عالم سید سخی درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جنم لیا۔ بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر آپ کے والدین لاہور کے نواح

میں ایک گاؤں پانڈو میں آگئے جبکہ آپ کی عمر چھ سال تھی۔

والد گرامی نے گاؤں کی مسجد کی امامت سنبھالی۔ گاؤں کے زمینداروں کے ڈھور ڈنگروں کی پاسبانی وغیرہ چھ سال کے بلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد ہوئی ...... ایک شعران کی زبان سے سن کر والد گرامی کو وجد آگیا۔ اعلیٰ دینی اور روحانی تعلیم کا آغاز کیا۔

ایک مرتبہ بلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مویشی چرانے جنگل میں گئے۔ نیند نے غلبہ کیا آپ سو گئے۔ مویشی ایک کھیت میں گھس گئے...... کھیت کے مالک بڑے زمیندار نے کھیت کو اجڑا دیکھا اور بلّھے شاہ کو نیند میں دیکھا کہ ایک پھنیئر سانپ اپنا پھن لہرا کر ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ زمیندار گھبرا کر ان کے والد کے پاس گیا۔ یہ ماجرا سُن کر بہت سے لوگ اس مقام پر آئے۔ سانپ غائب ہو گیا۔ بلّھے شاہ جاگ اُٹھے۔ کھیت کی حالت سُنی تو ہنس کر بولے دیکھئے کھیت کیسا لہرا رہا ہے واقعی کھیت پہلے سے زیادہ سرسبز و شاداب تھا۔ کھیت کے مالک نے یہ کھیت اسی وقت سید سخی کی نذر کر دیا۔ آج تک اس کی پیداوار دوسرے کھیتوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ (ماہنامہ سلسبیل لاہور نومبر ۱۹۶۴ء مضمون از جناب ملک یوسف العزیز)

یہ چھ سال کی عمر کی کیسی بے مثل کرامت ہے آگے وصال تک کیسی شان ہو گی؟ اور دین اسلام کی کماحقہ، خدمت کی۔

روحانی تربیت کیلئے حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے مالا مال ہوئے...... شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ حسب و نسب کے لحاظ سے آرائیں تھے۔ بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز و اقارب نے آپ کو سمجھانے کی کوشش کی۔ ایک شعر!

بلّھے نوں سمجھاؤن آئیاں بھیناں تے بھرجائیاں
آل نبی اولاد علی دی تُوں کی لیکاں لائیاں

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:

جہڑا بلّھے نوں سید آکھے دوزخ ملن سزائیاں
جہڑا بلّھے نوں رائیں آکھے بہشتی پینگاں پائیاں

قصور میں قیام فرمایا۔ وہیں مزار اقدس ہے۔ جو کہ مرجع خواص وعوام ہے۔

قابل غور ابیات:

بلّھے نوں لوک متیں دیندے بلّھا توں جا بہہ مسیتی
وچہ مسیتاں دے کی ہوندا جو دلوں نماز نہ نیتی
باہروں پاک کیتے کی ہوندا جو اندروں گئی نہ پلیتی
بِن مرشد کامل بلّھیا تیری اینویں گئی عبادت کیتی

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ درود شریف کبریت احمر کے قاری تھے۔

فقر:

فقر کا مقصود ہے عفتِ قلب و نگاہ
علم ہے جویائے راہ فقر ہے دانائے راہ

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

چند حقائق قرآنیہ، اشعار میں:

جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانہ دل کے مکینوں میں
جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موجِ نفس اُن کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
پھڑک اُٹھا کوئی تیری ادائے ما عرفنا پر
تیرا رتبہ رہا بڑھ چڑھ کے سب ناز آفرینوں میں

(علامہ اقبال، ماہنامہ سلسبیل لاہور اکتوبر ۱۹۸۰ء)

حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا ''خدا تعالیٰ کو پہچاننے کا جس طرح حق ہے میں نے نہیں پہچانا۔'' (الراقم)

مردِ مؤمن:

خاکی و نوری نہاد بندۂ مولےٰ صفات
ہر دوجہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز
اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب اس کی نگاہِ دل نواز
نرم دمِ گفتگو، گرم دمِ جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاک باز
ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفرین کار کشا، کار ساز

(علامہ اقبالؒ)

راقم کے شیخ طریقت خواجہ سیدویؒ نے انہی الفاظ میں اپنا حال بیان فرمایا

تھا۔ مکتوب شریف موجود ہے۔

تصوف اور اقبال

شرابِ کہن پھر پلا ساقیا
وہی جام گردش میں لا ساقیا
وہ مے جس سے روشن ضمیرِ حیات
وہ مے جس سے ہے مستیِ کائنات
وہ مے جس میں ہے سوز و سازِ ازل
وہ مے جس سے کھلتا ہے رازِ ازل

(اقبالؒ، جنوری ۱۹۶۵ء، ماہنامہ سلسبیل لاہور)

ایک کرامت:

بحوالہ جمال الاولیاء مصنف حضرت اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمد الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ نے تیس شہروں میں ایک ہی دن ایک ہی وقت میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ یہ بزرگ ایک ہی شب کئی کئی شہروں میں شب باشی فرماتے تھے۔

شیخ حسین بن منصور حلاج علیہ الرحمۃ

حضرت شیخ حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ پر غلبۂ حال غالب رہا۔ حاسدین بدخواہوں اور ظالم حکمرانوں کی عاقبت نااندیشی کی بنا پر مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ جس طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو اذیتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ وزیر مملکت حامد بن عباس کو بلاوجہ آپ سے عداوت ہوگئی جس پر اس نے قاضی اور علماء کو ان کی تکفیر پر مجبور کیا۔ ناحق تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ حضرت مولانا روم قدس سرہ

العزیز مثنوی شریف میں اس طرف اشارہ کرتے ہیں:

چوں قلم در دست غدارے فتاد
لاجرم منصور بر دارے فتاد

ولادت:

فارس کے شہر بیضاء میں طور نامی علاقہ میں ہوئی۔ یہ شہر سیدنا سلیمان علیہ السلام کے حکم سے جنوں نے سفید پتھروں سے تعمیر کیا تھا۔ یہاں کے انگور کا ایک ایک دانہ چھیالیس گرام وزنی ہوتا تھا۔ سیب کو گولائی دو بالشت کی مقدار تھی۔

نام حسین۔ مشہور منصور کے نام سے ہیں۔ کنیت ابوالمغیث، لقب حلاج۔

ایک دکاندار کو انہوں نے اپنے کام بھیجا اور اس کی روئی اس کی عدم موجودگی میں تمام کی تمام دُھنی گئی جو کہ ایک مدت میں دُھنی جاتی۔ اس لئے حلاج مشہور ہوئے۔

آپ لوگوں کے دلوں کے بھید بیان کردیتے۔ لوگ آپ کو حلاج الاسرار کہتے۔ (خطیب بغدادی)

طلب علم اور سیاحت:

دو سال سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے پھر بغداد شریف آگئے۔ کبھی ٹاٹ کا لباس پہنتے۔ کبھی دو اَن سلی چادریں۔ کبھی لمبا چولا اور عمامہ۔ کبھی سپاہیوں جیسا لباس پہنتے۔ ایک مدت حضرت شیخ عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت وصحبت میں رہے۔ ایک سال مکہ شریف میں رہ کر پھر بغداد آگئے۔ مداحین کے ساتھ حاسدین بھی بڑھتے گئے۔ پانچ سال غائب ہونے کے بعد پھر تصوف میں آگئے۔ چند کتب بھی اس دوران لکھیں۔

مجاہدات:

ایک بار پورا سال حطیم میں رہے سوائے وضو اور طواف کے اپنی جگہ سے نہ ہلتے۔ نہ دھوپ کی پروا نہ سردی کی فکر۔ ہمیشہ روزے سے رہتے۔ روزانہ مغرب کے بعد چند گھونٹ پانی اور صرف تین لقمے روٹی کے کھاتے۔ اگلی شام تک کچھ نہ کھاتے۔ ریاضت میں ہر وقت محو رہتے۔ ایک بار آپ کی پیوند زدہ گدڑی کو دیکھا گیا تو وہ نصف وانق وزنی موٹی موٹی جوؤں سے بھری تھی۔ آپ کو قید کیا گیا ٹخنوں سے گھٹنوں تک لوہے کی بیڑیاں ڈالی گئیں۔ اس کے باوجود آپ روزانہ ایک ہزار رکعت نوافل پڑھتے۔

کرامات:

کرامات کا ظہور بکثرت ہوا۔ آپ گرمی میں سردی کا اور سردی میں گرمی کا پھل پیش کرتے۔ فضا میں ہاتھ لمبا کرتے تو درہموں سے بھرا ہوا ہوتا۔ جن پر قل ھواللہ احد لکھا ہوتا۔ جیل میں وضو کیا۔ چالیس ہاتھ کے فاصلے پر رسّی پر ایک کپڑا خود بخود آپ کے ہاتھوں میں آگیا آپ نے چہرہ صاف کیا۔

بیڑیاں ٹوٹ گئیں۔ جیل کی دیوار پھٹ گئی۔ فرمایا ''میرے ظاہر و باطن پر اللہ کی نعمتیں ہیں۔ اس کے باوجود آپ جیل سے فرار نہ ہوئے۔ یہ صبر ہے۔

ایک پتھر پر نظر ڈالی وہ سونا چاندی ہوا۔ اس کے باوجود تیل کیلئے ایک پیسہ پاس نہیں۔ ابن حنیف رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا۔ قیامت برپا ہے۔ منادی پکار رہا ہے حسین بن حلاج کہاں ہیں؟ چنانچہ بارگاہ خداوندی میں پیش کیا گیا۔ فرمایا ''تجھ سے محبت رکھنے والا جنتی ہے اور عداوت رکھنے والا دوزخی ہے۔ ابن منصور حلاج نے عرض کی۔ ''باری تعالیٰ سب کو بخش دے'' یہ ہے فتوت و جواں مردی۔

فردِ جرم:

غلبہ حال کے باعث ایسے کلمات کا صدور ہوا جو بظاہر خلاف شرع تھے۔ مشائخ نے انہیں معذور سمجھا۔ وزیر مملکت حامد بن عباس نے آپ کے خلاف فتویٰ لکھوایا۔ خلیفہ مقتدر باللہ سے سزا کی منظوری لی۔ کوتوال کو ایک ہزار کوڑے لگانے کا حکم دیا۔ بعدازاں سولی پر چڑھایا جائے۔

صبر واستقامت:

ایک بار ایک جیل میں تین سو قیدی تھے۔ فرمایا ”تمہیں آزاد کردوں“ انگلی کا اشارہ کیا تین سو قیدی کی بیڑیاں گر پڑیں۔ قیدی بولے۔ دروازہ بند ہے۔ اشارہ فرمایا دیوار میں دریچے کھل گئے...... قیدی بولے ”آپ ہمارے ساتھ آئیں“۔ فرمایا ”میرا خدا کے ساتھ راز ہے۔“

سزا کے حکم پر عمل درآمد کے لئے ۲۳ ذیقعدہ ۳۰۹ھ بروز منگل جیل سے باہر لاکر ایک ہزار کوڑے لگائے گئے پھر ایک ایک کر کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے پھر گردن تن سے جدا کی گئی بعدازاں جسم کو جلا دیا گیا۔ سر، ہاتھ، پاؤں دیوار کے ساتھ آویزاں کئے۔ ایک روایت دجلہ کے پل پر سر کو لٹکایا گیا۔ دو دن کے بعد سر کو خراسان اور کئی علاقوں میں پھرایا گیا۔

رقت آمیز کلمات:

جب جیل سے باہر لائے گئے تو زبان پر یہ کلمات تھے۔ ترجمہ: ”مصائب میں تنہا شخص کیلئے یہی کافی ہے کہ خدا اس کا ہے“ ہاں یکتا کی محبت بھی یکتا بنا دیتی ہے۔۔“ موجود مشائخ پر رقت طاری ہوگئی۔ ایک لاکھ افراد کا جم غفیر تھا۔ آپ عشق و مستی میں سرشار تھے۔ زبان یوں گویا تھی۔

ترجمہ ”دوستو مجھے قتل کردو کیونکہ موت ہی میری حیات ہے، دنیاوی زندگی میں میری موت ہے۔ میری زندگی موت میں ہے وہ ذات جو زندہ و جاوید ہے اس کی صفات معدوم نہیں ہوتیں اور میں اس سے تربیت یافتہ ہوں اور تربیت کنندگان کی گود میں پرورش پائی ہے۔“

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اشعار میں نصیحتیں کیں۔ حضرت شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ: ”شیخ ابن منصور کو جب کوڑے لگائے جانے لگے تو ہر ضرب پر غیب سے آواز آتی یا ابن منصور لاتخف (اے ابن منصور خوف نہ کر) سوئے مقتل حق حق اور انا الحق کہتے جاتے۔ یہ کہنا تھا دعویٰ خدائی نہ تھا بلکہ اپنے وجود کی نفی کا اظہار تھا۔ دراصل آپ فناہ فی اللہ ہو چکے تھے ہمہ اوست کے جلوؤں میں محو تھے۔

شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ تعجب ہے ایک درخت سے انی انا اللہ کی آواز آئے اور اس میں درخت کا کچھ دخل نہ ہو یہ کیوں کر ممکن نہیں اب منصور کی زبان سے انا الحق کے کلمات کہلواء دیئے جائیں جس میں ان کا کچھ دخل نہ ہو جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق تعالیٰ نے تکلم کیا تھا اسی طرح حسین بن منصور کی زبان پر تکلم فرمایا۔ انا الحق کا ایک مفہوم یہ بھی ممکن ہے کہ میں مجرم نہیں حق پر ہوں۔

تختۂ دار پر:

آپ کوڑے پہ کوڑا کھا رہے تھے اُف تک نہ کی۔ ہر کوڑے پر احد احد کی صدا بلند کرتے۔ حکمرانوں کے اشارہ پر سنگسار کرنا شروع کیا۔ پھر ہاتھ کاٹے گئے۔ فرمایا! ”نماز عشق کیلئے خون ہی سے وضو کیا جاتا ہے۔“ آنکھیں نکالیں، زبان نکالی۔

فرمایا”...... اے اللہ...... تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے مجھے ثابت قدم

رکھا...... جو دولت مجھے عطا فرمائی ان حاضرین کو بھی اس سے بہرہ ور فرما۔"

جو خون زمین پر گرتا تھا ہر قطرہ سے اللہ اللہ کی صدا بلند ہوتی، کٹے ہوئے ہر عضو سے انا الحق کی آواز آنے لگی۔ جسم جلا دیا، تاکہ کوئی فتنہ (بغاوت) ملک میں نہ ہو۔

تدفین:

راکھ دریائے دجلہ میں ڈالی گئی۔ سطح آب پر راکھ جدھر جاتی انا الحق کا شور برپا ہوتا۔ خادم کو وصیت کی تھی "جب میری خاک دجلہ میں ڈالی جائے تو پانی میں طوفان آئے گا۔ تو پورا بغداد ڈوب جائے گا۔ اس لئے جب سیلاب آنے لگے دجلہ کو میری گدڑی دکھا دینا۔ خادم نے حسب وصیت دریا کو گدڑی دکھائی، پانی تھم گیا۔ تمام راکھ کنارے پر آ لگی جسے دفن کیا گیا۔ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ساری رات آپ کی قبر کے پاس رہے۔ "مولا کریم نے فرمایا ہم نے ابن منصور کے ساتھ یہ معاملہ اس لئے کیا کہ وہ ہمارے راز کو غیروں نااہلوں پر ظاہر کر دیتا تھا۔" اس لئے دنیا میں اس قدر تکلیف دی۔

امام یافعیؒ آپ کو معذور تصور کرتے ہیں۔ سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محققین نے بھی یہی فرمایا کہ وہ بوجہ غلبہ حال معذور تھے۔

غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ "اگر میں ابن منصور کے دور میں ہوتا تو لازمی ان کی دستگیری کرتا اور انہیں پھسلنے نہ دیتا۔"

فتویٰ قتل پر جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے دستخط نہ تھے یہ سانحہ ۳۰۹ھ میں ہوا جبکہ جنید بغدادی کا وصال ۲۹۷ھ ہے۔ مزار مبارک جہاں سولی دی گئی وہیں ہے۔

بنا کردند خوش رسمے بہ خاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الاولیاء میں فرماتے ہیں "قتیل فی سبیل اللہ، شجاع، صدیق" تصانیف بہت ہیں۔ ہندوستان میں بھی تشریف لائے۔ آپ کو پچاس شہروں سے نکالا گیا۔ ایک گدڑی بیس سال تک جسم سے الگ نہ کی تھی جس کا ذکر اوپر کیا ہے۔

واقعہ کرامت:

ایک بار آپ چار سو صوفیوں کے ہمراہ جنگل میں تھے۔ بھوک غالب ہوئی۔ صوفیوں نے کہا "ہمیں بھنی ہوئی سری کی خواہش ہے۔ سب نے قطار باندھ لی۔ آپ ہاتھ پیچھے لے جاتے ہر ایک کو بھنی ہوئی سری اور دو دو گرم روٹیاں دیتے۔ سب نے سیر ہو کر کھائیں۔ پھر کھجوروں کا مطالبہ کیا۔ آپ پاؤں پر کھڑے ہو گئے فرمایا مجھے جھاڑو۔ لوگوں نے درخت کی طرح جھاڑا۔ کھجوریں گریں۔ سب نے کھائیں۔

جس جھاڑی کے ساتھ حضرت حسین بن منصور اس سفر میں پشت لگاتے چھوہارے پیدا ہو جاتے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

"ایک بار سفر حجاز میں آپ کے ہمراہ چار ہزار آدمی تھے۔ کعبہ شریف پہنچے۔ ایک سال کعبہ شریف کے سامنے ننگے سر کھڑے رہے یہاں تک کہ چربی گھل کر بدن سے نکلتی تھی۔" بچھو نے آپ کے تہ بند پر آشیانہ بنا لیا تھا۔

جب حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ایک ڈھیلا مٹی کا آپ پر پھینکا تو آپ نے آہ کی۔ لوگوں کے پتھروں سے آہ نہ کی۔ "شبلی میرے حال سے واقف

ہیں۔"

آپ نے قضا کے گیند کو رضا کے بیابان میں ڈالا۔ جب سولی پر چڑھایا گیا ابلیس لعین آیا اور کہا تو نے انا الحق کہا میں نے انا خیر کہا۔ تجھ پر رحمت ہوئی اور مجھ پر لعنت۔ آپ نے جواب دیا تو نے انا اپنے لئے کہا اور میں نے خودی اپنے آپ سے دور کر کے کہا۔ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ اللہ رکھا خواصپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواصپوری کے سوانح حیات پر الراقم کا ایک لکھا ہوا مضمون ماہنامہ سلسبیل لاہور ستمبر ۱۹۷۰ء میں چھپا تھا۔ مضمون طویل ہے اس کا خلاصہ یہاں پیش خدمت ہے۔

ولادت:

۱۸۹۵ء میں مشرقی پنجاب کے ضلع امرتسر موضع خواصپور میں ہوئی۔ متصل قصبہ فتح آباد الراقم کے والد مولوی کریم بخش توکلیؒ لکھتے ہیں:

اک شہر خواصپور پنجاب اندر جتھے نور ہمیش برسدا سی
میرے پیر دا نام ہے اللہ رکھا اوہدا مکھڑا چند وانگوں چمکدا سی

والدین صالحین میں سے تھے مڈل کلاس کے بعد جے وی کی سند لی اور محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے۔ ازلی ولی تھے۔ خواجہ محبوب عالم سیدوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی۔ ان کے وصال کے بعد جہان خیلاں خواجہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاتے رہے اور دربارِ رسالت مآب ﷺ میں تکمیل ہوئی اور دائمی حضوری والے بزرگ ہوگئے۔ وعظ و نصیحت اور تبلیغ فرماتے ہے۔ خواصپور کی جامع مسجد جو کہ مغلیہ

دور کی یادگار تھی اور بوسیدہ ہو چکی تھی خواجہ عبدالخالق کے فرمان کے مطابق اس کی از سر نو تعمیر جدید فرمائی اور جمعہ شریف پڑھانا شروع کیا۔ بے شمار عوام و خواص آپ کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں ہجرت فرما کر ۳۶۱ گ۔ ب چک تھانیدار والا متصل گوجرہ میں سکونت اختیار کی۔ ملازمت بھی کی۔ وصال سے قبل دوران علالت آپ کے مریدین میاں چنوں میں برائے علاج لے گئے۔ وہیں وصال فرمایا ۲۷ رجب ۱۳۶۸ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۶۹ء۔ بستی سعود آباد کے قریب قبرستان میں مزار پُر انوار ہے۔

بے شمار کرامات آپ سے سرزد ہوئیں۔ بخوف طوالت و علالت الراقم نہ لکھ سکا۔ آپ کیخاص خدمت گاروں میں الراقم کے والد ماجد مولوی کریم بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو سلسلہ عالیہ کے چشم و چراغ تھے۔ اور نہایت عابد ذاکر مجاہد اور فنا فی الشیخ تھے۔ ہمہ تن مقبولانِ حق تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہے۔ والد گرامی روزانہ کئی پارے قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور بہت لمبے لمبے اذکار زبانی پڑھتے تھے۔ نمازِ تہجد کبھی قضا نہ کی۔ مزار قبرستان منصور آباد متوفی ۳ شعبان ۱۳۹۴ھ

کیسے کیسے بندگانِ حق تعالیٰ

از "الطبقات الکبریٰ" مصنف[1] امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ۳۲۵ اولیاء کرامؒ کے حالات لکھے ہیں۔ (تفصیل کیساتھ) امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد (قابل توجہ) ہے:

"بھائیو! سنو جو کوئی اس کتاب کو اعتقاد کے ساتھ پڑھے گا اور اس کے

---

[1] اردو ترجمہ طبقات الاولیاء از سید عبدالغنی وارثی نفیس اکیڈمی کراچی طبع اول ۱۹۶۵ء

مضامین کو سنے گا وہ گویا ان تمام اولیاء اللہ کا زمانہ پائے گا اور ان کے کلام سنے گا جن کا تذکرہ اس میں ہے۔''

الراقم نے بعض محبوبانِ حق تعالیٰ کے بارے میں اشارۃً چند متفرق کلمات لیئے:

۱)...... ایک جوہری نے دریا میں غوطہ لگایا جب باہر آیا تو اپنے آپ کو بغداد شریف میں پایا۔ یہاں نکاح کیا۔ اولاد ہوئی۔ پھر دریا میں غوطہ لگایا تو اپنے آپ کو مصر میں دریائے نیل پر اپنے کپڑوں کے پاس آیا۔ ص ۵۵۲ (طبقات الاولیاء)

۲)...... اس قسم کے واقعات اور کرامتیں سید ابراہیم مقبول رحمۃ اللہ علیہ سے بھی سرزد ہوتے رہے۔ آپ بچپن میں روزانہ حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے۔ شیخ عبدالقادر شطوطیؒ کا بیان ہے ولیوں میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کا دسترخوان ہر سال دیوارِ سکندر ذوالقرنین کی دیوار کے اوپر بچھتا ہو مگر سیدی ابراہیم مقبولؒ کا۔ انبیاء و اولیاء میں کوئی ایسا نہیں جو اس دعوت میں حاضر نہ ہو۔ سید المرسلین ﷺ اس میں بطور صدرِ مجلس تشریف فرما ہوتے ہیں۔ (ص ۵۵۵)

۳)...... شیخ حسین ابو علی رحمۃ اللہ علیہ بکثرت اپنی حالت بدلا کرتے تھے کبھی سپاہی کبھی درندے کبھی ہاتھی، کبھی شیر خوار بچے وغیرہ وغیرہ۔ (سلطان باہوؒ کا بھی ایک ایسے ہی مردِ حق کے ساتھ واسطہ پڑا تھا۔ (الراقم)

۴)...... شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی مصری رحمۃ اللہ علیہ جب کوئی ان کی قبر کی زیارت کرتا ہے وہ سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اگر کوئی قبر پر ذکر کرے وہ بھی اس کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ حضور ﷺ سے ہر بات براہِ راست کرتے ہیں۔

۵)...... سید ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے ''ولی کو پہچاننا خدا کو پہچاننے سے بھی

دشوار تر ہے کیونکہ جو کھاتا پیتا ہو کیسے پہچانا جائے۔''

۶)...... سید یاقوت عرشی مصری رحمۃ اللہ علیہ (۷۰۷ھ) کے پاس ایک مرتبہ ایک کبوتر آیا۔ کاندھے پر بیٹھا۔ کان میں کچھ کہا۔ فرمایا بسم اللہ۔ ایک فقیر کو تیرے ساتھ بھیجتا ہوں۔ کبوتر نے کہا میرا کام تو آپ ہی سے نکلے گا۔ آخر یہ بزرگ اپنی خچری پر سوار ہو کر جامع عمرو مصر گہنہ آئے (اسکندریہ سے)۔ مؤذن سے ملے۔ فرمایا کہ کبوتری نے کہا جب بچہ نکلتا ہے مؤذن مار ڈالتا ہے۔ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ مؤذن نے توبہ کی۔

۷)...... شیخ ابوالحسن شاذلی مصری رحمۃ اللہ علیہ۔ انہوں نے دعائے حزب البحر مرتب فرمائی۔ نہایت بلند پایہ بزرگ اور مصنف تھے۔

۸)...... سیدی محی الدین بن العربی رحمۃ اللہ علیہ۔ بلند محقق عارف باللہ، شیخ، عارف کامل، بے شمار کتب کے مصنف۔

واقعہ اور کرامت:

اولیاء کا منکر شیخ کے تابوت کو قبر میں جلانے آیا۔ قبر سے نو ہاتھ پر زمین نے اپنے اندر دھنسا لیا اور غائب کر لیا۔ اس کے عزیز و اقارب جیسے جس قدر زمین کھودتے وہ نیچے دھنستا ہی جاتا۔ آخر مجبوراً گڑھا مٹی سے بھر دیا۔

۹)...... حضرت عینیہ بن حصن فراری رضی اللہ عنہ۔ نزول آیت حجاب سے قبل حضور ﷺ کے پاس گئے آپ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہاتھ مبارک سے چھپا لیا۔

۱۰)...... حضرت ابوبکر حسین بن علی یزدان رحمۃ اللہ علیہ نے حیا کی تیس (۳۰) اقسام بیان فرمائی ہیں مثلاً گناہ سے حیا، رب کے جلال سے حیا، کم ہمتی سے حیا، غیرت کی حیا، بزرگی کی حیا، نیکی کرنے کی حیا، مخلوق سے حیا، وقار کی حیا، تعجب کی حیا،

غربت کی حیا، بار بار سوال سے حیا، عتاب سے حیا، آنکھ کی حیا، شرم والی بات سے حیا، ایمان کی حیا وغیرہ وغیرہ

۱۱)...... سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی المرتضیٰؓ کا حال ذکر خیر ۲ میں الراقم نے لکھا ہے اس کتاب میں بھی بہت شاندار ہے۔

۱۲)......حضرت بہلول مجنون رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے فرمایا اشعار:

حرص دنیا سے ہاتھ اٹھاؤ
عیش کی یاں امید ہے بے جا
کس لئے مال جمع کرتے ہو؟
کیا خبر کون اس کو کھائے گا؟
رزق پہلے سے ہوچکا مقسوم
سوء ظن کا ہے فائدہ ہی کیا؟
اصل میں ہیں حریص ہی محتاج
ہیں قانع وہی ہیں جو اہل غنا

۱۳)......عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ:

یاد رہے ہر دلی کے اسم گرامی کے ساتھ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

چار ہزار احادیث سے چار باتیں میں نے لی ہیں:

۱) کسی عورت پر ہرگز اعتبار نہ کرو۔

۲) مال پر ہرگز فریفتہ نہ ہو۔

۳) اپنے معدہ پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈال۔

۴) صرف وہی علم سیکھ جو تم کو فائدہ دے (دینی واُخروی فائدہ)

۱۴)......حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

دن رات تین سو رکعتیں پڑھتے۔ روزانہ ایک قرآن مجید کی تلاوت کر لیتے۔ لگاتار روزے رکھتے۔ تیسرے دن کھجور اور ستو سے افطار فرماتے۔ ۲۸ اٹھائیس ماہ قید بھی رہے۔ بے شمار کوڑے کھائے۔ تلوار سے ان کے جسم پر زخم کیئے جاتے تاکہ غلط فتویٰ دیں کہ قرآن مخلوق ہے۔ فرماتے قران کلامِ الٰہی ہے۔ منہ پر طمانچے مارے جاتے۔ جنازہ میں آٹھ لاکھ مرد، ساٹھ ہزار عورتیں شامل ہوئیں جوگ نماز جنازہ جنازہ گاہ سے دور تھے وہ شامل کرنے سے تعداد دس لاکھ بنتی ہے۔

ایک روایت کے مطابق سب بلاکر پچیس لاکھ افراد نے نماز جنازہ پڑھا۔ اس دن بیس ہزار غیر مسلم یہودی، نصرانی اور آتش پرست مسلمان ہو گئے۔ بوجہ حقانیتِ اسلام۔

۱۵)......سیدنا امام ابوحنیفہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نعمان بن ثابت:

(۸۰ھ تا ۱۵۰ھ) قاضی کا عہدہ قبول نہ کرنے پر سخت مار سزا برداشت کی۔ قید میں رہے۔ چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کی۔

قصہٴ اخلاق حسنہ:

(۱)......ایک پڑوسی کے بیت الخلاء کا گندا پانی مع فضلہ وغیرہ بیس سال تک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے گھر گرتا رہا۔ آپ غلاظت کو اٹھا کر باہر پھینکتے رہے۔ جب غیر مسلم پڑوسی کو خبر ہوئی وہ اس قدر متاثر ہوا کہ مسلمان ہوگیا۔

(۲)......ایک طرف کا پڑوسی بہت فاجر و بدکار وغیرہ تھا۔ ایک دن پولیس پکڑ کر لے گئی آخر فیصلہ یہ ہوا کوئی شخص تیرے حق میں گواہی دے تو چھوڑ دیا جائے گا۔

اس نے کہا امام اعظم گواہی دیں گے۔ خلیفہ نے امام اعظم کو بلایا اور اس کی بابت پوچھا...... لوگ حیران تھے امام صاحب اس کی گواہی کیسے دیں گے وہ تو خود اس سے تنگ تھے۔ آپ نے گواہی دینا منظور کرلیا اور فرمایا تجھے کلمہ شہادت آتا ہے وہ کہنے لگا "جی ہاں"۔ فرمایا "سنا" اس نے پڑھا آپ نے فرمایا یہ اچھا آدمی ہے توحید و رسالت کی گواہی دیتا ہے چنانچہ خلیفہ نے اسے چھوڑ دیا۔ چونکہ امام صاحب نے اسے کبھی کچھ پوچھا نہ تھا اس لئے وہ سمجھتا تھا کہ امام صاحب اسے اچھا سمجھتے ہیں۔ آخر کار اس نے توبہ کرلی۔

۱۶)...... سیدنا امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

مونچھ منڈوانے کو ناک کٹوانے کے مشابہ جانتے تھے۔ غسل کر کے درس حدیث میں بیٹھتے۔ نوسو اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ ارشاد "علم کتب سے نہیں بلکہ نور ہے اللہ قلب میں اتارتا ہے۔"

۱۷)...... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطلبی ہاشمی:

آپ روزانہ ایک قرآن مجید ختم فرماتے تھے۔ امام، مجتہد، مذہب شافعیہ کے بانی۔

ملفوظات:

از "اخبار الاخیار" مصنف عبدالحق محقق و محدث دہلوی: رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ خواجہ معین الدین چشتی کے وصال پر پیشانی پر ظاہر ہوا حبیب اللہ مات فی حب اللہ۔

۲۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی: تمام دنیا و مافیہا اپنی دو انگلیوں کے درمیان دیکھتا ہوں۔

۳۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی ہر رات تین ہزار بار درود شریف پڑھتے۔

۴۔ حضرت امیر خسرو: طالب مولا کے لئے ضروری ہے: (۱) ہمیشہ بھوکا رہنا (۲) دل سے عبادت میں مشغول ہونا (۳) فضول باتوں کو ترک کرنا۔

(پچیس (۲۵) کراماتِ اولیاء اور ارشادات)

سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

گنج بخشِ اولیاء مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

(مزار اقدس لاہور)

ضرور پڑھئے لازماً فائدہ ہوگا۔ ساری کتاب سے صرف چند ایک مفید ترین عام فہم باتیں لی ہیں۔

الراقم نے کشف المحجوب کے بار بار مطالعہ سے یہ اخذ کیا کہ کتاب ہذا ظاہری و باطنی علوم کا انسائیکلوپیڈیا ہے اور جناب داتا صاحب بلاشبہ نہایت بلند پایہ ولی اللہ تھے۔ ان کے فیوض و برکات تاقیامت جاری و ساری رہیں گے۔ روزانہ ہزارہا عوام و خواص دربار شریف پر حاضر ہوکر فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

۱)...... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضور سید المرسلین ﷺ کے ارشادات کے مطابق دونوں حضرت رئیس التابعین اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے...... تھوڑی دیر ان کے پاس رہے تو انہوں نے فرمایا "اب آپ واپس جائیں قیامت قریب ہے اس وقت میں توشۂ عقبیٰ تیار کرنے میں مشغول ہوں۔"

۲)...... حدیث کا مفہوم۔ مسلمانوں کے تمام اعمال نیت پر مبنی ہیں ہر شخص وہی کچھ پائے گا جس کے لئے اس نے نیت کی ہے۔

۳)...... سچ کی برکت:

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ حجاج ظالم سے بھاگ کر حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں جا کر چھپے۔ حجاج ان کے تعاقب میں پہنچا اور پوچھا "اے حبیب تو نے یہاں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے" فرمایا "میرے معبد "عبادت گاہ" میں چھپا ہے" وہ اندر گیا مگر آپ کو نہ دیکھ سکا باہر آ کر کہا کہ "تم نے جھوٹ کیوں کہا تھا؟" فرمایا "بخدا میں نے جھوٹ نہیں بولا" حجاج نے اندر جا کر ہر ممکن جستجو کی لیکن حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نظر نہ آئے۔ حجاج کے جانے کے بعد آپ باہر نکلے اور فرمایا "اے حبیب! اللہ نے آپ کی برکت کے سبب مجھے گرفتاری سے بچالیا ہے۔" حبیب نے فرمایا "میری برکت نہیں بلکہ میرے سچ کی برکت سے۔ اگر میں جھوٹ بولتا تو وہ ہم دونوں کو رسوا کرتا۔"

۴)...... تمام اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جس کی بنا اخلاص پر ہو۔

۵)...... مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (حدیث شریف)

۶)...... ماں کی خدمت حج سے بہتر:

ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص آئے آپ سو رہے تھے جب بیدار ہوئے میں نے اس وقت خواب میں حضور رحمت عالمیان ﷺ کو دیکھا۔ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے ذریعے تجھ کو پیغام بھیجا کہ "والدہ کے حقوق کی تعمیل کرنا حج کرنے سے بہتر ہے۔" چنانچہ آنے والے شیخ واپس ہوئے اور بیت اللہ شریف نہ گئے۔

۷)...... اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق اس زمین کو کسی زمانہ میں بھی اولیاء، صوفیاء

اور مخلص راہنماؤں سے خالی نہیں رکھے گا۔ (حدیث شریف کا مفہوم)

حدیث:

میری امت میں ہمیشہ ہر دور میں چار افراد سیرت و اخلاق ابراہیمی پر عمل پیرا رہیں گے۔ انسان کے اندر دو قوتیں ہیں۔ نفسِ مطمئنہ (ملکوتی نفسی) دوسرا نفسِ امارہ جو برائی کی ترغیب دیتا ہے۔ (نفسانی خواہشات سے بچنا)

حدیث شریف:

سب سے زیادہ گمراہ کن چیزیں، ہوا و ہوس کی اتباع اور خواہشات کی کثرت...... تلخیص۔ قرآن مجید میں ہے...... اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ...... ترجمہ: کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے خواہشات کو اپنا معبود بنالیا ہے۔ خواہشات کا اتباع سب سے بڑا شرک ہے۔ انسان کی ہوس اسے گمراہ کرنے کیلئے ہر روز تین سو بھیس بدلتی ہے۔ "شیطان درحقیقت انسان کا اپنا نفس ہے۔" انسان خدا کی توفیق اور مجاہدہ سے بری صفات سے خلاصی پا سکتا ہے۔

۹)...... حدیث الغار بابت اخلاص:

(یہ کتب حدیث خصوصاً صحاح ستہ میں بھی ہے مسلم شریف میں الراقم نے پڑھی ہے)

ہدایت کے ستارے صحابہ کرامؓ نے عرض کی "یارسول اللہ ﷺ! پہلی امتوں کے عجائبات میں سے کوئی عجیب بات سنائیے۔" رسالت مآب ﷺ نے فرمایا "تین آدمی سفر کے دوران کہیں جا رہے تھے۔ رات ایک غار میں قیام کیا۔ پہاڑ سے ایک پتھر غار کے منہ پر آ گیا۔ راستہ مسدود ہوا...... ایک چیز ہمیں رہائی

دے سکتی ہم اپنے اپنے نیک اعمال بیان کر کے خدا تعالیٰ کے حضور بطور شفاعت رکھیں۔ایک نے کہا۔ ”میرے ماں باپ زندہ تھے میرے پاس چند بکریاں تھیں۔ ان کا دودھ والدین کو پلاتا ہر روز جنگل سے لکڑیاں لاتا فروخت کرتا اور کھانا خرید کر والدین کو کھلاتا۔ایک رات میں دیر سے پہنچا بکریوں کا دودھ دوہ کر کھانا اس میں بھگو دیا۔کھلانے کیلئے گیا وہ سو چکے تھے میں پیالہ لئے کھڑا رہا حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ در آنحالیکہ میں نے خود بھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ جب والدین بیدار ہوئے تو میں نے پہلے انہیں کھانا کھلایا بعد میں خود کھایا۔عرض کی اے خدا اگر میرا یہ عمل مقبول اور قابل احترام ہے تو پتھر کو دہانِ غار سے ہٹا دے۔ پتھر جنبش میں آیا کسی قدر سرک گیا۔

بعد ازاں دوسرا شخص اپنا واقعہ بیان کرنے لگا۔ ”میں اپنے چچا کی ایک لڑکی کے حسن و جمال پر عاشق ہوگیا کئی بار خواہش کا اظہار کیا وہ رضامند نہ ہوئی۔ میں نے ایک رات ایک سو ۱۲۰ دینار اس کے پاس بھیجے وہ آ گئی۔ جب میں قریب گیا۔ میرے دل میں خوفِ خدا پیدا ہوا اور مکمل بے تعلقی اختیار کی۔ اس دوست نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی۔ ”اے خدا میرا یہ عمل تیری بارگاہ میں مقبول اور پسندیدہ ہے تو پتھر کو ہٹا دے۔“ پتھر ہلا۔ پہلے سے زیادہ شگاف ہوگیا۔

تیسرے شخص نے بیان کیا: ”میرے پاس مزدوروں کی ایک جماعت تھی جب کام ختم ہوا مزدوری وصول کر لی تو ایک مزدور یکا یک غائب ہوگیا۔ (بغیر وصولی کے) میں نے اس کے پیسوں کی ایک بکری خرید لی دوسرے سال دو ہوگئیں تیسرے سال چار ہوگئیں۔ چوتھے سال آٹھ۔ ہر سال اضافہ ہوتا رہا۔ چند سال بعد تعداد بہت ہوگئی۔ وہ مزدور بھی آ گیا۔ مزدوری کا مطالبہ کیا ”تمام بکریاں اور اموال تیری ہی ملکیت ہیں“ وہ بولا مذاق مت کر۔ میں نے کہا میں تمسخر نہیں کرتا وہ

سارا مال لیکر چلا گیا۔ یہ واقعہ سنا کر اس نے عرض کیا کہ پروردگار! میرا یہ عمل اگر تیری بارگاہ میں مقبول و پسندیدہ ہے تو پتھر کو سرکا دے کہ ہم باہر نکل سکیں۔ حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا وہ پتھر اس وقت غار سے علیحدہ ہوگیا۔“ یہ کرامت اور اخلاص کا صلہ ہے۔

۱۰) جریج راہب کا واقعہ:

بحوالہ حدیث شریف راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ بجز تین بچوں کے کسی نے گہوارے میں کلام نہیں کیا۔ ایک سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، دوسرے بنی اسرائیل میں ایک راہب جریج نامی ہوا ہے وہ مجتہد مرد تھا۔ ایک دن اس کی ماں چھپ کر اسے دیکھنے آئی وہ گرجا کے اندر دروازے بند کئے نماز پڑھ رہا تھا۔ دوسرے روز والدہ گئی۔ اُسے اسی حالت میں پایا۔ تیسرے دن پھر ایسا ہی ہوا۔ بالآخر والدہ تنگ دل ہوئی اور عرض کی ”خدایا! میرے بیٹے کو ذلیل کر“۔ اس دور میں ایک خوبصورت عورت تھی اس نے کہا میں جریج کو سیدھے راہ سے منحرف کرتی ہوں۔ گرجا میں گئی۔ اس کی عیاری کے باوجود جریج نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ واپس آئی ایک چرواہے سے راستے میں صحبت کی حاملہ ہوگئی۔ لڑکا پیدا ہوا۔ اس نے کہا ”یہ لڑکا جریج کا ہے“...... لوگوں نے یہ سن کر جریج کو پکڑ کر بادشاہ کے حضور حاضر کیا۔ جریج نے اس بچے کو مخاطب کر کے کہا ”تیرا باپ کون ہے؟“ بچے نے کہا ”اے جریج میری ماں تجھ پر جھوٹ باندھ رہی ہے۔ میرا باپ تو فلاں چرواہا ہے۔“ بادشاہ اور تمام لوگوں پر جریج کی بے گناہی ثابت ہوگئی۔

تیسرا بچہ جو گود میں بولا:

اس کی ماں اسے لیکر دروازے پر بیٹھی تھی۔ ایک خوبصورت سوار ادھر سے

گزرا۔ عورت نے کہا یا اللہ! میرے بچے کو اس سوار کی مثل بنا۔ اس لڑکے نے کہا ''اے خدا! مجھے اس جیسا ہرگز نہ کرنا'' تھوڑی دیر کے بعد ایک بدنام عورت کا گزر ہوا۔ ماں نے کہا ''میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا۔'' لڑکے نے سن کر کہا ''مجھے ایسی عورت کی مثل بنا دینا۔ یا اللہ!'' ماں حیران ہوئی۔ پوچھا بچے تو ایسا کیوں کہتا ہے؟ وہ بولا ''وہ سوار ایک ظالم اور گمراہ شخص تھا، لیکن یہ عورت اگرچہ بدنام ہے درحقیقت مقبولِ درگاہِ خداوندی ہے۔''

۱۱) سیدہ زائدہ رضی اللہ عنہا:

حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کنیزک زائدہؓ کی حدیث مشہور ہے۔ حضرت زائدہؓ حضور رحمتِ عالمیان ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ سلام عرض کیا۔ فرمایا حضور رسالت مآب ﷺ نے: ''اے زائدہ تو میرے پاس اتنے عرصہ بعد کیوں آئی ہے؟ ملاقات کیلئے جلدی آیا کرو۔'' اس نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو آج ایک واقعہ سنانے آئی ہوں۔ فرمایا ''وہ کیا ہے؟'' عرض کی۔ ''میں صبح کے وقت لکڑیوں کی تلاش میں گئی۔ گٹھا باندھ کر ایک پتھر پر اس نیت سے رکھا کہ میں آسانی سے سر پر رکھ لوں تو میں نے ایک سوار کو دیکھا جو آسمان سے زمین پر نازل ہوا اور مجھ کو سلام کیا اور پھر کہا میری طرف سے حضور ﷺ کو سلام پہنچانا اور کہنا بہشت کے داروغہ رضوان نے کہا ہے حضور ﷺ کو اس امر کی خوشخبری ہو کہ آپ کی امت کیلئے تین حصے کئے گئے ہیں۔ ایک گروہ بغیر حساب بہشت میں جائے گا۔ دوسرے گروہ پر حساب بہت آسان ہوگا تیسرا گروہ آپ کی شفاعت سے بہشت میں جائے گا۔ فرشتے نے یہ کہہ کر جانے کا قصد کیا۔ میں گٹھا اٹھا کر سر پر رکھنا چاہتی تھی...... فرشتے نے کہا اے زائدہ یہ گٹھا پتھر پر ہی

رہنے دو۔ یہ پتھر تیرے گھر خود لکڑیاں چھوڑ آئے گا۔ فرشتے نے پتھر کو ایسا کرنے کیلئے کہا کہ اے پتھر یہ گٹھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر تک پہنچا۔ پتھر نے ایسا ہی کیا۔ یہ سن کر سید عالمین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور وہاں پتھر کا نشان زمین پر لگا ہوا دیکھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا الحمد للہ!'' کہ رضوان کے ذریعے اللہ نے میری زندگی میں امت کو نجات کی اطلاع بخشی...... خدا کا شکر ہے میری وفات سے پہلے ایک عورت (زائدہ) کو مریمی (صفت نسبتی مریم سلام اللہ علیہا سے) صفات والا بنایا۔

۱۲) حضرت علا بن الحضرمی رضی اللہ عنہ:

آپ کو آنحضرت ﷺ نے ایک غزوہ میں بھیجا۔ راستہ میں ایک دریا واقع ہوا۔ حضرت علاء رضی اللہ عنہ نے پانی پر پاؤں رکھ کر چلنا شروع کیا۔ آپؓ کے پیچھے تمام غازی صحابہؓ نے قدم رکھا۔ دوسرے کنارے اس طرح پہنچے کہ پاؤں تر نہیں ہوئے تھے۔

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے

۱۳)...... سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ:

راوی۔ ابن عمرؓ ایک راستہ پر جا رہے تھے۔ دیکھا راستہ میں بہت سے آدمیوں کو ایک شیر روکے کھڑا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا ''اے خلقِ خدا اگر تجھے یہی حکم ہے خدا کا تو راستہ روکے رہ۔ ورنہ راستہ دے۔ شیر نے راستہ چھوڑ دیا اور تعظیم و تکریم بھی کی۔

۱۴)...... ایک عجمی شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مارنے کیلئے آیا لوگوں سے پوچھا۔ حضرت عمرؓ کہاں ہیں؟ اس وقت کہیں سوئے ہوں گے۔ آخر تلاش میں آپؓ

کو پالیا۔ آپ زمین پر دڑہ سرہانے رکھے ہوئے تھے۔ اس نے سوچا اب اس کو ہلاک کرنا آسان ہے۔ تلوار کھینچی ہی تھی کہ اچانک دو شیر اس پر حملہ آور ہوئے اس نے چیخ وپکار کی۔ آپؓ بیدار ہوئے۔ وہ مشرف بہ اسلام ہوا۔

۱۵)...... ارشادات عالیہ بحوالہ قرآن وحدیث:

بھوکے پیٹ والا (ذاکر) خدا کے نزدیک ستر عابدوں سے زیادہ محبوب ہے۔ (حدیث)

بھوک سے باطن روشن ہوتا ہے بھوکا رہنا صدیقوں کا طعام ہے۔ ''اپنے پیٹوں کو بھوکا رکھو تاکہ دلوں میں خدا کا نور دیکھو۔'' (حدیث)

۱۶)...... ہر شخص قیامت کے دن اپنے دوست کے دین ومذہب پر ہوگا (حدیث)

اچھی طرح غور کریں کہ دوستی کن لوگوں سے ہے۔ ہماری دوستی یہود و نصاریٰ سے ہوگی خصوصاً اسلامی حکمرانوں کی۔

۱۷)...... طعام سے قبل بسم اللہ شریف لازمی پڑھو۔ دوران طعام پانی کم پیو۔ لقمہ بڑا نہ لو۔ خوب چبا کر کھاؤ۔ بعد از طعام حمد وثناء کرو۔ ہاتھ دھولو۔

۱۸)...... زیادہ سونا غفلت کی علامت ہے۔

۱۹)...... قرآن مجید کا سننا نہ صرف روح وقلب کی حیاتِ ابدی ہے بلکہ اس میں دنیا وعقبیٰ کی تمام سعادتیں مضمر ہیں۔ اصحابؓ آیات سن کر بے ہوش ہوجاتے۔ کئی حضرات کا اسی بے ہوشی میں وصال ہوا۔

۲۰)...... فرمانِ الٰہی: ''انسانوں نے رب تعالیٰ کی ایسی قدر نہیں کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق ہے۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اللہ کو اس طرح پہچانتے جس طرح حق ہے تو تم دریاؤں کی سطح پر چلتے۔ تمہاری دعاؤں سے پہاڑ اپنی جگہ سے

ٹل جاتے۔''

۲۱)...... حدیث وفرمانِ عالی شان'' اے خدا میں تیری حمد وثناء کا حق ادا نہیں کرسکتا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوئی۔ اے محبوب ﷺ! جب تو اپنے آپ کو میری حمد وثناء سے عاجز پاتا ہے تو تمام اشیائے کائنات کو تیرا نائب مقرر کردیتا ہوں تاکہ وہ میری حمد وثناء بیان کریں اور وہ حمد وثناء تیری جانب سے محسوب ہو۔''

۲۲)...... ایمان کے ساتھ ہی بندہ کیلئے ظاہری جسمانی طہارت فرض ہوتی ہے۔ حدیث ''تم ہمیشہ باوضو رہو اس سے تمہارے محافظین فرشتے تمہیں محبوب رکھیں گے۔'' بہترین دعا:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ۔ (حدیث)

''نفاق ریاکار کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ریاکاری شرک ہے اور قہر خداوندی کا باعث ہے۔''

۲۴)...... (i) ابوبکر طاہر حرمیؒ چالیس سال تک مکہ معظمہ میں مجاوری کرتے رہے لیکن مکہ معظمہ میں کسی قسم کی طہارت بدنی نہ کی۔ (ii) ابراہیم خواصؒ رے کی مسجد میں اسہال میں مبتلا ہوئے فقط طہارت کیلئے ایک رات دن میں ساٹھ غسل کئے پانی میں ہی وفات ہوئی۔ (iii) حضرت شبلیؒ وصال فرمانے لگے، وضو ٹوٹا، وضو کرانے کا اشارہ فرمایا۔ مرید نے وضو کرایا۔ داڑھی کا خلال کرنا بھول گیا۔ اس وقت قوت گویائی نہ تھی۔ داڑھی کی طرف خادم کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ خادم نے خلال کیا آپ نے وضو کے کسی ادب کو کبھی ترک نہ کیا۔ (iv) ابو یزیدؒ کا ارشاد ''میرے دل میں جب دنیا کا کوئی اندیشہ یا وسوسہ مداخلت کرتا ہے تو میں وضو کرلیتا ہوں۔ ظاہری طہارت پانی سے اور باطنی طہارت توحید، توبہ، استغفار اور رجوع الی اللہ

سے ہوتی ہے۔

۲۵)......حدیث شریف: ''کائنات میں اللہ کو اس شخص سے زیادہ محبوب شئے اور کوئی نہیں جو جوانی میں توبہ کرے۔ گناہوں سے باز رہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

(سعدیؒ)

توبہ کی علامت: سابقہ گناہ پر ندامت:

حدیث شریف۔ توبہ کرنے والا ایسا معصوم ہوجاتا ہے گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ اپنے گناہوں پر نادم ہونا ہی توبہ ہے۔

(کشف المحجوب اردو۔ از عبدالرحمٰن طارق بی اے ناشر مدنی کتب خانہ بیرون اکبری دروازہ لاہور)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، طویل منظوم حکایات کا ایک شعر!

سید ہجویر مخدومِ اُمم
مرقدِ اُو پیرِ سنجر را حرم
عہدِ فاروقؓ از جمالش تازہ شُد
پاسبانِ عزتِ اُمّ الکتاب

حیات طیبہ پر چند الفاظ بشکل خاکہ:

نام: ابوالحسن علی بن عثمان بن علی الجلابی۔ وطن: غزنی، ہجویر اور جلاب دو بستیوں میں قیام رہا۔ حسنی سید۔ امام حسن رضی اللہ عنہ، سید زید شہید، حسین اصغرؒ، علیؒ، شاہ شجاعؒ، سید عبدالرحمٰنؒ، سید عثمانؒ، سید علی ہجویری جلابی۔

سلسلہ طریقت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے۔ پیشوا ابوالفیض حسن فتلی۔ حنفی مذہب۔ قیام لاہور اور بنائے مسجد۔ ۴۱۰ھ۔ ۱۰۲۵ء میں۔ سلطان الہند خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں آ کر چلہ کیا۔ چلہ کی کامیابی پر شعر فرمایا۔

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ نے بھی یہاں اعتکاف کیا تھا۔

بر آستانِ تو ہر کس رسید مطلب یافت
رو امداد کہ من نا امید برگردم

آج تک لاکھوں عوام تو درکنار لاکھوں اولیاء اللہ نے بھی یہاں سے انوارات، کمالات، عروج، تکمیل مقصدِ طریقت حاصل کیا۔

چھ مفید ترین ایمان افروز معلومات اور واقعات

(کمالات اشرفیہ ص ۲۵۲ بحوالہ زلزلہ از راشد الخیری)

۱)......انگریز نے لکھا ہے خواجہ اجمیری (رحمۃ اللہ علیہ) مُردہ ہے۔ (فوت شد) تاہم ہندوستان پر حکومت کر رہا ہے۔ جناب قاری محمد طیب کے خطبات میں بھی یہ درج ہے۔

۲)......واقعہ:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مرض الموت کے دوران بہت مضطرب تھے۔ حضور سید المرسلین ﷺ مدینہ منورہ سے دہلی تشریف لائے۔ فرمایا ''کیوں پریشان ہو۔'' عرض کی ''آقا و مولیٰ! اولاد کا فکر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

فرمایا "ہم آپ کی اولاد کے وارث بھی" (حکایات اولیاء از مولانا اشرف علی تھانوی)

۳)......معلوماتی بیان:

ملعم یا عود نے سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی مخالفت اور گستاخی کی۔ اُسے کتے کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔ ظالم کو بھیڑیئے کی شکل میں، مغرور کو چیتے کی شکل میں، بخیل اور حریص کو سور کی شکل میں۔ "جب تک تزکیہ نفس نہ ہو اور قلب کی صفائی کی طرف متوجہ نہ ہو تب تک ایسے انسان کا شمار حیوانوں اور درندوں میں ہوگا۔ (بحوالہ حکایات اولیاء مصنف حضرت تھانوی)

۴)......حضرت شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ:

آپ لاہور میں آہن گر تھے۔ ایک ہندو مائی تکلہ سیدھا کراتے آئی۔ بڑی خوبصورت تھی۔ آپ اس کی طرف ٹکٹکی لگائے صانع حقیقی کی قدرتوں پر غور کرنے لگے۔ بہت دیر ہوگئی۔ مائی نے کہا! "تکلہ بھٹی میں ڈالے مجھے دیکھ رہا ہے۔" آپ نے تکلے کو نکالا، گرم مثل آگ تکلے کو اپنی آنکھوں میں پھیرتے ہوئے فرمایا "اگر تجھے دیکھا ہو میری آنکھیں جل جائیں۔ اگر اُسے (حق سبحانہ) کو دیکھا ہو جس نے تجھے خوبصورت بنایا تو لوہے کا تکلہ سونے کا بن جائے۔" تکلہ سونے کا بن گیا۔ مائی کا دل دنیا سے اُچاٹ ہوا۔ مجذوب ہوگئی اور فوت ہوئی۔

حضرت شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلا فوراً اُس کے پاس گئے اور فرمایا "تجہیز وتکفین میں جلدی نہ کرو ممکن ہے مائی زندہ ہو۔"

زندہ کا لفظ منہ سے نکلا ہی تھا اُسی وقت مستورہ (مائی) نے آنکھ کھول دی۔ اٹھی۔ (زندہ ہوگئی) کئی سال بعد وصال فرمایا۔ (یہ واقعہ مفتی غلام سرور صاحب نے بھی لکھا ہے)۔

۵)......تذکرہ شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا سہروردی سلسلہ پدری وجدی تھا۔ مگر اریہ سلسلہ کا بھی خرقہ ملا۔ شیخ جلال الدین لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے نکاح ہوا۔ چار بیٹے ہوئے اور بارہ پوتے ان کے کتب خانے میں بے شمار قیمتی کتابیں تھیں۔ یہ موسوی کتب خانہ انگریز بر کلے کی آگ سے خاکستر ہوا تھا۔

حضرت شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پنڈی شیخ موسیٰ نزد تاندلیانوالہ منڈی ضلع فیصل آباد میں ہے۔ مزار کے قریب وہ درخت آج تک موجود ہے جو ایک بزرگ کامل کی عطا کردہ مسواک سے تروتازہ وشگفتہ ہوا تھا۔ الراقم الحروف نے زیارت کی۔ (کتاب تذکرہ شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ)

۶)......معلوماتی خبر:

مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ کے تبرکات ان کے سجادہ نشین کے پاس موجود ہیں۔ ان میں دستار مبارک حضور علیہ السلام، چادر مبارک اہل بیت نبوت رضی اللہ عنہم، تسبی وکلاہ مبارک محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ردائے مبارکہ سیدہ خاتون جنت فاطمہؓ، تلواریں امام حسین رضی اللہ عنہ۔ چادر شریف سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، غلاف کعبہ شریف، رومال مبارک حضور علیہ السلام۔ مصنف نور احمد خان فریدی، تذکرہ قطب الاقطاب شاہ رکن عالم ملتانی رحمۃ اللہ علیہ)

ولی کی کرامت = نبی کا معجزہ

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۳ کتاب تلقین مرشد، حدائق الاخیار، شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کو بادشاہ وقت نے کہا! میری لڑکی بیمار ہے، اگر آپ

عیادت کریں تو شفا ہو جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لڑکی کے پاس تشریف لے گئے فرمایا!
’’ہم عزرائیل علیہ السلام کو تمہاری لڑکی کے عوض اپنی لڑکی دیں گے‘‘ عزرائیل علیہ السلام آپ کی تشریف آوری پر وہاں روح قبض کرنے کیلئے کھڑے تھے۔ عزرائیل سے فرمایا! ’’ٹھہر جا میں اپنی لڑکی کو تمہارے ساتھ روانہ کرتا ہوں‘‘ گھر آئے۔ بیٹی سے کہا! ’’میں نے تجھے بادشاہ کی لڑکی کے عوض عزرائیل علیہ السلام کو دے دیا ہے۔‘‘
حضرت عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا یہ لڑکی حاضر ہے۔ لڑکی زمین پر گر گئی اور مرگئی۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ:

کرامت: حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ بلخ کے رہنے والے تھے۔ حاسدوں کی شکایت پر بادشاہ نے کہا آپ شہر سے چلے جائیں۔ بلخ کی جامع مسجد سے رخصت ہونے لگے ایسے زور سے چیخ ماری کہ مسجد کا منبر مسجد کے صحن میں آ گرا۔ آپ روم پہنچے۔ بادشاہ نے کہا وعظ فرمائیے۔ فرمایا میں قبرستان میں وعظ کروں گا۔ قبرستان میں منبر رکھا گیا۔ وعظ کیلئے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ہر ایک قبر سے آمین کہنے کیلئے دو دو ہاتھ نکلے۔

کرامت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت بایزید نے سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے اشارہ سے شیخ لقمان سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی۔ انہوں نے فرمایا میں دو نفل پڑھ لوں پھر باتیں کروں گا کئی گھنٹے پہلی رکعت ہی میں رہے بایزید رحمۃ اللہ علیہ سمجھے کہ مستغرق ہو گئے اور خود چلے گئے۔ روایت ہے کہ آپ چالیس دن تک انہی دو رکعتوں میں رہے۔

نقل:

مصر میں ایک خاتون تیس سال تک پاؤں پر کھڑی رہی۔ آنکھ مشاہدہ

ذات حق تعالیٰ میں اور کان اسرار حق سننے میں مصروف تھے۔

شیخ ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ:

بادشاہی چھوڑ کر ایک جنگل میں گئے آپ کے ساتھ تین اور اولیاء تھے۔ ہر رات ایک دعا کرتا آسمان سے کھانا آتا چوتھے دن اولیاء نے کہا آج آپ کی باری ہے کہا ’’اے خدا میں تیری مہربانی کا مستحق نہیں مگر محروم نہ رکھنا۔‘‘ مختلف قسم کے چار سو خوان نازل ہوئے۔

سیدنا خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے فرمایا ولی باغ میں آئے تو ہر ایک درخت کے ہر ایک پتے سے یا ولی اللہ کی آواز آئے۔ اور ولی کے ظاہر و باطن میں فرق نہ آئے استقامت کی طلب ہو نہ کہ کرامت کی۔

بادشاہ اور حضرت عزرائیل علیہ السلام (قابلِ عبرت):

حکایت ص ۵۰۔ ایک بادشاہ ہر روز سات سو قسم کے لباس میں سے ایک پسند اور منتخب کر کے پہنتا۔ سات سو گھوڑوں میں ایک منتخب کر کے سوار ہوتا۔ ارکانِ سلطنت کے ساتھ باہر نکلتا۔ ایک دن ایک درویش اسے دکھائی دیا جو بادشاہ کی طرف آیا۔ بادشاہ نے پوچھا تو کون ہے؟ کہا میں عزرائیل۔ تمہاری روح قبض کرنے آیا ہوں۔ بادشاہ پر لرزہ طاری ہوا۔ عرض کی مہلت دو بچوں سے مل لوں۔ وضو کر کے دو رکعت پڑھ لوں۔ زمین پر اتر لوں ہر بار جواب ملا ’’مجھے حکم نہیں‘‘ روح قبض کر لی اور لاش گھوڑے سے گر پڑی۔

عزرائیل علیہ السلام اور ایک درویش:

اس کے بعد حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک درویش کے پاس گئے جو مرنے

کیلئے پہلے ہی تیار اور منتظر تھے۔عزرائیل علیہ السلام نے کہا بچوں سے مل لو۔نفل پڑھ لو۔یہ خدا کا حکم ہے۔اس طرح درویش حکم بجالائے۔یہ درویش "موتو قبل ان تموتو" کے مصداق تھے۔

ایک واقعہ، ایک حدیث شریف نصائح سے پُر:

راوی سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔یمن کا ایک شخص آیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چند باتیں پوچھیں۔بطور سائل اس نے سوال کیا نسخہ فرمایئے کہ میں تمام لوگوں سے عقلمند ہوجاؤں۔جواباً ارشاد فرمایا: خدا سے ڈرتا رہ۔(مختصراً)

سائل: دولت مند بنوں

جواب: جو ملا ہے اس پر راضی رہ

سائل: خلقت سے بہتر ہوجاؤں۔

جواب: خلقت کو نفع پہنچا۔

سائل: خاص لوگوں سے ہوجاؤں۔

جواب: شب و روز قران مجید پڑھ۔

سائل: سب سے بڑا ہوجاؤں۔

جواب: موت کو بہت یاد کیا کر۔

سائل: ایمان قوی ہو۔

جواب: خوش خُلق بن جاء۔

سائل: زیادہ اطاعت گزار بنوں۔

جواب: نماز وقت پر ادا کرو۔

سائل: مجھ پر رحمت نازل ہو۔

جواب: بندوں پر رحم کر۔

سائل: میرے گناہ کم ہوں۔

جواب: استغفار بکثرت کر۔

سائل: عمدہ بن جاؤں۔

جواب: توکل کر خدا تعالیٰ کی ذات پر۔

سائل: عمر لمبی ہو۔

جواب: اقارب پر شفقت کر۔

سائل: خدا کا غصہ کیسے دُور ہو۔

جواب: خفیہ صدقہ سے۔

سائل: رزق ملے۔نسخہ ارشاد فرمایئے۔

جواب: وضو اور نماز میں احتیاط کر۔

سائل: دوزخ میں نہ جاؤں۔

جواب: غصے کو ضبط کر۔

سائل: دعا قبول ہو۔

جواب: حرام سے بچ۔

سائل: مومن بنوں۔

جواب: ہمسائے کو اذیت نہ دے۔

سائل: قیامت کے دن ننگا نہ ہوں۔

جواب: دوسروں کی عیب پوشی کر۔

سائل: گناہ کس سے مٹتے ہیں؟

جواب: بیماری سے۔

(تلقین مرشد مصنف خواجہ محمد صادق فرغانی)

حضرت شاہ رکن عالم ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت

شاہ رکن عالم جب کہ بچے ہی تھے ان کے دادا جانؒ کے پاس ایک بڑھیا اپنے بیمار بچے کو لے کر آئی وہ فوت ہوگیا تھا۔ روتی ہوئی واپس ہوئی۔ راستے میں شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ رونے کی وجہ پوچھی مائی نے قصہ سنایا۔ شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اوپر سے کپڑا اتار دو'' بچے کی طرف دیکھ بچہ زندہ ہوگیا۔ دادا جان کو پتہ چلا فرمایا ''ایسا کرنا سلوک وطریقت میں منع ہے۔''

شان اولیاء اللہ:

ہم کہتے ہیں اہل اللہ کا وجود ہی کرامت ہے...... مردہ دلوں کا زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے آیتِ عظمیٰ ہے۔ اولیاء اللہ اہل زمین کا امن اور غنیمت روزگار ہیں۔ انہی کے طفیل لوگوں پر بارش اترتی ہے اور رزق ملتا ہے ان کا کلام دوا ہے اور نظر شفا۔ یہ لوگ اللہ کے ہم نشین ہیں۔

(مکتوب ۹۲ دفتر دوم امام ربانیؒ)

کیسی عظیم شان وخصوصیت خانقاہِ اولیاء

میں نے سنا ہے کہ ایک دن امیر تیمور رحمۃ اللہ علیہ بخارا کی گلی سے گزر رہا تھا۔ اتفاقاً اس وقت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ کی خانقاہ کے درویش خانقاہ کی دریوں اور بستروں کو جھاڑ رہے تھے اور گرد سے پاک کر رہے تھے۔ امیر مذکور مسلمانی کے خُلق سے جو اس کو حاصل تھا اس کوچہ میں ٹھہر گیا تا کہ خانقاہ کی گرد اپنا

صندل وعبیر بنا کر درویشوں کی برکاتِ فیوض سے مشرف ہو۔ شاید اسی تواضع اور فروتنی کے باعث جو اس کو اہل اللہ کے ساتھ حاصل تھی حسنِ خاتمہ سے مشرف ہوا۔''

منقول ہے کہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ امیر کے مرجانے کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ تیمور مرگیا اور ایمان لے گیا۔

(حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ مکتوب ۹۲ دفتر دوم)

خانقاہوں کی افادیت پر چند سطور آگے بھی ہیں۔

خواجگان چُورہ شریف کا مختصر ترین تعارفی خاکہ

۱)...... خواجہ سید فیض اللہ تراہی رحمۃ اللہ علیہ: آپ خواجہ محمد عیسیٰ قدس سرہ (فرزند ارجمند حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) کے ~~خلیفہ تھے~~ سلسلہ عالیہ سے۔

۲)...... خواجہ تراہی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان: خواجہ نور محمد المعروف باوا جی چوراہی رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ گل محمد رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ جان محمد رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ محمد نور رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ محمد شاد رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ مولوی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ سید شہزاد رحمۃ اللہ علیہ (نو صاحبزادے)

یہ تمام کے تمام بلند پایہ اولیاء اللہ ہوئے۔ ان کے علاوہ ان کے بے شمار خلفاء ہوئے۔ سید نور محمد المعروف باوا جی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور خلفاء بھی بہت مشہور اور بلند پایہ بزرگان دینِ اسلام میں سے ہیں مثلاً ان کے خلفاء میں امیر ملت حافظ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ۔ جناب سید جماعت علی شاہ ثانی علی پوری رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ عبدالکریم راولپنڈی والے رحمۃ اللہ علیہ بہت مشہور ہیں۔ علی پور شریف کی خانقاہیں اور آستانے مرجع خواص وعوام ہیں...... آخر پر خواجہ نقشبندؒ کی بارگاہ میں ایک شعر پر ختم:

شیئا للہ چوں گدائے مستمند
المدد خواہم ز شاہِ نقشبند

(ماخوذ جواہر نقشبندیہ مظاہر چوراہیہ از محمد یوسف منصور آباد فیصل آباد)

دین ودنیا و آخرت سنوارنے کیلئے

سنہری ارشادات (لازماً پڑھیئے)

۱)...... گنہ گارم سیاہ کارم شفاعت یارسول اللہ
خوبیٔ شکل و شمائل حرکات و سکنات
آنچہ خُوباں ہم دارند تُو تنہا داری

۲)...... ظاہر باخلق باطن باحق۔ خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ۔

۳)...... اے ہزاراں جبرائیل اندر بشر
بہر حق سوئے غریباں یک نظر

(رومی رحمۃ اللہ علیہ، مشائخ نقشبندیہ مجددیہ)

۴)...... جی چاہتا ہے چھیڑ کے ہوں اُن سے ہمکلام
کچھ تو لگے گی دیر سوال و جواب میں

(خیرات الکوثر)

۵)...... بھوکے رہتے خود اوروں کو کھلا دیتے
کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

(فیضانِ رمضان از مولانا محمد الیاس قادری)

۶)...... اپنی نیکیوں کا اعلان مت کروتا کہ ریاکاری نہ ہو۔ (ایضاً)

۷)...... برائے تبدیلِ اخلاق رذیلہ، صفات بشریت، رفع انانیت، تکرار کلمہ طیبہ اور ذکر بکثرت کرو۔ خواجہ شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ از خواجہ حسن محمد رحمۃ اللہ علیہ۔

۸)...... اکثر اولیاء اللہ بوجہ حیا پاؤں نہ پھیلاتے تھے۔......ایضاً)

۹)...... نماز نمازی کو دعا دیتی ہے۔ (بشرطیکہ صحیح پڑھی ہو ورنہ بددعا۔ الراقم)

نوٹ: (نمبر ۱۰ سے آخر تک خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور بے مثل کتاب عوارف المعارف سے ارشادات عالیہ لئے گئے ہیں، نہایت قیمتی لازمی دیکھئے)

۱۰)...... کھانے کے بعد یہ بھی کہے۔ ترجمہ ''یا اللہ اس غذا کو اپنی اطاعت میں مددگار بنا'' (ص ۴۹۹ عوارض المعارف)

۱۱)...... حدیث شریف: مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو ترک کرے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔

۱۲)...... اپنے نفس کو کمترین سے بھی کمتر سمجھے۔

۱۳)...... اللہ سے اُنس رکھو۔

۱۴)...... پہلے لقمہ پر بسم اللہ دوسرے پر بسم اللہ الرحمن تیسرے لقمہ پر پوری بسم اللہ شریف پڑھے۔ پانی کے پہلے گھونٹ پر الحمدللہ دوسرے پر الحمدللہ رب العالمین تیسرے گھونٹ پر الحمدللہ رب العالمین الرحمن الرحیم پڑھے۔ دل کا مرض نہ ہوگا۔ کس قدر آسان نسخہ!!!

۱۵)...... ماحضر کو حقیر نہ سمجھو۔

۱۶)...... جو کوئی شب بیداری کے عزم صمیم کے ساتھ نیند کے غلبہ کے وقت

سو جائے تو توفیق ضرور میسر ہوتی ہے۔

۱۷)...... رات کیلئے اُٹھ خواہ وہ اتنی دیر کیلئے ہو جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے۔

۱۸)...... دل کو کینہ سے خالی رکھ۔

۱۹)...... نیکوں کا ہم نشین نامراد نہیں ہوتا۔

۲۰)...... خلوت میں کلمہ طیبہ کا تکرار کرو۔

۲۱)...... ذکر میں خلوص شرط ہے۔

۲۲)...... مخلص وہ ہے جو ہر کام خدا کیلئے کرے۔

۲۳)......اولیاء اللہ کا معمول ہے کہ رات جاگنے پر وضو کرتے۔

۲۴)...... دانشمند وہ ہے جو ہر وقت موت کے لئے تیاری کرتا ہے۔ تیاری میں باوضو رہنا بھی ہے۔

۲۵)...... اگر باوضو ہوتے ہوئے موت آئے تو موت شہادت کی ہوگی۔ حدیث راوی انس رضی اللہ عنہ۔

۲۶)...... بیت الخلا میں برہنہ سر نہ بیٹھو۔

۲۷)...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی۔ اخلاق کی جامع حدیث۔

خوف خدا کرو۔ سچ بولو۔ ایفائے عہد کرو۔ امانت ادا کرو۔ خیانت نہ کرو۔ ہمسائیوں کی خبر گیری کرو۔ یتیموں پر رحم کرو۔ گفتگو میں نرمی برتو۔ سلام میں پہل کرو۔ حسن عمل پیدا کرو۔ امیدوں کو کوتاہ کرو۔ ایمان کو پکڑے رہو۔ قرآن مجید میں غور کرو۔ آخرت سے محبت رکھو۔ گریہ

زاری کرو بوجہ حساب آخرت۔ تواضع اختیار کرو۔ بردبار شخص کو گالی نہ دو۔ سچے کو نہ جھٹلاؤ۔ ہر جگہ سے گزرتے وقت اللہ سے ڈرو۔ ہر گناہ پر توبہ کرو۔ اگر گناہ پوشیدہ ہے تو خفیہ توبہ اور اگر اعلانیہ ہے تو اعلانیہ توبہ کرو۔

۲۸)...... عجیب واقعہ مختصراً: ایک فقیر نے اپنا واقعہ مجھے سنایا۔ مجھے شدت کی بھوک تھی کسی سے سوال نہ کیا۔ اللہ نے افطار کے وقت سیب عطا فرمایا۔ میں نے کھانے کیلئے توڑا اس میں سے حُور نکلی جب حُور کو دیکھا بھوک ختم ہو جاتی۔'' خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں رب ایسا کرسکتا ہے ایمان بالقدر ایمان کے ارکان سے ہے۔ (عوارف المعارف)

اسلامی طریقت سے متعلقہ ملفوظات

(جو کہ مینارۂ نور ہیں)

۱)...... خواجہ نور محمد کلاچوی علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے کسی ولی کی قبر پر صرف ایک رات دعوت سینکڑوں چلّوں، اعتکافات، ریاضت، مجاہدے سے زیادہ مفید اور نفع بخش ہے۔ (اولیائے پاکستان، مصنف عالم فقری)

۲)...... شہد ہر مرض کے لئے شفا ہے...... (تفسیر مظہری جلد ششم)

۳)...... جو شخص غم رسیدہ ہو سورۃ یوسف پڑھے یا سُنے چین پائے گا۔ (حوالہ ایضاً)

۴)...... ''شیطان سے زیادہ مجھے عورتوں سے ڈر لگتا ہے'' (حدیث)

۵)...... حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر اور کرم پر سید المرسلین ﷺ نے بھی تعجب فرمایا ہے۔ (ایضاً)

۶)...... بوقت سحری (تہجد) دعا قبول ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم)

۷)...... مہندی لگانے کے بڑے فائدے ہیں۔ (جمال مصطفیٰ ﷺ از سید تراب الحق قادری)

۸)...... کھانے پینے کی چیزیں ڈھانپ کر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (ایضاً)

۹)...... بار بار مسواک کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ (بحوالہ بخاری و مسلم)

۱۰)...... ناشتہ جلدی کرنے کو بہتر فرمایا۔ رات کا کھانا ترک کرنے سے بڑھاپا جلدی آتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۱)...... جس دیاں دربار مرشد وچہ رسائیاں ہوگئیاں
باب رحمت دے کھلے مشکل کشائیاں ہوگئیاں

(حضرت محمد عمر بیربلوی قدس سرہ)

۱۲)...... اک نظارے پیر توں بالکل صفائیاں ہوگئیاں
دل اندھیری کوٹھڑی تھی روشنائیاں ہوگئیاں

(ایضاً)

۱۳)...... دربار باہو سلطان علیہ الرحمۃ سے اللہ اللہ ہی کی آواز آتی ہے۔

(حضرت موصوفؒ)

۱۴)...... حقائق قرآنی اپنانے کا نام تصوف ہے۔ (حضرت موصوفؒ)

۱۵)...... حقیقی صوفی رسالت کی نیابت کے تمام فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(خواجہ بیربلویؒ)

۱۶)...... خانقاہی تصوف کا پورا خاکہ صحیفۂ قرآنی میں ہے۔ (ایضاً)

۱۷)...... ایمان کی اصل مشاہدہ ہے۔ (حضرت بیر بلویؒ)

احسان:

سید المرسلین ﷺ نے حدیث احسان میں احسان کی یہ تعریف ارشاد فرمائی ہے:

اَنْ تَعْبُدَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ و مفہوم: "احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اللہ کی اس طرح کہ گویا تو اسے دیکھتا ہے پھر اگر تو نہیں دیکھ سکتا تو وہ یقیناً تجھ کو دیکھتا ہے۔"

احسان:

وہ مقام ہے جس میں بندہ خدا کے اسماء وصفات کے آثار دیکھتا ہے اور اپنی عبادت میں یہ تصور کرتا ہے کہ میں خدا کے سامنے ہوں اور کم درجہ یہ ہے کہ وہ یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ میری طرف دیکھتا ہے۔ یہ مراقبہ کا پہلا زینہ ہے۔ محسن کا یہ کام خالصۃً للہ ہوتا ہے تصوف کو شریعت کی اصطلاح میں احسان کہتے ہیں احسان کو عملی صورت میں لانا دراصل تصوف ہے۔

اخلاص:

اخلاص صرف خدا کیلئے کسی فعل کو انجام دینا ہے نہ کہ معاوضہ کی نیت سے۔

مراقبہ:

دل کی ماسوا سے نگہبانی کرنا۔ دل میں مقصود کے تصور کی محافظت کرنا بغرض فیضانِ قدسی حق تعالیٰ کی جانب دل کو رجوع کرنا۔

(ذکرِ محبوب شریف۔ مصنف قبلہ ام خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی مجددی توکلی محبوبیؒ)

صاف دل کو اگر دوام رکھو
جامِ جمشید کا مقام رکھو

(ولی دکنیؒ)

ایک استدعا:

مکن رسوا حضور خواجۂ ما (صلی اللہ علیہ وسلم)

حساب من ز چشمِ اُونہاں گیر

علامہ اقبال نور اللہ مرقدہٗ

روحانی سفر کے دوران اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی روح مدینہ شریف کی طرف از مکہ معظمہ بیت اللہ شریف سے روانہ ہونے لگی تو یوں فرمایا:

تُو باش ایں جا و با خاصاں بیامیز

کہ من دارم ہوائے منزلِ دوست

(ہوا بمعنی خواہش)

مرزا غالب فرماتے ہیں:

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ

شرم تم کو مگر نہیں آتی

علامہ اقبال مزاراتِ اولیاء کی حاضری کی ترغیب دلاتے ہیں:

کیمیا پیدا کُن از مُشتِ گِلے

بوسہ زن بر آستانِ کاملے

رُوح پرور ارشاداتِ عالیہ

(جو کہ شاہراہِ ہدایت ہیں)

۱)...... سفر در وطن کے بارے میں بُو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

صد تمنا در دِلے داری فضول

گے گنجد نُورِ خدا در دل نزول

''سینکڑوں تمنائیں لغو دل میں تُو رکھتا ہے تو پھر کب خدا کا نور تیرے دل میں نازل ہوگا۔''

۲)...... سیدنا جلال الدین رومی قدس سرہ کا ارشاد:

ہم خدا خواہی و ہم دُنیائے دُوں

ایں خیال است و محال است و جنوں

''تو خدا کو بھی چاہتا ہے اور ذلیل دنیا کو بھی۔ یہ محض خیال اور جنون اور محال بات ہے۔''

۳)...... حضرت بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ:

بُت پرستی می کُنی ہم بُت گری

خُود دلت رشکِ بتانِ آذری

''تو بُت پرستی کرتا ہے اور بُت بناتا ہے تیرا دل آذر کے بتوں کیلئے باعثِ رشک ہے۔''

۴)...... سیدنا شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ: سفر در وطن سے مراد سیر آفاقی کو چھوڑ کر سیر النفس کی طرف سفر کرے۔

۵)...... حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ: جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔'' جس دل میں خیالِ غیر خدا ہو وہاں رحمت کیسے آئے؟

۶)...... خلیفۃ الرسول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ: جس نے محبت الٰہی کا خالص مزہ چکھا تو محبت نے طلبِ دنیا سے باز رکھا۔

۷)...... کینہ، بُغض، حسد، ریا، خود سری، خود بینی، مکر، دور کرتا کہ!

تاشود قلب سیاہ نُور و ضیاء

تاشود خانۂ دلت خانۂ خدا

(ماہنامہ سلسبیل لاہور مارچ اپریل ۱۹۶۹ء)

۸)...... عرس کی آخری دعا کی بڑی اہمیت ہے۔ (حضرت محمد عمر بیربلوی ؒ)

۹)...... عرس باطنی فیوضات کو ازسرِ نو زندہ کرنے کیلئے ہوتا ہے۔ (ایضاً)

۱۰)...... خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضِ تربیت سے حضرت مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ برگزیدہ بندے بن گئے ان کی توجہ سے حیدر علی شاہ ؒ حیدر ثانی بنے۔ خواجہ معظم الدین ؒ گنجینہ معرفت ہے۔

خواجہ سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سولہ سال خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت میں رہے اور خاندانِ چشتیہ کا چشم و چراغ بن گئے۔ بے مثل عقیدت کا واقعہ:

ایک بار ایک ضعیف لڑکھڑاتا ہوا شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا۔ سلام کہا۔ جب اٹھ کر گیا تو پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے حاضرین ان کے پیچھے بھاگے۔ خواجہ سیالوی ؒ سے فرمایا تم ان کو ملنے کیوں نہیں گئے؟'' عرض کیا خضر علیہ السلام جن کی بارگاہ میں حاضری کیلئے آئے ہیں میں اس بارگاہ کو چھوڑ کر ان کی طرف کیوں جاؤں۔

شاہ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اللہ میرے سیالاں کوں رنگ لائیں''

(ماہنامہ سلسبیل نومبر ۱۹۷۱ء)

۱۱)...... علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا ''آپ کو گناہوں سے نفرت چاہیئے نہ کہ گنہ گاروں سے'' (جبکہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے داڑھی نہ ہونے کا ذکر آیا تھا) ماہنامہ سلسبیل جون ۱۹۶۹ء

ایمان افروز اور روحانی ترقی کیلئے نسخہ جات

۱)...... بھوک کی رات درویشوں کے لئے معراج ہے۔

۲)...... جو کوئی حضور نبی کریم ﷺ کا اویسی ہونا چاہے وہ نمازِ عشاء کے بعد اپنے خیال میں آپ ﷺ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہے ''یارسول اللہ ﷺ میں پانچ چیزوں پر آپ سے بیعت کرتا ہوں۔ کلمہ طیبہ کا ورد، نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ فرضی روزے۔ حج کرنا (بشرطِ استطاعت) چند راتیں یہی عمل کیا جائے۔

۳)...... اگر کسی بزرگ کا اویسی ہونا چاہئے تو خلوت میں دو نفل پڑھے ایصالِ ثواب کرے۔ ان کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جائے۔

۴)...... حُبِّ دنیا تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔

۵)...... جو مخدوم بننا چاہے وہ مرشد کی خدمت کرے۔

۶)...... ص ۳۸۱۔ واقعہ و کرامت:

۱۔ ایک شخص نے حضرت مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر قیام کیا وہ ایک رات نہ جاگا۔ آپ مزار سے باہر آئے اُسے بیدار کیا اور فرمایا ''آیا تو مجھے مُردہ تصور کرتا ہے۔ تیرے تمام احوال مجھے معلوم ہیں۔ اُٹھ، نماز پڑھ۔''

۲۔ نواب احمد یار خان کی بیوی بانجھ تھی۔ حضرت مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی۔ بیس لڑکے ہوئے۔

۳۔ ایک مخلص دوست کو شیر کا سامنا ہوا۔ دوست نے آپ کو یاد کیا ظاہر ہوئے شیر کے طمانچہ مار کر بھگا دیا۔

۷)...... پیر سے عشق کرنے والا مرا تو شہید مرا۔

۸)...... درود شریف اور استغفار لازم رکھو۔

۹)...... دعائے حزب البحر صبح وشام پڑھو۔

۱۰)...... ختم خواجگان رحمۃ اللہ علیہ برائے حل مشکلات پڑھو۔

۱۱)...... ہر روز بعد از نماز عصر مکتوبات شریف مجددی کی تلاوت کرو۔ سعادت کے دروازے کھلتے ہیں۔

۱۲)...... نماز تہجد، اشراق، سنت عصر، تحیۃ الوضو، دائمی پڑھو۔

۱۳)...... دل و جان سے متابعتِ سید المرسلین ﷺ کرو۔

۱۴)...... تمام معمولات اور اوراد و وظائف میں حضورِ قلب کا ہونا ضروری ہے۔ اسمِ ذات کی کثرت رکھو۔

۱۵)...... آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔

۱۶)...... اپنا کام خدا پر چھوڑ دو۔

۱۷)...... اپنے آپ کو سب سے کمتر اور قاصر شمار کرو۔

۱۸)...... مزاراتِ اولیاء کو جمعیتِ قلب کا دریوزہ بناؤ۔

۱۹)...... فرمان سید المرسلین ﷺ ''میری امت میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اور کون ہے؟''

۲۰)...... ارشاد مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ: ''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ دونوں میرے پیر اور راہنما ہیں۔

۲۱)...... پیر کی محبت ہی میں خدا اور رسول ﷺ کی محبت ہے۔

۲۲)...... سورۂ اخلاص کے وِرد سے جان کی حفاظت ہوتی ہے۔

(مقامات مظہری مصنف حضرت خواجہ شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

نوٹ: یہ کتاب بہترین مفید ترین ہے اگر مل سکے ضرور پڑھیئے۔

اقبال اور تصوف

عطار ہو رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

دارا و سکندر سے وہ مردِ فقیر اولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بُوئے اسد اللّٰہ

آئیں جوانمرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

☆☆☆☆

حضرت جوش ملیح آبادی کیسا اچھا سبق دیتے ہیں:

زندگی کے ابتدائی دور میں بھی کم سے کم
آدمی کو عرش تک پرواز کرنی چاہیے

اور اگر جنبش میں آجائیں پر وبال حیات
عرش سے پرواز کا آغاز کرنا چاہیے

فقر سے لبریز ایمان افروز ملفوظات

(طریقت ہی طریقت جو کہ حصولِ فیضان کا وسیلہ ہیں)

علامہ حضرت خواجہ بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت جناب شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز۔

(کتاب حضرات القدس اردو دفتر اوّل جلد دوم)

۱)...... حضرات انبیاء و اولیاء خدا تعالیٰ کے آئینے اور مظاہر ہیں۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مظہر کامل ہیں۔

۲)...... وسیلہ:

مرید صادق کو چاہئے کہ اللہ سے مناجات کرتے وقت حضورِ دل سے التجا اور عاجزی کے ساتھ اپنے سلسلہ کے بزرگوں کو نام بنام یاد کرے اور ہر ایک ظاہری و باطنی مصیبت میں ان کو اپنا شفیع گردانے اور ان کے وسیلہ اور واسطہ سے اپنی مراد مانگے، تاکہ جلد قبولیت حاصل ہو۔

۳)...... ذکر اولیاء اللہ لکھنا:

جو شخص اپنے پیرانِ سلسلہ کے حالات ارشادات مقامات اور کرامات لکھے تو ہر ایک کے بدلے ستر ستر نیکیاں اس کے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں۔

۴)...... زُہد وقناعت:

سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے وصال کے وقت نقارہ، پالان، پوستین، کمبل چھوڑا (جبکہ گورنر تھے) تاہم دیکھ کر رونے تھے۔ لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا۔ فرمایا "میں نے اتنا مال کیوں جمع کیا۔"

۵)...... وِرد:

سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "جو شخص پانچ بار ربنا کہے اسے تکلیف اور غم سے نجات ہوگی۔

۶)...... ایک عجیب معاہدہ:

حضرت خواجہ خواجگان جناب باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا خواجہ خواجگی قدس سرہ سے رخصت ہوکر (برائے روانگی ہندوستان) پہلی منزل پر اُترے تو حضرت خواجگی علیہ الرحمۃ یہاں تشریف لائے اور فرمایا "مجھ سے وعدہ کرو کہ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں درجۂ قُرب عطا فرمائے تو میری شفاعت کرنا۔" خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا یہ خواہش تو اس فقیر کی ہے۔ حضرت خواجگی امکنگی علیہ الرحمۃ نے فرمایا "اچھا دونوں طرف سے یہی معاہدہ ہوجانا چاہئے" چنانچہ دونوں طرف سے یہ معاہدہ قرار پایا۔ واضح رہے مولانا خواجگی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ کے پیشوا ہیں۔

۷)...... واقعہ:

حضرت خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ مریدِ خاص کو اپنی صورت دل میں بطور رابطہ نگہداشت رکھنے کیلئے فرماتے۔

۸)...... استعداد کی کمی کا علاج:

متابعت شریعت، آدابِ طریقت کا لحاظ، اکل حلال، صدق مقال، نااہلوں کی صحبت سے پرہیز۔ (کمترین عبدالخالق توکلی نے سینکڑوں صفحات سے صرف مذکورہ آٹھ باتیں لیں) کتاب مقاماتِ مظہری۔

پندرہ مفید ترین ملفوظات شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(از حجۃ اللہ البالغہ۔ جو کہ مشعلِ راہ مستقیم ہیں)

مکمل کتاب کے مطالعہ کے دوران الراقم نے درج ذیل راہنما باتیں لیں۔ کتاب عربی، اردو، اشاعت ۱۳۹۱ھ ترجمہ علامہ منظور الوحیدی۔

خبر اسلامی تاریخی:

بلاد ہند میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد ہی میں فوجی کاروائیاں شروع ہو چکی تھیں۔ (مقدمہ)

آغاز از شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ایک روز بعد نماز عصر میں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کناں بیٹھا تھا حضور ﷺ کی روح مبارک تشریف لائی...... مجھے ایک چیز سے ڈھانپ لیا گیا۔ میرے جی میں یہ بات آئی۔ دین کو ایک خاص انداز میں بیان کرنے کی طرف اشارہ ہے...... میں نے اپنے سینہ میں ایسا نُور پایا جو لحظہ بہ لحظہ ترقی پذیر تھا...... پھر مجھے القا کیا گیا...... میں عظیم کام کی طرف اٹھوں گا...... ساری زمین نُور سے چمک اٹھی...... میں نے امام حسنؓ امام حسینؓ کو دیکھا...... انہوں نے مجھے ایک قلم عطا کیا ''یہ ہمارے نانا جان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قلم ہے۔'' رضی اللہ عنہم

حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فوز الکبیر میں لکھتے ہیں ''فقیر پر کتاب اللہ کے سمجھنے کا دروازہ کھولا گیا''۔ (الراقم)

حجۃ البالغہ ترجمہ پروفیسر عبدالرحیم طبع دوم ۱۹۶۲ء کا ص ۶۲ حرم شریف میں الہام کے ذریعے آپ کو مجددیت کے مقام سے نوازا گیا۔ اس عاجز کو فاتحیت

سے سرفراز کیا گیا''۔

علامہ رشید رضا مصری نے بھی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت بیان کی ہے ان کی کتب انفاس العارفین اور در ثمین۔ تفہیمات الٰہیہ کا مطالعہ فرمائیے اور قول الجمیل اور ازالۃ الخفاء کا بھی۔ الراقم

''میں نے علوم براہِ راست حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پڑھے'' دیباچہ مذکورہ

کتاب ۱۲۱ صفحات پر مشتمل ارشادات:

۱)...... ہر شرعی حکم کی حکمت ہے۔

۲)...... ص ۱۳۶ ارشاد حضرت عمر رضی اللہ عنہ: فرضوں کے ساتھ ہی سنت و نوافل پڑھنے والے ہلاک ہو گئے حضور ﷺ نے تائید فرمائی۔

۳)...... جبرائیل علیہ السلام آتے صحابہ رضی اللہ عنہم نہ دیکھتے۔

۴)...... قبر کشادہ ہوتی ہے یا تنگ۔

۵)...... نماز قرب کیلئے تمام اعمال کی اصل ہے۔

۶)...... حدیث شریف۔ قضائے حاجات کے موقع پر شیاطین آتے ہیں۔ مقعد کے ساتھ شیطان کھیلتا ہے ہنستا ہے۔ (اس لئے دعائیں ضرور پڑھیں۔ راقم)

۷)...... حدیث: ہر شب ایسی ساعت آتی ہے جس میں مسلمان جو مانگے اللہ عطا کرتا ہے۔

۸)...... افضل نماز آدھی رات کی نماز ہے۔

۹)...... نیک کام کا ارادہ اور نیت رکھنا چاہیے۔

۱۰)...... طاق عدد مبارک عدد ہے۔

۱۱)...... وضو میں قلبی توجہ لازمی ہو۔

۱۲)...... مداومتِ وضو کو ایمان کی علامت فرمایا گیا۔

۱۳)...... غسل سے پہلے وضو بھی کرے۔ (کتاب کے ہزار صفحات سے زائد اب تک ختم ہوئے۔الراقم)

۱۴)...... ایک فصل میں ۹۱ دعائیں ہیں۔ بندہ کاتب الحروف نے صرف ایک دعا لی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ دُعَافَاتِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

۱۵)...... اصحاب رضی اللہ عنہم نے مواقع وحی کا مشاہدہ کیا۔ سیرت کا مشاہدہ کیا۔ ان کی تعظیم کی جائے۔ ساری امت میں افضل ترین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔

ارشادات عالی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کہ بموجب نجات ہیں

(از کتبِ احادیث)

۱)...... حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت فرمایا عقلمند کون ہے؟ حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''جو خیر و شر میں تمیز کر سکے۔''

۲)...... میت کو غسل دینے کے بعد اس کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سینے پر کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھیں۔ (انگلی سے)

(فیضانِ سنت بحوالہ علامہ شامی درمختار)

۳)...... مسلمان کی قبر پر کراماً کاتبین قیامت تک تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ''الملفوظ''۔

۴)...... کھانے سے قبل اور بعد وضو کرنا محتاجی کو دور کرتا ہے۔

(فیضانِ سنت ص ۷۵۵ بحوالہ طبرانی)

۵)...... حدیث شریف۔ راوی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔ جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں۔ اگر شام کے وقت مزاج پرسی کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں۔ الراقم نے اصل کتاب میں یہ خود پڑھا ہے۔ (ریاض الصالحین جلد دو بحوالہ ترمذی) اس کے مؤلف حضرت امام نوَوِیؒ ہیں۔

۶)...... بیماری گناہوں کو پاک کرنے والی ہے۔ (بخاری شریف۔ ریاض الصالحین)، (بشرطیکہ صبر ہو رب یاد ہو رب تعالیٰ پر گلہ نہ ہو۔ الراقم)

۷)...... بیماری میں جو بیمار تسبیح و تہلیل کرے وہ جہنم سے آزاد ہے۔

(ترمذی، ریاض الصالحین)

۹)...... بیمار کہے ''اے اللہ مجھے معاف فرما۔'' (بخاری و مسلم)

۱۰)...... حضور سید المرسلین ﷺ بھی وصال سے قبل یہی فرماتے تھے۔ اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی۔ یہ بھی فرمایا ''اے اللہ موت کی شدتوں اور بے ہوشیوں پر میری مدد فرما''

(ترمذی شریف، ریاض الصالحین)

۱۰)...... جس کی جان نکلتی ہو اس کے قریب بار بار کلمہ طیبہ پڑھتے رہیں۔

(مسلم شریف)

۱۱)...... چڑھائی کے وقت اللہ اکبر اور اترائی کے وقت سبحان اللہ کہو۔

(ریاض الصالحین)

۱۲)...... سنتِ فجر کے بعد ضرور لیٹو۔ سنت ہے۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

نوٹ: ریاض الصالحین کے مؤلف حضرت امام محی الدین۔ ابو ذکریا یحییٰ بن شرف النووی قدس سرہ العزیز ہیں۔

۱۳)...... حدیث پاک: راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ ''ایک آدمی حُلّہ پہن کر سر میں کنگھی کیئے ہوئے اُتراتا ہوا اکڑ کر چل رہا تھا اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔''

(ریاض الصالحین جلد اوّل بحوالہ بخاری و مسلم)

۱۴)...... ''دل میں ذرّہ بھر تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' (مسلم شریف)

۱۵)...... حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا جب بندہ کہتا ہے رَبِّ اغْفِرْ لِی ''تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن۔ سورۃ الزخرف ص ۴۰۵)

۱۶)...... ہر شخص کا اپنا ذوق اور اپنی نگاہ ہوتی ہے:

مجھے تُو پسند اور مجنوں کو لیلیٰ
نگاہ اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

۱۷)...... اللہ تعالیٰ بندے کی مدد فرماتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی امداد میں لگا رہے۔ (حدیث شریف ص ۵۸۷ جلد چہارم تفسیر ضیاء القرآن)

۱۸)...... بھائی کی عدم موجودگی میں دعا مانگنا۔ فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے کہ یہی دعا تیرے حق میں بھی قبول ہو۔ (حدیث پاک ایضاً)

مزید ملفوظات از اکابرین اسلام

جو کہ بمصداق مرشدِ اکمل ہیں

۱)...... حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں بیس سال امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا آپ کو کبھی ننگے سر نہ دیکھا اور نہ آرام کیلئے پاؤں

پھیلاتے دیکھا۔ خلوت میں خدا کے ساتھ ادب سے رہنا چاہیئے۔

۲)...... جب میرا دل مردہ ہوتا ہے تو علاج کیلئے قبر پر آتا ہوں۔ خواجہ بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ

۳)...... جب میرے دل پر غفلت چھا جاتی ہے تو کسی قبر کی تلاش کرتا ہوں۔ قبلہ ام خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی رحمۃ اللہ علیہ۔

۴)...... جس کلمہ طیبہ کو حضور اقدس ﷺ نے اپنا اور اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کا خون بہا کر لیا تھا آج مسلمان اس کو مفت لیتے ہیں نام کو مسلمان اندر سے کافر۔ فرنگیت کے غلبہ نے اسلام کو تباہ کر دیا۔ اسلام نام ہی نام ہے۔

(حضرت شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ)

۵)...... ایثار یہ ہے کہ اپنا حق دوسرے کو دے دے۔

۶)...... ہر بڑے آدمی کو چچا کے برابر سمجھو۔

۷)...... یا اللہ میرے دل کو اپنی طرف پھیر دے۔

۸)...... فرماتے ٹٹی جھاڑے (بول و براز) سے بھی کم لوگ خدا کی اطاعت کو جانتے ہیں۔ گرمی ہو کہ سردی، صحت ہو کہ بیماری، درد ہو یا بے آرامی سب لوگ پاخانہ پھرتے ہیں لیکن نماز کیلئے معمولی بہانہ ہاتھ آئے تو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اگر ٹٹی نہ کرنے کا نقصان ہے تو نماز نہ پڑھنے کے ہزاروں نقصان ہیں۔

الٰہی دل پاک احمد کا صدقہ
نبی مکرم کے گنبد کا صدقہ
تیرے درد والوں کے مشہد کا صدقہ
محبت عطا کر محمد کا صدقہ

(انقلاب الحقیقت مصنف حضرت بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ)

خانقاہوں کی اہمیت

خانقاہوں میں جہاں تبلیغی و اسلامی درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہوتا ہے وہاں خدمتِ خلق کا بھی خاطر خواہ اہتمام کیا جاتا ہے۔ صرف چند ایک کا ذکر مختصراً پیشِ خدمت ہے۔ (پوری دنیائے اسلام میں اولیاء اللہ کی خانقاہیں ہیں)

۱) خانقاہ و آستانہ عالیہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سید اشریف میں سالہا سال سے توکلی رفاہی تنظیم قائم ہے۔ طلباء و طالبات پرائمری مڈل ہائی، انٹر، بی اے، ایم بی بی ایس تک نادار طلباء کے جملہ تعلیمی اخراجات تنظیم ادا کرتی ہے۔ ہر سال ملک کے سینکڑوں غریب لوگ استفادہ کرتے ہیں۔

۲) خانقاہ خالقیہ بلاک ۲۵ شہر سرگودھا کا بھی یہی حال ہے۔ یتیم خانہ خالقیہ ۱۹۰۵ء سے قائم ہے یتامیٰ کی پرورش، تربیت، ہائیر ایجوکیشن تک تعلیم کے تمام اخراجات یتیم خانہ کے ذمہ ہیں۔ اس کی ایک عظیم شاخ خالقیہ رزاقیہ کے نام سے لالہ موسیٰ میں بھی قائم ہے۔

۳) اسی طرح آستانہ سیال شریف، آستانہ معظم آباد شریف بھی ایسے دینی و مالی کارہائے نمایاں سرانجام دے رہے ہیں۔

۴) خانقاہ دارالاحسان: اس خانقاہ کے ایک خاص عقیدت مند بزرگوار میاں عبدالمجید صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے اساتذہ فیصل آباد نے ایک تفصیلی مضمون اس بارے میں لکھ کر الراقم کو دیا۔ یہ ناکارہ اسی کے چند جملے مختصراً عرض کرتا ہے: ''حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم نوجوانوں کو کامیابی کیلئے یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم پر مشتمل ایک نسخہ کیمیا تجویز فرمایا تھا مگر مغربی تہذیب کی چکا چوند مست اور جنس

زدہ ثقافتی یلغار کے زیرِ اثر ملت اسلامیہ کا نوجوان اس پر عمل پیرا نہ ہوسکا۔ بانیٔ دارالاحسان نے اس کمزوری کو شدت سے محسوس کیا اور اپنے عمل سے نمونہ کی شکل میں اس عمل کو پیش فرمایا...... مولانا کوثر نیازی مرحوم کا ارشاد: ''جس طرح پہلے ادوار میں اسلامی تصوف کے چراغ روشن رہے ہیں اس دور میں بھی دارالاحسان جیسی خانقاہوں کی صورت میں فروزاں ہیں'' حضرت صوفی برکت علی علیہ الرحمۃ اپنا مدعا یوں بیان فرماتے ہیں...... دین ہے، تبلیغ ہے، اصلاح ہے، معیار ہے، ہمارا نصب العین کیا ہے؟...... اتحاد بین المسلمین ہے، اکرام مسلم ہے، ہمارا شعار؟، فقیری، خودداری...... ہمارا رہنا ایک مسافر کی مانند ہے نہ گھر نہ زر، نہ مال، نہ منال...... کل کیلئے کوئی چیز بھی جمع نہیں رکھتے...... معمولی لباس ...... گھاس پھونس کی گلی۔

پڑھ کر تو دیکھیں؟

ملفوظات اکابرینِ امت رحمۃ اللہ علیہم

(جو کہ روحانی ترقی کا باعث ہیں)

۱)...... برائے تبدیلی اخلاق رذیلہ، صفاتِ بشریت، رفع انانیت، تکرار، کلمہ طیبہ اور ذکر بکثرت کرو۔ (خواجہ شاہ غلام علی دہلویؒ)

۲)...... خواہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ بڑے بزرگ تھے۔ (شاہ غلام علی دہلویؒ)

۳)...... خواجہ مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ کو نماز مغرب کے دوران کسی نے خنجر مارنا چاہا۔ آپ نے چھین لیا پھر واپس کر دیا۔ اس طرح سات بار ہوا۔ آخر اس نے معذرت کی اور توبہ کر لی۔ آپ نے معاف فرما دیا۔ آپ

فنِ سپاہ گری میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ (حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ)

۴)...... مست ہاتھی آ رہا تھا۔ فیلبان نے مظہر جانِ جاناں قدس سرہ سے کہا راستہ سے ہٹ جاؤ۔ فرمایا جانور سے بھاگنا نامردی ہے۔ ہاتھ نے آپ کو سُونڈھ میں لے لیا۔ آپ نے خنجر نکال کر سونڈھ میں مارا۔ ہاتھ چینجا اور آپ کو چھوڑ دیا۔ (بحوالہ ایضاً)

۵)...... شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ بوجہ حیا پاؤں پھیلا کر نہ لیٹتے تھے۔ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی حال تھا۔

۶)...... فرمایا فکرِ معاش نہ کر۔ خود بین نہ بن۔

۷)...... بابا رتن ہندی رحمۃ اللہ علیہ کا حال الراقم نے لکھا ہے مورخہ ۱۴ مارچ ۲۰۰۴ء ٹی وی پر اشفاق احمد شاہ نے بھی بیان فرمایا۔ شاہ صاحب کا ایک جملہ قابلِ توجہ ہے! ''اندر کی میک اَپ کرو'' بابا رتن ہندی: ہندوستان میں بٹھنڈہ مشہور مقام ہے یہاں سے بابا رتن ہندی نے جناب سید المرسلین ﷺ کا ذکر سُنا متاثر ہوئے مکہ معظمہ حاضر ہوئے پھر مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ ایک جرمن سکالر نے بھی ان کا حال لکھا ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

۸)...... حدیث شریف بحوالہ تکمیل الایمان مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ جب کوئی عالم دین یا طالبِ علم (جو آخرت کیلئے کام کر رہا ہو۔ الراقم) کسی گاؤں میں جاتا ہے تو اس گاؤں کے قبرستان سے چالیس دن تک عذاب اٹھالیا جاتا ہے۔

۹)...... از اخبار مساوات ۵ دسمبر ۱۹۹۰ء: نہایت اہم (رائٹر مولانا شہاب خان) اسلام کے بنیادی عقائد کے انکار کے سوا کسی پر فتویٰ کُفر عائد نہیں کیا جاسکتا۔ بحوالہ آیات واحادیث کلمہ پڑھنے والے کو کافر کہنا ناجائز ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے ایمان سے کسی شخص کو کوئی چیز خارج نہیں کر سکتی سوائے اس چیز کے انکار کے جس نے اسے اسلام میں داخل کیا یعنی کلمہ طیبہ۔ اگر کسی شخص کے اندر ننانوے وجوہ کفر کی ہوں اور صرف ایک وجہ اسلام کی ہو یعنی وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہو تو اسے تم اسلام سے خارج نہیں کر سکتے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے میری نصیحت ہے کہ حتی الوسع اہل قبلہ (قائل کلمہ طیبہ) کی تکفیر سے زبان کو روکو۔ علامہ شبلی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا مودودی عبدالحامد بدایونی نے ۱۹۵۴ء کی تحقیقاتی عدالت میں فرمایا ''جو شخص حضور رسالت مآب ﷺ کی رسالت پر ایمان لاتا ہے لیکن چوری کرتا ہے، امانت میں خیانت کرتا ہے، لوٹ کھسوٹ میں حصہ لیتا ہے اپنے محسن ترین انسان پر سخت ترین ظلم کرتا ہے، ہمسایہ کی بیوی پر بری نظر رکھتا ہے ان تمام عیوب کے باوجود ہم اسے مسلمان ہی کہیں گے۔''

۱۰) اسلامی نظام معیشت میں ذاتی ملکیت کا نظریہ بھی باطل ہے۔ حکومت ہر فرد کی کفالت کی ذمہ دار ہے۔ (مساوات ۲ دسمبر ۱۹۹۰ء) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے واقعات پڑھیے اس کی تصدیق ہوگی۔ الراقم۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے وراثت میں کیا چھوڑا؟ وصال کے وقت گھر میں چراغ کیلئے تیل بھی نہ تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا

چھوڑا؟ کفن کیلئے کپڑا بھی نہ تھا نہ خریدنے کیلئے رقم تھی۔ مختارِ دو جہان ﷺ غریب ترین والدین کے گھر پیدا ہوئے۔ غریب ترین دائی حلیمہ سعدیہؓ تھی۔ مدینہ منورہ میں غریب ترین شخص سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر قیام فرمایا۔ الراقم

۱۱) خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

۱۲) ملفوظات از کتاب حدیث بلوغ المرام مؤلف حضرت حافظ شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانیؒ اس میں ۱۵۰۵ احادیث متعلقہ احکام ہیں۔

(i) پاخانہ جاتے وقت دعا متعلقہ ضرور پڑھو۔ پاخانہ پلیدی کا مقام ہے۔ جنات کو پلیدی سے مناسبت ہے۔ جنات اکثر بیت الخلا میں پہنچ جاتے ہیں آدمی کو ایذا دینے پر آمادہ ہوتے ہیں۔

(ii) دورانِ حیض اگر صحبت کر بیٹھے تو صدقہ ضرور دو۔

(iii) نماز مغرب سے قبل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو رکعت نماز پڑھی ہے۔

(iv) جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ میت کے ساتھ ملائکہ ہوتے ہیں۔

(پوری بلوغ المرام سے مذکورہ چار باتیں الراقم نے منتخب کیں)

سیرت طیبہ مؤلف دلائل الخیراتؒ

اسم گرامی: محمد، کنیت: ابوعبداللہ، والد کا اسم گرامی: سلیمان۔ جن کا قبیلہ جزولہ کے امیر لوگوں میں شمار تھا۔ آپ اہل بیت سے تعلق رکھتے ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔

سلسلہ نسب:

محمد بن سلیمان الجزولی بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن سلیمان بن یعلیٰ بن یخلف بن موسیٰ بن علی بن یوسف بن عیسیٰ بن عبداللہ بن جندر بن عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن حسان بن اسماعیل بن جعفر بن عبداللہ بن حسن بن الحسین بن علی لابن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔

مدینہ فاس جو مراکش میں ہے آپ نے تعلیم پائی۔ درس و تدریس میں بھی لگے رہے۔ شیخ محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے علم باطن حاصل کیا۔ چودہ سال متواتر مراقبہ اور ریاضت میں رہے پھر رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ بارہ ہزار سے زائد آدمیوں نے آپ سے بیعت کی۔ سنت مطہرہ کے انتہائی پابند تھے۔ بربر اور افریقہ میں لوگوں کی اصلاح فرماتے۔

واقعہ:

شہر فاس کے گاؤں میں تھے نماز ظہر کا وقت ختم ہو رہا تھا۔ پانی موجود نہ تھا ایک کنواں نظر آیا مگر ڈول رسی وغیرہ نہ تھی۔ پریشان تھے۔ آخر سامنے ایک مکان سے آٹھ یا نو سالہ ایک لڑکی آئی اور کہا اے شیخ! پریشانی کا باعث کیا ہے؟ جواب دیا۔ میں محمد بن سلیمان جزولی ہوں۔ ظہر کا وقت تنگ ہو چکا ہے پانی برائے وضو نہیں ہے۔

لڑکی نے کہا آپ مشہور ہستی ہیں اتنا معمولی سا کام بھی نہیں کر سکتے۔ لڑکی گھر سے باہر آئی۔ کنوئیں میں تھوک دیا، پانی نے جوش مارا، باہر تک آ گیا۔ تمام نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ شیخ صاحب لڑکی کے مکان پر گئے اور فرمایا تم کو خدا، تمام انبیاء اور خصوصاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ یہ بتاؤ اس مرتبہ تک کیسے

پہنچی؟

لڑکی نے بتایا فلاں درود شریف کے پڑھنے سے یہ کمال حاصل ہوا۔ شیخ صاحب نے لڑکی سے وہ درود سیکھا اور اجازت حاصل کی۔ شوق پیدا ہوا اور ایک کتاب میں تمام درود جمع فرمائے جو کہ سارے درود شریف حدیث میں مروی ہیں۔ اس کتاب کا نام دلائل الخیرات رکھا۔ اور اس کے متعلق یہ فتویٰ ارشاد فرمایا:

وَالْزِمْ قِرَآءَتَهَا تَنَلْ مَا تَبْتَغِيْ۔

ترجمہ: ''اور لازم پکڑ پڑھنا اس کا (دلائل الخیرات کا) پائے گا وہ جو تو چاہتا ہے۔''

مصنف کا اعلان بالکل صحیح ہے کیونکہ گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بُوَد۔ گرچہ از حلقومِ عبداللہ بُوَد۔ الراقم۔

دلائل الخیرات کی ترتیب یہ ہے۔ دیباچہ، وجہ تالیف۔ فضائل درود شریف۔ دعا، اسمائے گرامی اللہ تعالیٰ وحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام دنوں کیلئے حزب۔

وصال:

یکم ربیع الاوّل ۸۷۰ھ نماز فجر کی پہلی رکعت کے سجدہ میں وفات پائی بمقام سوس ملک بربر میں مسجد کے نزدیک دفن ہوئے۔ ۷۷ برس کے بعد شاہِ مراکش نے نعش مبارک کو نکلوا کر مراکش کے مشہور قبرستان ریاض الفردوس میں دفن کرایا۔ عالی شان قُبہ بنوایا۔ نعش بالکل تازہ تھی۔ انگلی سے دبانے پر خون سرکتا نظر آتا تھا۔ ہمہ وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

(ہو سکے تو دلائل الخیرات شریف ضرور پڑھیں اور دینی روحانی، اخروی بلکہ دنیاوی بھی کامیابیاں حاصل کریں اور راقم کیلئے بھی دعائے مغفرت فرما

دیں۔ راقم) (ماخوذ: دلائل الخیرات ناشر تاج کمپنی لمیٹڈ سن اشاعت ۲۰۰۰ء)

نوٹ: اطلاعاً عرض ہے کہ الراقم نے پیسے کمانے کیلئے یہ نہیں لکھا بلکہ تمام کتب محض برائے حصولِ خوشنودی مولا کریم، اور برائے استفادہ عوام وخواص اس طرح دینِ اسلام کے علوم کی اشاعت بھی مقصود ہے تاکہ امت مسلمہ فائدہ حاصل کر سکے۔

(۱۴ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ)

ملفوظات/اقوال زرّیں اخلاق حسنہ اور نجاتِ اُخروی کیلئے

(قبلہ ام حضرت خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی رحمۃ اللہ علیہ)

۱)...... فرمایا: علم تفریق پیدا کرتا ہے۔ شیطان نے غرور کیا کہ میں عالم ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کروں اس کے اسّی ہزار سجدے ردّ ہو گئے۔ شاگرد استاد پر فتویٰ بھی لگاتا ہے مگر مرید اپنے پیر کا گلا بھی نہیں کرتا یہ علمِ انوار کا نتیجہ ہے۔

۲)...... فرمایا: میرا ایمان ہے جو ''ذکر خیر'' پڑھے یا سُنے وہ گمراہ اور بے ایمان نہ ہوگا۔

۳)...... عمل کی مداومت مقبولیت کی دلیل ہے۔

۴)...... جس نماز میں حضور شفیع معظم نور مجسم حبیب محتشم رسول اکرم نبی محترم ﷺ کا خیال نہ آئے وہ نماز نماز نہیں۔

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میری نماز بھی حجاب میرا قیام بھی حجاب

(لاہوری درویش اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

۵)...... حضور اقدس ﷺ اس قدر سخی ہیں کہ رب تعالیٰ کے سلام میں امت کو بھی شامل فرمالیا۔ (نوٹ) پیر کے فرمودہ ایک کلمہ لکھنے کا ثواب ہزار نیکیوں کے برابر لکھا جاتا ہے۔ یہ قول حضرت یتیم پرور شمس الکونین خواجہ عبدالخالق جہان خیلاں شریف والوں کا۔ علیہ الرحمۃ۔ از ''لمعاتِ قادریہ''۔ اسی طرح کا ارشاد خواجہ بدرالدین مجددی علیہ الرحمۃ کا بھی ہے جو ''حضرات القدس'' میں درج ہے۔ (الراقم ناکارہ)

۶)...... پہلے بندہ رب کو یاد کرتا ہے پھر رب یاد کرتا رہتا ہے (اور رب کی کثیر مخلوق بھی اس ذاکر کو یاد کرتی رہتی ہے۔

۷)...... اپنے آپ کو خدا کے سامنے سمجھنا یا خدا تعالیٰ کو اپنے سامنے سمجھنا طریقت، فقر، اسلامی تصوف، بلکہ اسلام کی بنیاد ہے جس کو ہم نے ترک کررکھا ہے۔ یہ عقیدہ، ایمان، یقین، ہمارا ختم ہے اگر یہ نظریہ پختہ ہوجائے ہم مسلمان بن جائیں۔

۸)...... اگر سُنّی ہے اور نفس پرست (خواہشات دنیاوی ونفسانی کا مرید ہے) تو سُنّی ہونے پر ناز نہ کرنا۔

۹)...... دوستوں کے عیوب مت دیکھ اگر دوستی رکھنی ہے۔

۱۰)...... اپنے دل کو عرش بنا۔ مدینہ بنا، پھر عرش والا اور مدینے والے ﷺ اس میں آئیں گے۔

۱۱)...... ہماری شکل وصورت اور سیرت دیکھ کر غیر مسلم مذاق اڑاتے ہیں۔

۱۲)...... دوسروں کے عیب بیان نہ کرو۔ ظاہر نہ کرو رب تعالیٰ پردہ پوش (ستّار العیوب) ہے۔

۱۳)...... سال بھر میں ایک بار بھی ملاقات نہ ہوتو پھر تعلق اور ربط کے کیا معنے؟

۱۴)...... اپنے ذکر وفکر میں مشغول رہیں دنیا یومِ چند است آخر کار باخداوند جل شانہ

۱۵)...... محبت ایک معنوی حقیقت ہے یہ ایک ذوقی اور وجدانی چیز ہے کوئی مادی شئے نہیں۔ لیکن اس کا اظہار اور ثبوت ظاہری اعمال سے ملتا ہے۔

۱۶)...... گھبراہٹ اچھی نہیں۔ استقامت بہ از کرامت۔ بلاغلطیوں کا کفارہ اور رجوع الی اللہ کی دستاویز ہوا کرتی ہے۔ دُھن اگر پختہ ہو پھر فضل ہی فضل ہے۔

۱۷)...... اسلام میں سُور کا گوشت حرام ہے خواہشاتِ نفسانی بھی سور کا گوشت کھانے کے مصداق ہیں۔

۱۸)...... ''الدنیا سجن المومن و جنت الکافر'' قید خانے میں آرام وراحت کی تلاش کہاں؟ اور اس کی تلاش فضول۔

۱۹)...... تُو مباش اصلاً کمال ایں است وبس
تُو دَرُود گُم شَو وصال است ایں بس

۲۰)...... میں وچہ میں نہ رہ گئی کائی
جُدول پریت پیارے لائی

۲۱)...... گر تو خواہی زیستن با آبرو
یادِ اُو کُن یادِ اُوکُن یادِ اُو

۲۲)...... جس دن آنسو بہا دینے والی تکلیف مجھے نہ آئے میں سمجھتا ہوں میرا خدا مجھ سے ناراض ہے۔

۲۳)...... ختمِ خواجگان حصولِ برکات کا ذریعہ ہے ارواح طیبہ خواجگان خوش ہوتی ہیں۔

۲۴)...... خشت ِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

۲۵)...... اگر پیر سے عقیدت ختم ہو تو بیعت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

۲۶)...... جو پیر عورتوں میں بیٹھے اس پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔

۲۷)...... ہر سانس کو آخری سانس سمجھو۔

۲۸)...... تمام بیماریوں کا نسخہ صبر اور نماز میں ہے۔

۲۹)...... ذکر حبسی دم سے اندر روشنی پیدا ہوتی ہے اب ہم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔

۳۰)...... انوار کا ورود نہ ہو اور اسرار کا انکشاف نہ ہو تو فقیر جھوٹا ہے۔

۳۱)...... اس پیر سے بیعت کرنا حرام ہے جو مرید کی کمائی پر نظر رکھے۔

۳۲)...... علماء کو انگریز کے دور میں اس قدر نقصان نہ پہنچا جس قدر پاکستان بننے کے بعد اب تک ہوا۔

۳۳)...... یک دم با خدا بودن بہ از مِلک سلیمانی۔

۳۴)...... مرید وہ ہے جس کا دل پیر کی طرف رہے۔

۳۵)...... اپنی مرضی چھوڑنا اور خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلنا دین ہے۔

۳۶)...... تو صورت سازی میں مصروف ہے۔ سیرت سازی میں بھی نام پیدا کر۔

۳۷)...... خلافت کیلئے شرط ہے پیر کے کمالات مرید کے اندر منتقل ہو چکے ہوں

۳۸)...... ہم اور ہیں اسلام اور ہے۔

۳۹)...... ولایت کے کورس کا نصاب عبادت، اطاعت اور خدمتِ خلق ہے۔

۴۰)...... دروازہ کھلنے کیلئے اسے کھٹکھٹانا پڑتا ہے۔ دل کا دروازہ خدا کے گھر کا دروازہ ہے۔ اسے کھٹکھٹاتے رہیں آخر صاحب خانہ کو کھولنا پڑے گا یا

پوچھنا پڑتا ہے کہ کون ہے؟

یہ گل گول مگول من بھاویں نہ من
رب وسدا ہے تیرے کول من بھانویں نہ من

۴۱)...... حرص اور فکرِ معاش کی پریشانی جتنی زیادہ ہو اتنی ہی روح مجروح ہوتی ہے۔

۴۲)...... ذکر سے غافل نہ ہوں۔

۴۳)...... زندگی میں دکھ زیادہ ہیں، سکھ کم۔

دکھ سدا سکھ گاہ بگاہ ہے دکھاں توں سکھ دارے
دکھ قبول محمد بخشا راضی رہن پیارے ......

نوٹ: حضرت صاحبِ ارشادات عالیہ کا مختصر سوانحی خاکہ آخر پر ہے:

پیر میرے بے مثل پیر میرے بے مثال
حضرت خواجہ صدیق احمد شاہ با کمال

مصنف و مؤلف حصن حصین کا مختصر ذکرِ خیر

سوال: الراقم نے کیوں نقل کیا برائے اشاعت:

جواب:۱)...... اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی کے حصول کیلئے۔

۲)...... برائے تعلیماتِ اسلامیہ تاکہ عوام وخواص فائدہ حاصل کرسکیں۔ پیسے کا لالچ ہرگز نہیں ہے۔ الراقم نے بیسویں سکیل سے بعد از فراغت اپنے پاس کچھ نہیں رکھا۔ سبھی کچھ فی سبیل اللہ خرچ کیا ہے۔ مولا کریم منظور فرمالے بحرمتِ حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ آمین

مذکورہ کتاب میں صرف وہی ہزاروں دعائیں ہیں جو کتب حدیث میں

موجود ہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ کے ہر ایک کام کیلئے بہترین دعاؤں کا مجموعہ ہے حصن حصین شریف۔

مصنف کا نام: علامہ امام محمد بن محمد بن الجزری شافعیؒ۔

جب لوگ تیموری فتنہ کے زمانہ میں پھنس گئے تو لوگوں نے اسی حصن حصین کے بار بار ختم کی برکت سے فتنہ سے نجات پائی۔ اسی لئے لوگ ناگہانی بلاؤں آفتوں مصیبتوں کے وقت حصن حصین کا ختم ایک آزمودہ عمل کے طور پر کرتے کراتے ہیں۔ اس میں مسنون ادعیہ واذکار ہیں۔

ترجمہ دیباچہ حصن حصین کی تلخیص (دیباچہ از مصنفؒ):

یہ کتاب ایک مضبوط قلعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے خزانے سے چنا ہوا مسلمانوں کیلئے تحفہ ہے۔ ایک عظیم تعویز ہے۔ تبرک نقش ہے۔ ہر دعا صحیح حدیث کی کتاب سے لی گئی ہے۔

دربارِ رسالت مآب ﷺ میں حصن حصین منظور و مقبول ہے۔ کتاب کے مقدمہ کی ۱۱ فصلیں ہیں۔ ابواب کی تعداد پانچ ہے اور ایک خاتمہ۔ مصنف علوم انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ عظیم ترین عارف باللہ ہیں۔ عظیم محدث، مفسر، فقیہ ہیں۔ ملائکہ جیسی صفات کے حامل ہیں۔

۲۰ ذی الحجہ ۷۹۱ھ کو یہ کتاب مکمل فرمائی گئی۔ آخری سطور اس وقت مکمل کی گئیں جبکہ دمشق کا علاقہ چنگیزی درندوں کے محاصرے میں تھا۔ ایسے وقت میں حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو اپنے لئے پناہ گاہ بنایا اور صرف خدا تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ مصنف نے تمام مسلمانوں کو پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

(بحوالہ حصن حصین ناشر تاج کمپنی لمیٹڈ)

اقوال زرّیں

(بحوالہ تفسیر معارف القرآن)

۱)...... جھوٹ بولنا عذاب الیم کا باعث ہے۔ (جلد اوّل معارف القرآن)

۲)...... غفلت سے نماز پڑھنے والا اللہ سے دور ہوجاتا ہے۔ (ایضاً)

۳)...... انبیاء پر جادو کا اثر ہوسکتا ہے۔ (ایضاً)

۴)...... مصیبت انسان کے شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے۔ (معارف القرآن جلد دوم اور بے شمار کتب صحیحہ بلکہ بے شمار آیاتِ قرآن مجید)

حدیث شریف: جس سے گناہ معاف ہوں اور درجات بلند ہوں۔ (ضرور عمل کیجئے)۔

۱)...... مکمل طور پر سردی و تکلیف میں وضو کرنا۔ خواہ زخم اور درد ہو۔

۲)...... مسجد کی طرف کثرت سے جانا۔

۳)...... ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا۔ فرمایا یہی رباط فی سبیل اللہ ہے۔

(حدیث: اللہ کے راستے میں ایک دن کا رباط (اسلامی سرحد کی حفاظت) تمام دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔ (صحیح بخاری شریف) اور مسلسل روزے اور شب بیداری سے بہتر ہے۔ شیطان سے محفوظ ہوگا۔ رزق بڑھے گا۔ (جلد دوم معارف القرآن ص ۲۷۴ آخری آیت سورۃ آل عمران)

مذکورہ تینوں عمل رباط میں شامل ہیں۔

قرآن مجید کے ساتھ سنت کا اتباع فرض ہے۔ آیت ۱۵۷ اعراف جلد چہارم معارف القرآن۔ صرف اتباع کافی نہیں ادب و احترام اور محبت بھی فرض ہے۔ ص ۸۷ جلد چہارم۔

علم تصوف بھی فرض عین میں داخل ہے۔ آیت ۱۲۲ سورۃ توبہ ص ۴۸۹ معارف القرآن جلد ۴، مصنف علامہ مفتی محمد شفیع کراچی)

ضرور مطالعہ فرمایئے! بغور جزاک اللہ فی الدارین۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کا حال:

توجہ فرمایئے: جس کا امر (حکم) تین براعظموں پر چلتا ہو، اربوں مخلوق اس کے سامنے گردن جھکائے کھڑی ہو۔ دمشق سے مصر تک، چاڈ تک، اندلس تک، پرتگال اور فرانس تک۔ اس کی بیٹی کچے پیاز سے روٹی کھا رہی ہو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میری بیٹی! میں تمہیں بڑے اچھے کھانے کھلا سکتا تھا، لیکن تیرا باپ دوزخ کی آگ برداشت نہیں کرسکتا۔ میرے سامنے دو راستے ہیں۔ تمہیں حلال و حرام اکٹھا کر کے کھلاتا، تو میں خود دوزخ میں جاتا۔

جب ان کی موت کا وقت آیا مسلمہ نے کہا۔ امیر المومنین کا لباس تو تبدیل کردو۔ میلا ہے، ان کی بہن فاطمہ نے کہا اے میرے بھائی! اللہ کی قسم امیر المومنین کے پاس ایک ہی جوڑا ہے۔ تبدیل کیسے کریں۔ جوڑا ہی ایک ہے۔ مسلمہ نے عرض کیا! امیر المومنین آپ کے بچے فقر و فاقہ میں ہیں کیا چھوڑ کر جا رہے ہو؟

فرمایا: اے میرے بیٹے! جب ضرورت پڑے اللہ تعالیٰ سے مانگ لو۔ جنازہ اٹھا، قبر پر رکھا گیا، ایک ہوا چلی، آسمان سے کاغذ کا ایک پرچہ گرا، یہ اٹھایا گیا، اس پر لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ بِعُمَرَ ابْنِ عَبْدُ الْعَزِیْزُ مِنَ النَّارِ۔

نجات کا پروانہ تھا:

جب وصال کا وقت قریب آیا اللہ کی طرف سے مہمانی ہوئی ملائکہ آئے۔ جب عزرائیل علیہ السلام نے کام شروع کیا۔ وصیت فرمائی۔ اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ "نماز اور غلاموں پر شفقت" الصلوٰۃ الصلوٰۃ الصلوٰۃ فرماتے ہوئے تشریف لے گئے۔ (بحوالہ خطبات از مولانا طارق جمیل)

مختصر سوانحی خاکہ

قبلہ ام حضرت خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی رحمۃ اللہ علیہ

آؤ حُسنِ یار کی باتیں کریں
زُلف کی رخسار کی باتیں کریں

حضرت صاحبزادہ خواجہ صدیق احمد شاہ صاحب اپنے دَور کی ان یادگار ہستیوں میں سے تھے جو مرجع عوام وخواص رہی ہیں۔

آباؤ اجداد اس وقت ہند میں وارد ہوئے جب تاتاری درندے خلافتِ اسلامیہ کو تاخت و تاراج کر رہے تھے۔ خاندان کے بزرگ بغداد شریف چھوڑ کر دہلی آ بسے۔ ایک بزرگ خواجہ فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ موضع سیدا شریف ضلع منڈی بہاؤالدین اقامت گزین ہوئے۔ ان کے فرزند ارجمند خواجہ رکنِ عالم تھے جن سے خواجہ محبوب عالم ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے ان کی مکمل سوانح ذکرِ محبوب خواجہ صاحب جناب صدیق احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف فرمائی۔

خواجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم ہیں اور قطب

الاقطاب اور مقام غوثیت کے مقام پر فائز ہیں۔ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہیں۔ والیٔ رامپور کے دربار میں مفتی بھی رہے پھر گیارہ سال ایک امّی فقیر علمِ لدّنی سے مالا مال شہنشاہِ متوکلین خواجہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بابرکت میں رہے۔ وصال کے بعد اپنے گھر سیدا شریف میں سکونت فرمائی۔ ہزارہا بندگانِ خداتعالیٰ کی نجات کا وسیلہ بنے۔ اور فیوض و برکات سے نوازا۔ ذکرِ خیر، خیرالخیر، شبِ حسین، برعرش برین، ذکر کثیر، تنویر الابصار، ان کی بے مثل کتب ہیں، جنہیں تمام سلاسل طریقت و مسالک کے حضرات پسند کرتے ہیں۔ اصحابِ طریقت اپنے مریدوں کو باقاعدہ حکم دیتے ہیں کہ مذکورہ کتب میں سے ذکرِ خیر لازماً خریدیں اور مطالعہ کریں۔ یہ کتب مرشد کامل کا کام دیتی ہیں انہی کتبِ مبارکہ کے حضرت بزرگ مصنف کے صاحبزادے قبلہ ام صدیق احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر چند سطور الراقم لکھ رہا ہے۔ الراقم کے محسن اعظم قبلہ ام حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کا شجرۂ نسب چھتیسویں پشت میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم سے جاملتا ہے۔

ولادت طیبہ:

1916

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible]ء میں بمقام سیدا شریف ہوئی۔ قریباً سولہ ماہ بعد والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ تعلیم و تربیت کی تمام ذمہ داری والدہ ماجدہ سیدہ ولیہ کاملہ علیہا الرحمۃ کے کندھوں پر آپڑی...... علومِ دینیہ کی تحصیل کی خاطر دارالعلوم دیوبند انڈیا میں داخلہ لیا۔ پورے چودہ سال بعد امتیازی حیثیت سے کامرانی نے قدم چُومے۔

آغاز روحانی زندگی:

ایک روز خواب میں حضرت خواجہ سائیں توکل شاہ مست انبالوی قدس

سرہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اس خواب نے آپ کے دل میں روحانیت کی طلب پیدا کی۔ اپنے والد ماجد کے خلفاء خواجہ حبیب اللہ شاہ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ اصغر علی شاہ جرنیل رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ نور عالم شاہ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علی حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ و خواجہ رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ و دیگر حضرات حضرت اسماعیل شاہ بخاری کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ نذیر احمد رحمۃ اللہ علیہ موڑہ شریف، پیر فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ جلالپور، خواجہ محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ سے مستفیض ہوتے رہے۔ لیکن زیادہ عرصہ خواجہ نورالحسن شاہ کیلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزارا اور تربیت حاصل کی۔

بے شمار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات سے بھی اکتساب فیض کرتے رہے لیکن خصوصی عنایت اور نظر کرم خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ محبوب عالم، سیدوی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے فرمائی اور روحانیت میں تمام منازل سلوک طے فرمالیں اور ولایت کبریٰ کے تمام مدارج حاصل کیے۔

متعدد بزرگان نے بھی خلعت و اجازت سے نوازا اور آپ مسند ارشاد پر متمکن ہوئے۔ رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع ہوا۔ لوگ جوق در جوق حاضر ہوتے اور اخلاق حسنہ سے بھی متاثر ہوتے اپنے دامن کو روحانی فیض سے مالا مال کرتے۔

بزم توکلیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ خالص دینی بزم ہے تحریک پاکستان میں بھی آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بے شمار رسالوں میں آپ کے مضامین طریقت شائع ہوتے رہے۔ اسلامی تصوف، دیباچہ خیرالخیر، پیش لفظ شب حسین برعرش بریں لکھا۔ سب سے بڑھ کر ۱۹۶۷ء خصائص الکبریٰ شریف کا بے مثل ترجمہ فرمایا جو کہ دربار عالیہ جناب رسالت مآب ﷺ میں منظور شدہ ہے حضرت علامہ سعید احمد کاظمی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریری شہادت و تصدیق اس پر موجود ہے۔

بمطابق ارشادِ قبلہ ام جو شخص اس ترجمہ کو پڑھے گا اسے مدینہ شریف کی سیر ہوا کرے گا۔ (علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث و شیخ القرآن، جناب محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین بھیرہ و مصنف تفسیر ضیاء القرآن)

حضرت صاحبزادہ علامہ خواجہ حمید الدین احمد معظمی سیالوی سجادہ نشین معظم آباد شریف علامہ محمد شریف ہزاروی نے اس ترجمہ پر تقریظ، پیش لفظ، تقدیم و تعارف لکھا ہے۔

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ (۱۱ مئی ۱۹۷۴ء) کو وصال فرمایا۔ سید اشریف میں اپنے والد ماجد خواجہ محبوب عالم ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیے گئے۔ صاحبزادہ محمد احمد ایم ایس سی صاحب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین ہیں جن سے رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری ہے اور سلسلہ عالیہ کے تمام امور بخوبی بطریق احسن سرانجام دیئے جا رہے ہیں۔ روضہ شریف اور مسجد محبوبی کی بے مثل تعمیر نو انہی کا کارنامہ ہے۔ توکلی رفاہی تنظیم کے قیام کا سہرا بھی آپ ہی کے سر ہے جس سے ہر سال غریب، نادار طلباء از پرائمری تا ہایئر ایجوکیشن اپنی تعلیم کو پایۂ تکمیل تک لے جاتے ہیں ہر قسم کا خرچہ تنظیم کے ذمہ ہے جو کہ توکل پر قائم ہے۔ سجادہ نشین کے برادر خورد حضرت جناب کرنل الطاف محمود ہاشمی صاحب ہیں۔ شریعت و سنت مطہرہ کی پابندی ان کا معمول ہے۔ شب و روز کے عابد ہیں۔ نہایت زیرک اور صاحب فراست و بصیرت ہیں۔ مکمل و اکمل عارف باللہ بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں بزرگوار بھائیوں کو مع اہل، و عیال شرِ انس و جان سے محفوظ رکھے اور ان کے طفیل الراقم ہیچمدان کو بھی مع اہل و عیال و خویش و اقارب دین و دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت سے نواز دے اور حضور سید المرسلین ﷺ کے طفیل آپ کی ساری

امت پر رحم و فضل و کرم فرما دے۔ ناچیز الراقم کی ناموافق حالات میں ذکر خیر ۱ تا ۵ (۲۱ کتب) کی محنت کو قبول فرمائے۔ یہ کتب الراقم کی حیاتی میں چھپ کر لوگوں کے ہاتھوں میں ہوں اور یہ الراقم کی بخشش کا سامان بن جائیں اور کوئی دنیاوی تمنا نہیں ہے۔

واضح رہے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ طیبہ کیلئے ایک دفتر درکار ہے بندۂ حقیر ترین نے ان کے بارے میں چند متفرق باتیں چند منٹوں میں لکھی ہیں اگرچہ صحت واقعی خراب ہے اور جوان بیٹا محمد احمد کئی دنوں سے لاپتہ ہے۔ مولا کریم ان بزرگوں اور خصوصاً تمام انبیاء، وصحابہؓ و اولیاء اور بدری اصحاب رضی اللہ عنہم کے طفیل بیٹے کا دماغ ذہن دل گھر کی طرف پھیر دے اور آئندہ باہر نہ جائے تاکہ الراقم کی پریشانی ختم ہو۔ آمین ثم آمین

ورق تمام ہوا مدح باقی ہے
سفینہ چاہئے اس بحر بے کراں کیلئے

نوٹ: (۱) ذکر خیر ۵ متفرق، مکمل کیلئے فہرست کتب لکھی تھی جس میں نو ابواب سے متعلقہ کتب کے نام ہیں۔ اب یہ باب پنجم الگ چھپ رہا ہے۔ اس کی الگ لسٹ نہیں لکھی۔ البتہ ہر مقام پر حوالہ جات، کتب اور مصنفین کے اسمائے گرامی درج ہیں جو کچھ لکھا ہے راقم کا اس کی صحت پر مکمل یقین ہے۔ بمطابق علمائے حق اہل سنت والجماعت ہے۔ اور جملہ اولیاء اللہؒ کی تعلیمات، اور مسلک کے مطابق جنہوں نے قرآن و حدیث کو بہتر طور پر سمجھا ہے۔

(۲) ہر مقام پر مضمون کی صحت میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ راقم کے نامساعد حالات کی بنا پر پروف ریڈنگ یا کمپوزر کے تساہل سے املا کی غلطی ممکن ہے جو کہ اگلے

ایڈیشن میں دُور کردی جائے گی۔ ان شاء اللہ العزیز۔

(۳) بندۂ حقیر بے علم نے جو کچھ لکھا ہے۔ ذکر خیر ۱ تا ۵ (کل اکیس (۲۱) تالیفات) فقط اور فقط برائے وصول خوشنودیٔ خدا تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم و معظم رؤف الرحیم و کریم ﷺ واصحابہ وسلم لکھا ہے۔

الراقم کی تمام کتب کی لسٹ ملاحظہ فرمائیے اور اشاعت کے مراحل کی جلدی تکمیل کیلئے دعا فرمائیے۔

نئی کتب، اسلامی و دینی خزانہ بمطابق عظیم نامور علماء و فضلاء و اکابر سکالرز ...... بلاشبہ سرچشمۂ ہدایت اور حاملِ روح اسلام

۱)...... بے مثل ولادت و سیرت طیبہ حضور جناب سید المرسلین ﷺ (ابواب ۱۲ صفحات ۵۲۰)

۲)...... سیرتِ طیبہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن و جملہ متعلقین کرام رضی اللہ عنہم و سیرت طیبہ امامین کریمین حسنین رضی اللہ عنہما وائمہ طریقت رحمہم اللہ۔ (ابواب ۵ صفحات ۳۶۸)

۳)...... خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم حصہ ۱، ۲، ۳، ۴ مع خصوصی بیان بابت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (صفحات ۱۱۰۰)

۴)...... سیرتِ طیبہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مع تلخیص بعض مکتوبات شریف جو کہ قرآن و حدیث کی بہترین شرحیں ہیں۔ (حصہ اوّل، دوم صفحات ۳۷۰)

۵)...... تعلیماتِ اربابِ سیرت طیبہ جس کا ہر باب بلکہ کئی عنوان الگ الگ شائع کئے جارہے ہیں۔ ان شاء اللہ الصمد۔

۱۔ مُردوں کو زندوں کی ضرورت۔ (صفحات ۶۰)

۲۔ شاہراہِ طہارت۔ (صفحات ۴۱)

۳۔ جملہ امراض، ظاہری باطنی کا علاج از قرآن و حدیث مع طِبِ نبوی ﷺ (صفحات ۱۵۰)

۴۔ اربعین شریف، دو مجموعے۔ احسن ترین کلامِ سراجا منیرا ﷺ

۵۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْعَنْہُ۔ بشمول اصحاب البدر رضی اللہ عنہم۔ (صفحات ۹۰)

۶۔ گلشنِ محمدیہ ﷺ کے قریباً دوسو سدا بہار مہکتے پھول۔ اولیاء اللہ و محدثین وائمہ کرام رحمہم اللہ۔ صفحات ۴۰۰)

۷۔ نجوم الاھتداء۔ ساڑھے سات ہزار ہدایت کے ستارے رضی اللہ عنہم (صفحات ۵۰۰)

۸۔ "شاہراہِ ہدایت"، تلخیص مضامین خواجہ صدیق احمد شاہ سیدویؒ، خواجہ محمد عمر بیربلویؒ، خواجہ فخر الدین سیالویؒ، سید سلیمان ندویؒ، علامہ قاری محمد طیبؒ، مظہر الدین شہیدؒ و دیگر جید علمائے کرام۔

۹۔ "مشعلِ صراطِ مستقیم" قریباً چالیس اسلامی عنوانات پر مستند مواد۔ (صفحات ۱۵۰)

۱۰ "نجات دہندہ" ستر (۷۰) اسلامی دینی شرعی مسائل پر مختصر مگر جامع بیان۔ (صفحات ۲۰۰)

۱۱۔ "مینارۂ نُور" توحید، شانِ رسالت مآب ﷺ خصوصی تذکرہ انبیاء علیہم السلام، ماضی کے سبق آموز واقعات از قرآن و حدیث و تفسیر۔ صفحات ۲۰۱۔ (الگ الگ اشاعت)

نوٹ: (۱) ادارہ زاویہ پبلشرز لاہور نے شائع کی ہیں دیگر تمام زیر طبع ہیں۔

(۲) تمام کتب اپنی نوعیت کی منفرد، ایمان افروز، روح پرور، راسخ العقیدہ، مسلمان بنانے والی، بمطابق علمائے حق، اولیاء اللہ، ہر طبقہ وسطح کے قاری کیلئے مفید، طلباء، اساتذہ، علماء، صوفیاء کیلئے مفید ترین۔ فرقہ واریت وتعصب سے پاک۔

ملنے کا پتہ

محمد احمد۔ عبدالخالق توکلی

ریٹائرڈ سبجیکٹ سپیشلسٹ گورنمنٹ کالج برائے اساتذہ فیصل آباد

W.S.3/K گلستان کالونی نمبر 1 بالمقابل قبرستان منصور آباد فیصل آباد

فون نمبر: 8784141

فہرست کتب جن سے استفادہ کیا

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف
1	قرآن مجید	حاشیہ جات اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ، محمد کرم شاہ الازہریؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، شاہ عبدالقادر صاحبؒ
2	کتب صحاح ستہ مبارکہ	امام بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابوداوٗد رحمۃ اللہ علیہم
3	مشکوٰۃ شریف (مترجم)	
4	خصائص الکبریٰ	علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
5	ریاض الصالحین جلد ۱، ۲	امام نووی رحمۃ اللہ علیہ
6	بلوغ المرام	ابن حجر عسقلانی
7	بستان المحدثین	شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
8	مظاہر الحق اردو (۱ تا ۴)	عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
9	مرآۃ جلد ۱ تا ۸	مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ علیہ
10	تفسیر نعیمی ج ۱ تا ۱۴	ایضاً
11	جاء الحق حصہ ۱، ۲	ایضاً
12	شان حبیب الرحمٰن	ایضاً

13	مختلف کتابچہ جات	ایضاً
14	تفسیر ضیاء القرآن مکمل	حضرت کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
15	ضیاء النبی جلد ۱ تا ۷	ایضاً
16	سنت خیر الانام	ایضاً
17	ذکر خیر	حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی نقشبندی سیدوی رحمۃ اللہ علیہ
18	خیر الخیر	ایضاً
19	تنویر الابصار	ایضاً
20	اسریٰ جمیل الی رب جمیل	ایضاً
21	ذکر کثیر	ایضاً
22	ذکر محبوب	خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی قدس سرہ
23	اسلامی تصوف	ایضاً
24	تفسیر عزیزی پارہ ۲۹،۳۰	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
25	تحفہ اثناء عشریہ	ایضاً
26	تفسیر ابن کثیر ترجمہ اردو، ۱ تا ۸	حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
27	تفسیر معارف القرآن ج ۱ تا ۸ مولانا مفتی محمد شفیع ~~رحمۃ اللہ علیہ~~ کراچی	
28	تفسیر تفہیم القرآن ۱ تا ۵	جناب سید مودودی صاحب
29	موضح القرآن	حاشیہ مولانا شبیر احمد عثمانی ~~رحمۃ اللہ علیہ~~

30	میثاق فروری ۱۹۸۷ء	ڈاکٹر اسرار احمد
31	کشف المحجوب	حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ
32	رسالہ خدام الدین لاہور۔ متعدد	مولانا احمد علی لاہوری ~~رحمۃ اللہ علیہ~~
33	انقلاب الحقیقت	حضرت محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ
34	مکتوبات مجددی	حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ
35	مکتوبات	خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
36	آدابِ فرزندی	خواجہ غلام فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ
37	نہج البلاغہ	نصیر الاجتہادی
38	اسرار الاولیاء	خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
39	فوائد الفوائد	خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ
40	ماہنامہ سلسبیل از ۱۹۶۳ تا ۱۹۸۷ء	بانی، حضرت بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ
41	یا محمد ﷺ باوقار	قاضی زاہد الحسینی
42	عالم برزخ	قاری محمد طیب ~~رحمۃ اللہ علیہ~~ دار العلوم دیوبند
43	الفاروق پندرہ روزہ ۱۹۶۰، ۵۹	مدیر اعلیٰ مولانا احمد شاہ بخاری
44	درس حدیث ۱ تا ۳۰	ادارہ تدریس القرآن والحدیث
45	تذکرہ اولیاء	خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
46	خیر الوارثین	میاں عطاء اللہ ساگرواڑی
47	مقامات نور حصہ دوم	شیخ جیلانی لادیسی شملہ والے

48	فیضانِ سنت	مولانا الیاس قادری عطاری
49	دلائل الخیرات	ابوعبداللہ محمد جزولی رحمۃ اللہ علیہ
50	شرح قصیدہ بردہ شریف	علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ
51	سیرۃ رحمۃ اللعالمین ﷺ	قاضی سلیمان سلمان منصور پوری
52	راہِ عقیدت	مولانا محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم
53	ایذان الاجر فی اذان القبر	اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
54	ملفوظ حصہ اوّل تا پنجم	ایضاً
55	حدائق بخشش	ایضاً
56	فتاویٰ افریقہ	ایضاً
57	تفسیر مظہری ج ۱ تا ۱۲	مفسر قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
58	لمعات کمالات قادریہ	عاشق علی خان رحمۃ اللہ علیہ
59	حضرات القدس ج ۱ مترجم	خواجہ بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
60	طبقات الکبریٰ مترجم	امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ
61	موت کا منظر	خواجہ محمد اسلام
62	زلزلہ	مولانا اشرف علی تھانوی
63	حکایات اولیاء	مولانا اشرف علی تھانوی
64	تذکرہ حضرت شیخ موسیٰ	......
65	جمال اولیاء	مولانا اشرف علی تھانوی

66	جمال مصطفیٰ ﷺ	سید تراب الحق قادری
67	مقامات مظہری	خواجہ شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
68	بے تاج بادشاہ	جناب مقبول جہانگیر مرحوم
69	زبدۃ الآثار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
70	جواہر نقشبندیہ مظاہریہ جوراہیہ	محمد یوسف، فیصل آبادی
71	خطبات ج ۱ تا ۱۰	حکیم الاسلام محمد طیب
72	مواعظ (خطبات)	مولانا اشرف علی تھانوی
73	تکمیل الایمان	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
74	تاریخ مدینہ	ڈاکٹر محمد الیاس، عبدالغنی
75	مدینۃ الرسول ﷺ	علامہ مظور احمد شاہ ساہیوال
76	گلستان سعدی	شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ
77	السعید ملتان پندرہ روزہ	مدیر اعلیٰ حضرت سعید احمد کاظمی رحمۃ اللہ علیہ
78	جریدے سواد اعظم لاہور	ادارہ حزب الاختلاف
79	نور وظہور	مولانا محمد شریف قصوری
80	حجۃ البالغہ جلد ۱ تا ۲	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
81	مکاشفۃ القلوب	حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
82	کیمیائے سعادت	ایضاً
83	خاندان مصطفیٰ ﷺ	حضرت سید الحسن شاہ صاحب

84	سیرۃ امام الانبیاء ﷺ	حضرت سید الحسن شاہ صاحب
85	فضائل درود سلام	ایضاً
86	رہبر زندگی وطب نبوی	ایضاً
87	انور قمریہ ملفوظات	خواجہ قمر الدین سیالوی
88	مدارج النبوت ج ۱ تا ۳	علامہ معین واعظ البردی رحمۃ اللہ علیہ
89	جلاء الصدور	مولانا محمد اشرف سیالوی
90	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	محمد حسین نقشبندی، بجنوری رحمۃ اللہ علیہ
91	صلوۃ الرسول ﷺ	حضرت علامہ سید الحسن شاہ مدظلہ
92	رحمت عالم ﷺ	سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ
93	غلطیوں کی اصلاح کا نبوی طریق کار	محمد صالح المنجد
94	شرح الصدور	علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
95	کتاب الروح	حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ
96	عوارف المعارف	شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
97	غنیۃ الطالبین	حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
98	نشر الطیب	مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
99	مواعظ رضویہ ج ۳،۴	مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
100	محمد رسول اللہ ﷺ	شیخ محمد رضا قاہرہ
101	تفسیر حسن نظامی	مولانا حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ

102	موطا امام مالک، مترجم	سید امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
103	سیرت سرور عالم ج ۱،۲	جناب سید مودودی مرحوم
104	اللہ کے سفیر	مقبول جہانگیر صاحب
105	حصین حصین مترجم	امام محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ
106	شان محمد ﷺ	میاں عابد احمد
107	آپ کے مسائل	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
108	طب نبوی ﷺ	حافظ نذر محمد
109	حدائق الاخیار (تلقین مرشد کامل)	خواجہ محمد صادق فرغانی رحمۃ اللہ علیہ
110	اوراق طب نبوی شریف	مشرق میگزین ۱۹۸۶ء
111	بہشتی زیور	مولانا اشرف علی تھانوی
112	بہار شریعت مکمل	مولانا امجد علی قادری
113	رکن الدین	حضرت علامہ نقشبندی
114	خطبات حنفیہ	مولانا محمد صالح نقشبندی
115	بال جبریل	علامہ اقبال
116	بانگ درا	علامہ اقبال
117	انوار القرآن الحدیث	پروفیسر سعید اختر
118	سفر محبت	علامہ مفتی محمد محب اللہ انوری
119	شرح بال جبریل	پروفیسر یوسف سلیم چشتی

120	شرح بانگ درا	ایضاً
121	جامع صفات	علامہ سید محمود رضوی رحمۃ اللہ علیہ
122	قصص الحسنین	مولانا غلام رسول عالم پوری رحمۃ اللہ علیہ
123	تبلیغی نصاب مکمل مع فضائل درود شریف	مولانا محمد ذکریا، محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ
124	آب کوثر	الحاج مفتی محمد امین فیصل آبادی
125	مینار نور	میاں احمد خان سجادہ نشین آستانہ خالقیہ سرگودھا
126	آئینہ حق	ابوالنصر منظور احمد شاہ ساہیوال
127	مقام رسالت ماہنامہ	نومبر ۱۹۵۷ء
128	آئینہ لاہور (بے شمار)	
129	شمع ہدایت	مولانا عبدالرزاق بھترالوی
130	مقمات اولیا	صاحبزادہ افتخار الحسن زیدی رحمۃ اللہ علیہ
131	تفہیم حدیث	ڈاکٹر محمد اسلم خاکی
132	تفہیم الفقہ	ایضاً
133	سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ	ناشر پاکستان سٹیٹ آئل کراچی
134	فیوض العارفین ج ۱ تا ۸	مولانا دل محمد سمندری
135	شرح اسماء الحسنیٰ	علامہ عبدالصمد صارم الازہری

136	جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام	حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اشاعت ۱۹۷۹ء
137	خطبات	مولانا طارق جمیل
138	افادات ہاشمی جلد ۲	سید محمد متین ہاشمی
139	پاکیزہ اشعار	مصنف وشاعر ڈاکٹر اے اے خان
140	لعنی کون؟	علامہ عبدالسبحان
141	شرح مسلم شریف جلد ۱ تا ۷	جناب علامہ غلام رسول سعیدی
142	من کی دنیا	پروفیسر غلام جیلانی برق
143	اُسد الغابہ ۱۱ جلدین	ساڑھے سات ہزار صحابہ کا تذکرہ
144	ملفوظات محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	ناشر اشرف اکیڈمی نیلا گنبد لاہور
145	التذکیہ سرگودھا	مارچ ۲۰۰۱ء
146	ماہنامہ علم و آگہی	دسمبر ۲۰۰۶ء
147	عبقری ماہنامہ	جون جولائی ۲۰۰۶ء
148	محبوب نبی ﷺ کی محبوب دعائیں	از مفتی محمد ابوبکر علوی
149	نماز اور روزمرہ کی دعائیں	روحانی علاج سنت پورہ فیصل آباد
150	جمال حج وعمرہ	جناب سید غلام دستگیر زیدی
151	سیرۃ رسول اکرم ﷺ	از مفتی محمد شفیع مرحوم کراچی
152	انوار اولیائے کامل	جناب رئیس احمد جعفری

153	حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ	پروفیسر ملک محمد عنایت اللہ صاحب
154	ماہنامہ خدام الاولیاء	مولانا محمد ارشد سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ
155	تحفہء مرحومین	مولانا خلیل الرحمٰن انوری، فیصل آبادی

نوٹ: الراقم ناکارہ تمام کتب کے نام نہ لکھ سکا، دوران تحریر حوالہ جات درج کئے ہیں۔ ذکر خیر ۵ کی یہ فہرست ہے اس میں باب نہم بھی شامل ہے۔

اظہارِ تشکر و دعا

ہیچمدان

الراقم [redacted]ان نے جن بے شمار بزرگوار مصنفین کی کتب سے استفادہ کیا اور مدد لی۔ ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہے اور بدرگاہ رب العزب دست بدعا ہے کہ ان کے درجات بلند ہوں اور دنیا و آخرت میں مولا کریم انہیں کامرانی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین ثم آمین

بحرمت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اس کارِ خیر میں رضائے الٰہی ہی مطلوب ہے۔

محمد عبدالخالق توکلی

نیازمندِ فقراء محمد عبدالخالق توکلی کی دیگر نئی مطبوعات (اسلامی دینی خزانہ)

- بے مثل ولادت و سیرتِ طیبہ حضور سید المرسلین ﷺ
- امہات المومنین مع جملہ متعلقین کرام رض
- سیدنا ابوبکر صدیق رض مع خصوصی بیان
- سیدنا عمر فاروقِ اعظم رض مع خصوصی بیان
- سیدنا عثمان غنی رض مع خصوصی بیان
- سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رض مع خصوصی بیان
- امام ربانی مجدد الف ثانی رح مع تلخیص مکتوبات شریف
- مردوں کو زندوں کی ضرورت
- شاہراہِ طہارت
- رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ
- اربعین شریف (دو مجموعے)
- نجوم ھدایت (7500 صحابہ کرام مع مرویات)
- شاہراہِ ھدایات
- مصباح نجات
- سیدنا امام حسن رض (زیر تکمیل)
- خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی (مرادِ خواجہ توکل شاہ انبالوی رح)
- اہم ترین نکات از مثنوی مولائے روم رح
- تعارف آستانہ عالیہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف
- معمولاتِ خواجگانِ نقشبندیہ
- تاریخ ہائے عرائس و اسلامی تہوار